DIGESTIVE DRUGS

ڈائی جسٹیو ڈرگز

ڈاکٹر برلینڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈائی جسٹیو ڈرگز

(Digestive Drugs)

مصنف

ڈاکٹر برلینڈ

باہتمام

مکتبہ دانیال، لاہور

سیل پوائنٹ: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز اردو بازار، لاہور

مکتبہ
دانیال
لاہور

محمد ابوبکر صدیق و
محمد عثمان شیخ
نے ندیم یونس پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر
مکتبہ دانیال لاہور سے شائع کی

قیمت 60/-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایسکولس

ہاضمہ کے نقطہ نگاہ سے ایسکولس کی علامات عام طور پر بوڑھے لوگوں جن کی صحت روبہ زوال ہوتی ہے میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ہمیشہ بھاری پن اور سستی محسوس کرتے ہیں۔ ان کی وریدیں سکڑی ہوئی اور اکثر اوقات خون کی باریک رگیں پھیلی ہوئی اور نمایاں ہوتی ہیں۔ مریض کند ذہنی بھاری پن محسوس کرنے والا اور مغموم ہوتا ہے۔ اکثر اوقات اس کی پچھلی زندگی اچھی گزری ہوتی ہے۔ اس نے کافی عمدہ کام کئے ہوتے ہیں۔ اس کا نظام انہضام درہم برہم ہونا شروع ہوتا ہے۔

ایسکولس کا مریض عام طور پر کلیجے کی جلن کی شکایت کرتا ہے۔ اس کو تکلیف دہ تیزابی ڈکار بھی آتے ہیں۔ مریض عموماً بتاتا ہے کہ اکثر اوقات بہترین قسم کا کھانا کھانے کے بعد کھٹی خوراک حلق تک آتی ہے اور دوبارہ نگلنا پڑتی ہے۔

کھانا کھانے کے فوراً بعد پیٹ کے بھر جانے اور تکلیف شروع ہو جانے کا احساس ہوتا ہے عام طور پر جلن دوسرے کھانے تک جاری رہتی ہے۔ دوسرا کھانا معمولی افاقہ کا باعث بنتا ہے۔

بعض اوقات پیٹ کا بھر جانا اور ڈکار آخر کار قے کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور مریض تھوڑی تھوڑی مقدار میں کڑوی خوراک منہ سے خارج کرتا رہتا ہے۔ وہ اسی طرح کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کا معدہ خالی ہو جاتا ہے جس پر مریض کو سکون مل جاتا ہے۔

ایسکولس کے مریض کا عام طور پر پیٹ بھرا ہوا جگر بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اکثر اوقات مریض کمر درد، کمر میں سختی اور کرسی پر سے اٹھتے وقت دقت کی شکایت کرتا ہے۔

عام طور پر مریض کو اچھی بھوک نہیں لگتی لیکن پیاس کافی لگتی ہے۔ ایسے مریض ہمیشہ

قبض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کو پُر درد بواسیر کے حملے ہوتے ہیں مقعد میں لکڑی کی چھتیوں یا شیشے کے ٹکڑوں کے بھرے ہونے کا احساس پاخانے سے فراغت پر شدید تکلیف ہوتی ہے۔

اس کا مریض ہمیشہ پیٹ پر دباؤ سے متاثر ہوتا ہے۔ تنگ کپڑوں' نیند کے بعد' صبح کے وقت علامات میں زیادتی ہوتی ہے۔ اگر دوپہر کے کھانے کے بعد قیلولہ کریں تو پیٹ میں زیادہ تناؤ زیادہ ڈکار آتے ہیں مریض ہمیشہ گرمی اور تنگ ماحول سے اثر قبول کرتا ہے۔

ہومیوپیتھی میں یہ بات بہت ضروری ہے کہ کسی دوائی کی چند ایک علامات مریض میں ظاہر ہونے پر دوائی تجویز کردی جائے بلکہ مجموعی علامات کو دیکھ کر ہی دوائی تجویز کرنا چاہئے مثلاً لیکیس میں بھی گرمی' دباؤ کپڑوں کی تنگی وغیرہ سے مریض متاثر ہوتا ہے لیکن ذہنی طور پر اسکولس اور لیکیس کے مریض میں بہت نمایاں فرق محسوس کیا جاسکتا ہے۔

ایسکولس کے مریض ست الدماغ جسمانی طور پر ست الوجود کرسی پر کمر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھنے والے جب کہ لیکیس سے مریض ذہنی طور پر چست باتونی' مسترد ہوتے ہیں ان علامات فوراً دوائی کا صحیح انتخاب کیا جاسکتا ہے۔

ایسکولس کے مریض کی تصویر کشی یوں کی جاسکتی ہے کہ اس نے زندگی کی دوڑ میں بھرپور چستی سے حصہ لیا ہوتا ہے۔ لیکن اپنی عمر کی ستر کی دہائی میں اس کا جسم ٹوٹ پھوٹ رہا ہوتا ہے اور اعضاء بکھر رہے ہوتے ہیں یعنی اس کے اعضاء رفتہ رفتہ جواب دیتے جاتے ہیں۔ بعد کی زندگی میں گنٹھیاوی تکالیف جو ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ یہ دردیں کافی چبھن دار ہوتی ہیں۔
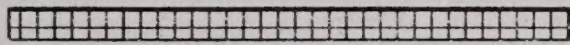
اناکارڈیم

اناکارڈیم معدہ کے پچھلے منہ کے ناسور کے لئے جانی پہنچانی دوا ہے لیکن بدقسمتی سے ہومیوپیتھی کے نقطہ نگاہ سے اس کے لئے بہت ہی مایوس کن دوائی ہے۔ یہ ایک کہاوت ہی ہے۔ عملی زندگی میں ایسے ایک مریض کو آرام آجاتا ہے جب کہ دوسرے مریض پر خاطرخواہ اثر نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ ہومیوپیتھی میں تجربات جاری رہتے اور دلچسپی برقرار رہتی ہے۔

اناکارڈیم کی سب سے بڑی علامت چڑچڑی طبیعت' بدمزاج' لعن طعن اور قسمیں کھانے

والی بزدل شخصیت ہوتی ہے۔ اگر کوئی آدمی ان کی لعن طعن کے خلاف مزاحمت کرے تو بہت جلد چائے کی پیالی میں طوفان کی طرح درست ہو جاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ یہ نکس وامیکا اور ہیپیر سے مختلف ہوتی ہے۔

اناکارڈیم کی دوسری مخصوص علامت مریض میں قوت فیصلہ کی کمی ہوتی ہے۔ وہ ٹھوس فیصلہ کرنے کے نااہل ہوتے ہیں۔ وہ چیزوں کے متعلق پریشان رہتے ہیں اور اس ہی کی وجہ سے درد حملہ آور ہو جاتا ہے۔ نیز جذباتی برانگیختگی کی وجہ سے پیٹ درد بھی ہو جاتا ہے۔

اناکارڈیم کے اکثر مریضوں کے حواس کند ہوتے ہیں سننے اور سونگھنے کی قوت بہت کم ہو جاتی ہے۔ سونگھنے کی طاقت یا تو کم یا درہم برہم ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات مخصوص بو کے لئے یہ شدید تیز ہو جاتی ہے اور بعض اوقات ناک میں گندی بو محسوس کرتا ہے۔ یہ مریض اپنے ماحول سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ وہ چیزوں کے متعلق پرواہ نہیں کرتے مثلاً صفائی کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے جب کہ دوسری کئی ادویات اس کے برخلاف ہوتی ہیں۔

ایک اور بات جس کی اناکارڈیم کے مریض شکایت کرتے ہیں ان کے منہ میں سے تھوک خارج کرنے کا اچانک دورہ پڑتا ہے اور عام طور پر ان کے منہ سے گندی بو بھی آتی ہے۔

اس کے مریضوں کو درمیانہ درجہ کی پیاس ہوتی ہے لیکن ٹھنڈی خوراک یا ٹھنڈے مشروب خاص طور پر شدید درد کے دورہ کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک اور خاص نکتہ کی بات کہ اناکارڈیم کے مریض کو شوربا سے کلیجہ کی جلن شروع ہو جاتی ہے۔

اناکارڈیم کے مریض صبح سویرے اٹھنے پر متلی محسوس کرتے ہیں۔ جب وہ بھوک محسوس کرتے ہیں تب بھی متلی کی یہی کیفیت شروع ہو جاتی ہے۔ وہ عام طور پر خوراک کھانے پر افاقہ ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ بجائے پیٹ کے تناؤ کے محسوس کرتے ہیں۔ وہ حلق میں سخت ڈاٹ لگنے کا احساس کرتے ہیں۔ چھاتی سے نیچے یعنی کوڑی یا معدہ کے گڑھے میں ڈاٹ کا دباؤ محسوس کرتا ہے۔ یہ آہستہ آہستہ شدید جاتا ہے پھر مریض پیٹ میں گڑگڑاہٹ محسوس کرتا ہے اور تکلیف دب جاتی ہے۔ اصولی طور پر اناکارڈیم کا مریض خوراک کھانے پر افاقہ محسوس کرتا ہے لیکن حالت صرف دو گھنٹے تک ہی برقرار رہتی ہے اور پھر دوبارہ تکلیف شروع ہو جاتی ہے اور عام طور پر مدھم سی درد ہوتی ہے۔

اناکارڈیم کے مریض ہمیشہ سردی محسوس کرتے ہیں۔ وہ سرد ہوا کے جھونکوں سے بہت

حساس ہوتے ہیں۔ وہ کمرہ سے باہر جانے کو اتنا محسوس نہیں کرتے لیکن وہ سورج کی گرمی سے بہت زیادہ استفادہ کرتے ہیں۔

اناکارڈیم کے مریض پاخانہ کی شدید حاجت محسوس کرتے ہیں اکثر اوقات پاخانہ کی شدید خواہش ہونے کے باوجود پاخانہ خارج نہیں کر سکتے جب کہ پاخانہ نرم ہی کیوں نہ ہو۔ اناکارڈیم کا پاخانہ عام طور پر زرد رنگ کا اور بغیر صفراء کے ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار مخصوص سیاہ رنگ کا پاخانہ جس میں ناسور کے مواد کی آرائش بھی ہوتی ہے۔

اناکارڈیم کے مریض میں پیٹ کی درد گرم خوراک سے عام طور پر افاقہ پذیر ہوتی ہے اگرچہ ٹھنڈک خوراک کے علاوہ ہر قسم کی خوراک درد میں افاقہ دیتی ہے۔
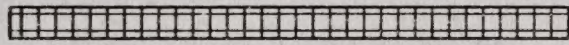
ارجنٹم نائٹریکم

ارجنٹم نائٹریکم میں عام طور پر گیس والا کمزور معدہ ہوتا ہے۔ یہ دوائی معدہ کے ناسور کے لئے مفید ہے جب کہ معدہ میں شدید گیس پیدا ہوتی ہو۔ اس کے مریض اعصابی طور پر کمزور، طاقت سے زیادہ کام کرنے سے شدید تھکان کی وجہ سے معدہ ابتر ہو جائے۔ اس کے مریضوں میں پہلی نشان دماغی تھکاوٹ کی وجہ سے وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ کام کو جاری نہیں رکھ سکیں گے۔ دن کے پچھلے پہر وہ سر درد محسوس کرتے ہیں کہ وہ اعصابی طور پر ٹوٹ پھوٹ جائیں گے یا معدہ یا انتڑیوں کے ناسور میں مبتلا ہو جائیں گے۔

اس کے مریض گرمی سے بہت حساس ہوتے ہیں خواہ کسی بھی صورت میں کیوں نہ ہو خاص طور پر بند کمرہ، گھٹن والا ماحول جب وہ اس سے متاثر ہو جاتے ہیں تو یہاں تک حساس ہو جاتے ہیں کہ ہجوم والی جگہوں، لوگوں سے بھرے ہوئے کمروں، مسجد وغیرہ حقیقتاً وہ ہجوم خواہ کہیں ہو اس سے ڈرتے ہیں۔ ارجنٹم نائٹریکم کے مریض کے معدہ کی حالت پہلے مقرر شدہ ملاقات کے وقت کے تصور ہی سے ابتر ہو جاتی ہے۔ اس کے مریض کی ایک سب سے بڑی تکلیف پیٹ کا تناؤ جب کہ مریض معدہ کی گیس کو خارج کرنا چاہتا ہے اور وہ ایسا نہیں کر پاتا جب مریض ہر کوشش میں ناکام ہو جاتا ہے تو ہوا از خود باہر خارج ہو جاتی ہے۔ اکثر اوقات ارجنٹم نائٹریکم کے مریض کا معدہ جب گیس کی وجہ سے پھٹنے کے قریب ہوتا ہے تو تھوڑی سی

ہلکی شراب سے افاقہ ہو جاتا ہے۔

معدہ کی حاد تکالیف میں ٹھنڈی خوراک' ٹھنڈے مشروبات' یخ خوراک اور میٹھی اشیاء خوردہ کسی بھی قسم کی ہوں یا آئس کریم کی شدید خواہش کرتا ہے۔ ٹھنڈی خوراک یا آئس کریم پیٹ کی تکالیف کا افاقہ دیتی محسوس ہوتی ہے جب کہ دراصل یہ اشیاء تکالیف میں زیادتی کا موجب بنتی ہیں۔

اس کے مریض مٹھائیوں کے بہت شوقین ہوتے ہیں جن کی وجہ سے ان کے معدہ کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ ان کی بھوک کافی اچھی ہوتی ہے اور وہ تیز ذائقہ دار چٹ پٹی اشیاء کو پسند کرتے ہیں۔

عام طور پر کھانے کے فوراً بعد تکالیف شروع ہو جاتی ہیں۔ وہ تقریباً ایک گھنٹہ تک بڑھتی ہیں تب قے آنے پر افاقہ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات خوراک کھانے کے نصف گھنٹہ بعد تک کوئی تکلیف نہیں ہوتی اس کے بعد آہستہ آہستہ تکلیف بڑھتی ہے حتیٰ کہ مریض قے کر دیتا ہے۔

عام طور پر تکلیف پیٹ کے بالائی حصہ کے درمیان میں شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد بائیں طرف پسلیوں کے نیچے تک پھیل جاتی ہے۔ معدہ کی حاد ابتری میں یا معدہ کے ناسور میں کافی قے آتی ہے۔ قے میں خون کی دھاریاں یا پسی ہوئی کافی کی طرح سیاہ رنگ کا مواد خارج ہوتا ہے۔ ارجنٹم نائٹریکم کے مریض حاد متلی میں مبتلا ہوتے ہیں اور اکثر اوقات اس کے مریض کہتے ہیں کہ کھٹی اشیاء پینے سے متلی کو فائدہ ہوتا ہے لیکن حقیقت میں ارجنٹم نائٹریکم کے مریضوں کا معدہ ترش مشروبات یا ترش خوراک سے خراب ہو جاتا ہے۔

عام طور پر مریض میں مزمن اسہال کی تاریخ ملتی ہے۔ اس کے ساتھ زبان کا ایک مخصوص نشان ملتا ہے۔ جب نظامِ انہضام کے اوپر والے حصہ میں خرابی ہو تو زبان نسبتاً زرد' پیلی اور کچھ خشک ہوتی ہے۔ لیکن جب بہت زیادہ انتڑیوں کی مزمن خرابی ہوتی ہے تو زبان ہموار سرخ اور محسوس ہوتا ہے کہ زبان کے دانے ہموار ہو گئے ہیں۔ زبان خشک اور منہ معمولی گرم ہوتا ہے۔

آرسینکیم البم
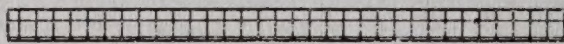
آرسینکیم البم بہت سی امراض میں استعمال ہونے والی دوائی ہے خاص طور پر حاد شدید سوزش معدہ' حاد اور انتڑیوں کی شدید سوزش' معدہ کا ناسور یا معدہ کا سرطان میں مفید ہے۔ لیکن جب تک دیگر علامات بھی آرسینکیم کے مطابق نہ ہوں آرسینکیم البم ہرگز نہ دیں مثال کے طور پر معدہ اور انتڑیوں کی شدید سوزش میں قے اور اسہال خوراک کے زہر کی وجہ سے لاحق ہو جائیں تو آرسینکیم دیں۔

آرسینکیم کے کیس میں شدید جلن دار درد معدہ یا انتڑیوں میں ہوں۔ یہ درد بیرونی طور پر گرمی پہنچانے یا اندرونی طور پر ہلکا گرم مشروب دینے سے افاقہ پذیر ہو اور سردی سے درد بڑھتا ہو۔

عام طور پر آرسینکیم کا مریض شدید بے چین' بہت پریشان' بہت فکر مند اور بہت ڈرنے والا ہو۔ وہ ہمیشہ بے چین' ہمیشہ پیاسے ہوتے ہیں' اور ٹھنڈے مشروبات کی شدید خواہش کرتے ہیں کیونکہ ان کا منہ گرمی کی وجہ سے جل رہا ہوتا ہے۔ ان کی قے گرم اور گلے کو چھیلنے والی ہوتی ہے لیکن اگر مریض ٹھنڈا مشروب پی لے تو پیٹ میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ مریض ہمیشہ ٹھنڈ محسوس کرتا ہے۔

آرسینکیم البم کا مریض سوزش معدہ میں شدید جلن کی شکایت کرتا ہے۔ اس کو بہت معمولی مقدار یا زیادہ میں رطوبت صفراء یا خون کی قے ہو سکتی ہے اور معدہ دباؤ سے شدید متاثر ہوتا ہے۔

آرسینکیم کے مریض کی علامات میں ایک نہایت اہم علامت دودھ سے معدہ کی تکالیف میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے مریض کو ۴۸ گھنٹے تک دودھ کی بجائے پانی استعمال کراتے رہئے۔ اگرچہ آرسینکیم کے مریض میٹھی اشیاء پسند نہیں کرتے لیکن بچے میٹھے دودھ کو ہضم کر لیتے ہیں جب کہ عام دودھ کو ہضم نہیں کر سکتے۔ آرسینکیم کے مریض جن میں معدہ اور انتڑیوں کی خرابیاں پائی جاتی ہیں وہ شراب کافی چائے وغیرہ جو چیز بھی تحریک پیدا کر سکے کو پسند کرتے ہیں جب کہ یہ تمام محرک اشیاء اس کی تکالیف کو بڑھا دیتی ہیں۔ عام طور پر وہ ہر قسم کی

خوراک کو ناپسند کرتے ہیں۔ خاص طور پر چکنائی یا چربی والی اشیاء کو' آرسینکم کے مریضوں میں پاخانہ مختلف اقسام کا ہوتا ہے۔ پانی کی طرح کے حاد اسہال جن میں آنوں کے ٹکڑے۔ حاد صفراء سے پُر پاخانے خالصتاً جگر کی حاد سوزش میں خالصتاً لئی کے رنگ کے پاخانے یا سیاہ پاخانے معدہ کے ناسور میں پائے جاتے ہیں۔

برومیم

برومیم کا کیس عام طور پر وہ ہوتا ہے جہاں معدہ میں ناسور کا پایا جانا متوقع ہو۔ کھانا کھانے کے بعد درد میں افاقہ ہو اور اکثر اوقات پسی ہوئی کافی کی طرح کی سیاہ قے آئے۔ اس کے مطابق ایسی دردیں دن کے آخری حصہ میں بڑھ جاتی ہیں اور رات کو شدید ہو جاتی ہیں۔

برومیم کے مریض کھٹی اشیاء کے لئے خاص رغبت یا پسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں اگرچہ تیزابی اشیاء سے تکلیف بڑھتی ہیں؟

بچپن میں معدہ سے اٹھنے والی کھانسی برومیم میں پائی جاتی ہے۔ اس کے مریض لائیکوپوڈیم کے مریضوں کی طرح کتورا مچھلی کو بالکل پسند نہیں کرتے۔ برومیم کے مریض تمباکو سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے معدہ یا ڈیوڈینم کے سرطان کے علاج کے دوران میں تمباکو نوشی سے مکمل پرہیز کروانا چاہئے۔ برومیم کے مریض اکثر اوقات تمباکو کے دھوئیں سے شدید درد میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کے کمرہ میں تمباکو نوشی ہی ان کے معدہ کو تکلیف میں مبتلا کرنے کے لئے کافی ہے۔ برومیم کے مریض کی گرم خوراک یا گرم مشروبات سے تکالیف میں زیادہ ہوتی ہے۔ گرم خوراک یا گرم مشروبات سے قے میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن پھر بھی ٹھنڈی اشیاء کے لئے شدید نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ بھوک کا احساس رکھتے ہیں۔ اگرچہ ان کی حقیقی بھوک بڑھ جاتی ہے پس ظاہر طور پر اس حالت کی تردید ہوتی ہے۔

برومیم کے مریض لازماً گرم خون والے ہوتے ہیں۔ وہ گرمی' گرم کمروں' حبس والی جگھوں کے لئے حساس ہوتے ہیں لیکن وہ سرد ہوا کے جھونکوں سے بھی بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ برومیم کے مریض عموماً لاغر ہوتے ہیں ان کے گلے اور اکثر اوقات ٹانسلز بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔

جب برومیم کے مریض گرم ہو جاتے ہیں یا گرم ماحول میں جاتے ہیں ان کے چہرہ میں بہت زیادہ دورہ کرتا ہے۔ نسبتاً وہ خون بہنے کی وجہ سے زرد رو یا مٹی کے رنگ یا خاکستری رنگ کے ہوتے ہیں۔ پسی ہوئی کافی کے رنگ کی سیاہ قے ان کی سستی اور کافی پرانا ناسور اور کول تار کی طرح کا سیاہ پاخانہ برومیم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ برومیم کے مریض ہمیشہ افسردہ ہوتے ہیں اور عجیب قسم کی لاپرواہی رکھتے ہیں۔ ایک بہت ہی نمایاں بات جو برومیم کے مریض میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ مطلقاً کسی قسم کا کوئی بھی کام کرنا نہیں چاہتا وہ کام میں دلچسپی ہی نہیں لیتا اور کام سے نفرت کرتا ہے۔

برومیم کے مریض منہ میں نمکین ذائقہ کی شکایت کرتے ہیں۔ خاص طور پر صبح کے وقت اٹھنے پر نیند سے بیدار ہونے پر نمکین منہ کا ذائقہ نمکین ہوتا ہے۔

کاربووج

کاربووج کے متعلق عام طور پر کوئی جانتا ہے کہ یہ گیس کی دوائی ہے لیکن بدقسمتی سے گیس کا ہر مریض اس سے استفادہ نہیں کر سکتا۔ البتہ کاربووج کے مریض گیس والے ہوتے ہیں ان میں معدہ کی شدید کمزوری ہوتی ہے۔ اصولی طور پر ان کا معدہ کافی لمبے عرصہ سے بدہضمی میں مبتلا ہوتا ہے۔ دو اقسام کے مریض کاربووج چاہتے ہیں۔

اول پتلے، لمبے، کمزور، لمبے معدہ والے مریض جن کو پیٹ کی اعصابی تکالیف ہوتی ہیں۔ وہ ہمیشہ پیٹ کی تکالیف میں مبتلا ہوتے ہیں اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے کپڑے بہت تنگ ہیں۔ یہ ہمیشہ تھکے ہوئے قابل رحم حالت والے مریض دکھائی دیتے ہیں۔

کاربووج کے مریض زرد و پیلے ہوتے ہیں۔ اپنی بھوک کو تحریک دینے کے لئے وہ زیادہ نمک والی یا بہت مٹھاس والی خوراک کھاتے ہیں وہ کافی تیزابی مشروبات اور کھٹے پھل پھلوں کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔ وہ عام طور پر گوشت اور چربیلی خوراک کو پسند کرتے ہیں۔ اگر ان کو دودھ والی خوراک دی جائے تو وہ اور زیادہ بیمار پڑ جاتے ہیں اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان کی گیس اور بڑھ جاتی ہے۔

دوسری قسم کے کاربوویج کے مریض پیٹ کے اعصابی مریض بالکل معلوم نہیں دیتے۔

وہ عموماً بھاری بھر کم جسم کے مالک زیادہ خوراک کھانے والے اور زیادہ ناقابل ہضم خوراک کھانے والے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کا ہاضمہ ناکام ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ وہ پہلی قسم کے لوگوں کی طرح پیٹ میں تناؤ محسوس کرتے ہیں۔ بہت زیادہ گیس محسوس کرتے ہیں لیکن یہ ضرورت سے زیادہ خوراک کھانے والے درد اکثر اوقات کلیجہ میں جلن محسوس کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ عام طور پر پیٹ درد میں یا جگر کے درد میں اور اکثر اوقات پتے کی پتھری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ زندگی کی دوڑ میں بھرپور حصہ لینے کی وجہ سے یہ لوگ گوشت والی خوراک خاص طور پر چربیلی' مرغن خوراک سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ ان سے تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ پیٹ کی اعصابی تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ کافی' کھٹی یا ترش کی زبردست رغبت رکھتے ہیں اور بعد میں تکلیف اٹھاتے ہیں۔ دونوں اقسام کے مریض ڈکاروں سے عارضی فائدہ محسوس کرتے ہیں اور پیٹ کا تناؤ کم ہو جاتا ہے۔ کاربووج کے مریض جلن محسوس کرتے ہیں معدہ کے اوپر والے حصہ میں درد محسوس کرتے ہیں جو عام طور پر خوراک کھانے کے کچھ عرصہ بعد لاحق ہوتی ہے۔ ان جلن دار دردوں کے ساتھ وہ درد قولنج کے حملوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ دورے خوراک کھانے کے دو گھنٹوں کے بعد زیادہ تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ڈکار آتے ہیں اور دورہ ختم ہو جاتا ہے یا ڈکار کی بجائے پیٹ میں اچانک گڑگڑاہٹ شروع ہو جاتی ہے اور تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ اگر مریض اس دوران میں آئس کریم یا بہت ٹھنڈا پانی یا بہت ٹھنڈی شراب پی لے تو فوراً پیٹ میں تناؤ شروع ہو جاتا ہے اور پیٹ کا قولنج شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ دعوت طعام میں خوب جی بھر کر کھاتے ہیں۔ تھوڑی سی شراب پیتے ہیں اور اس کے بعد جذباتی تقریر سنتے ہیں اور دل فیل ہونے کی وجہ سے حالت نزع میں چلے جاتے ہیں۔

کاربووج کے زیادہ خون کھانے والے مریض کا جگر عام طور پر برابر ہوتا ہے اور ہمیشہ قبض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اعصابی قسم کے مریض قبض میں بھی مبتلا ہوں عموماً ان کا جگر نہیں بڑھا ہوتا ہے۔

کاربووج کی دونوں قسم کے مریض ایک اور تکلیف محسوس کرتے ہیں پیٹ میں تکلیف کے دوران جب پیٹ تن جاتا ہے وہ اچانک منہ کے تھوک میں زیادتی محسوس کرتے ہیں اور بعض اوقات یہ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ منہ سے باہر اچانک ٹپک پڑتا ہے ایسی حالت عموماً رات

کے وقت زیادہ ہوتی ہے منہ سے رال ٹپک کر تکیہ کو گیلا کر دیتی ہے۔ کاربووج کے تمام مریض ٹھنڈ سے متاثر ہوتے ہیں۔ ٹھنڈے ہوتے ہیں ان کے ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اور ہوا کی کمی محسوس کرتے ہیں۔ وہ حبس والی جگہ میں تکلیف محسوس کرتے ہیں پلساٹیلا کے مریض کی طرح حبس والی جگہ میں سردی محسوس کرتے ہیں۔

زیادہ خوراک کھانے والے لوگوں کے سلسلہ میں اونچی پوٹینسی کی ایک خوراک کافی ہوتی ہے۔ لیکن اعصابی تناؤ والے لوگوں میں ۳۰ پوٹینسی ہی سے شروع کی جانی چاہئے نسبت اونچی پوٹینسی کے۔

کاربووج اگرچہ کمزور معدہ کے لئے موزوں ہے بہ نسبت معدہ کے ناسور کے لیکن مزمن ناسور میں کاربووج بہت اچھا کام کرتی ہے۔ بعض اوقات خوراک کی نالی یا کارڈیک سرے کے ناسور کے لئے بھی مفید ہوتی ہے۔

خوراک کی نالی کے ناسور والے مریض خوراک نگلنے کے بعد وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کا معدہ پھٹنے کے قریب ہے تب یا تو ڈکار معمولی سے مواد کے اخراج کے ساتھ آجاتا ہے یا پھر پیٹ میں گڑگڑاہٹ کے بعد افاقہ ہو جاتا ہے۔ خوراک کی نالی کے ناسور میں میں عموماً نچلی پوٹینسی سے علاج شروع کرتا ہوں عموماً ۳۰ پوٹینسی سے شروع کرتا ہوں اگرچہ اس سے بھی کم یعنی ۱۲ پوٹینسی سے علاج شروع کیا جائے تو بہتر ہے۔ دن میں ایک خوراک تین یا چار دن تک دیتا ہوں اور دوائی دینا بند کر دیتا ہوں پھر اس کا اثر دیکھتا ہوں اگر جب تکلیف بڑھتی دیکھتا ہوں تو دوبارہ چار یا پانچ دن دوا دے کر پھر کچھ دن انتظار کرتا ہوں عام طور پر اس دوران بھوک ٹھیک ہو جاتی ہے اور پھر ۳۰ سے ۲۰۰ اور پھر ۱ ایم اور آخر میں میں ۱۰ ایم دیتا ہوں۔

میں پوٹینسی کو اس طرح اس لئے تبدیل کرتا ہوں کیونکہ ہانیمن اعظم نے اپنی آخری رائے برائے پوٹینسی میں اشارہ کیا کہ اگر تم پوٹینسی کو تبدیل کرو تو دوائی کو جلد دہرا سکتے ہو بجائے اس پوٹینسی کے دینے کے۔ اگر وہی پوٹینسی دہرائی جائے تو اثرات دیکھنے کے لئے کچھ وقت انتظار کرنا پڑے گا۔ اگر آپ پوٹینسی تبدیل کرتے کرتے ۲۰۰ پوٹینسی سے ۱ ایم تک جا چکے ہیں تو نیچے ۳۰ پوٹینسی بھی دی جا سکتی ہے ادھر وہ یقیناً اثر دکھائے گی۔

کاسٹیکم

کاسٹیکم ہاضمہ کے انتہائی پیچیدہ مریضوں کے لئے بہت کار آمد دوائی ہے۔ خاص طور پر تباہ شدہ صحت والے اور مزمن معدہ کی امراض والے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے۔ تباہ شدہ صحت' کمزور' ناأمید' اداس و غمین اور قابل رحم مریضوں کے لئے مفید ہے۔ ان میں معدہ کی مزمن بدہضمی کاسٹیکم کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ جب ٹھنڈی ہوائیں چلنا شروع ہوتی ہیں تو بدہضمی شروع ہو جاتی ہے۔

کاسٹیکم کی دوسری بڑی علامت یہ ہے کہ مریض کی گردن سخت' کمر سخت بازو سخت یا پٹھے سخت حتیٰ کہ جہاں کہیں بھی خشک سردی لگتی ہے سختی آجاتی ہے۔ وہ پیٹ کی تکالیف میں بہت زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ وہ اپنے معدہ کی تکالیف کو کئی طرح سے بیان کرتے ہیں۔ مثلاً معدہ میں جلن کا احساس معدہ کی خرابی کا احساس اور معدہ میں کھٹاس کا احساس اور معدہ کی ایک سو ایک خرابیوں کا احساس۔

کاسٹیکم کے مریض ہر وقت شدید بھوکے ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ کھانا کھانے کے تصور کو بھی برداشت نہیں کر سکے اگر وہ کھانا کھانے جائیں تو تیز قسم کی ذائقوں یا ترش شراب کو پسند کرتے ہیں۔ وہ میٹھی خوراک' پیسٹری' کیک اور مختلف اقسام کی ناز و نخرے والی خوراک کو پسند نہیں کرتے۔

کاسٹیکم کی ایک اور علامت یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد ٹھنڈے پانی کی حاد پیاس محسوس کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ٹھنڈا پانی پی لیں تو پیٹ درد شروع ہو جاتا ہے۔ معدہ کی خرابیوں میں ڈکار یا منہ تک ترش رطوبت کا آنا۔ ان کو شدید کھٹی رطوبت کی قے بھی آسکتی ہے۔ نشاستہ والی کسی بھی غذا کے بعد ان کو گیس کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ پیٹ جاتا ہے اور بہت تکلیف محسوس ہوتی ہے اور وہ ضدی قسم کی قبض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

جہاں تک معدہ کے ناسور یا زخموں کا تعلق ہے مزمن سوزش معدہ عام پائی جاتی ہے لیکن کاسٹیکم میں معدہ کے ناسور کی علامات یقیناً بھی پائی جاتی ہیں۔

چیلیڈونیم

چیلیڈونیم معدہ کے لئے ایک بہت ہی بہترین دوا ہے۔ یہ عام طور پر معدہ کی تکالیف خواہ یہ حاد ہوں یا مزمن ڈیوڈینل یا پتے کی بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ ہومیوپیتھک کی ٹیکسٹ کتب میں درج ہے کہ چیلیڈونیم کا مریض بہت بھاری اور ست ہوتا ہے لیکن عملی طور پر میں نے دیکھا ہے کہ وہ نہ تو بہت بھاری ہوتے ہیں اور نہ ہی ست ہوتے ہیں۔ وہ یکسوئی ذہن میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ وہ جلد بھول جانے والے اور اکثر اوقات اداس و مایوس اور کافی پریشان ہوتے ہیں۔

چیلیڈونیم کے مریض اکثر اوقات بہت بے چین ہوتے ہیں۔ وہ عجیب و غریب اور پریشان کرنے والی پیٹ کی تکالیف کا احساس رکھتے ہیں جو اتنی شدید ہوتی ہیں مریض خیال رتا ہے کہ وہ اس کو پاگل بنادیں گی۔ اس کے مریض ذہنی کام کرنا پسند نہیں کرتے وہ بولنا بھی پسند نہیں کرتے۔

چیلیڈونیم کے مریض گرمی سے حساس ہوتے ہیں وہ گرم خون والے ہوتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ان کی علامات ٹھنڈی اشیاء سے بڑھتی ہیں اور گرمی سے ان کو افاقہ ہوتا ہے۔

بعض اوقات چیلیڈونیم کے مریض کی زبان کافی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ بہت سے مریض مخصوص نوکدار تنگ زبان رکھتے ہیں جن پر زرد تہہ چڑھی ہوتی ہے۔ یہ ایک حیران کن بات ہے کہ زبان اگرچہ تنگ ہوتی ہے لیکن اس کے اطراف میں دانتوں کے نشانات ہوتے ہیں۔

اکثر مریضوں کے منہ کا ذائقہ ناخوشگوار' کڑوا ہوتا ہے اگرچہ یہ بعض اوقات ذائقہ خراب ہوتا ہے منہ میں گاڑھا لعاب جمع ہو جاتا ہے۔ کڑوے ذائقہ کے ساتھ اچانک منہ میں بہت زیادہ لعاب بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کے مریضوں میں ایک نمایاں تکلیف یہ ہوتی ہے کہ پیٹ کے اوپر حصہ میں تنگ پٹی یا رسی بندھی معلوم دیتی ہے اور اس کو مریض ہمہ وقت محسوس کرتا رہتا ہے۔ پیٹ کے اوپر والا دایاں حصہ بہت زیادہ تنا ہوا معلوم دیتا ہے۔

اس کے مریض میں سب سے بڑی علامت دائیں شانے کی پشت والی ہڈی کے نچلے کونے

پر مستقل طور پر تیز یا کم درد ہوتا ہے۔ یہ درد تقریباً تمام تکالیف میں ملتا ہے اور جگر کی خرابی کی علامت ہے۔ یہ اچانک چبھنے والی دردیں جن کے ساتھ عموماً قولنجی درد بھی ہوتا ہے۔ مریض کو وافر مقدار میں چمکدار قے صفراء کے ساتھ ملی جلی خوراک کی قے ہوتی ہے۔ چیلیڈونیم کے مریض میں شاذو نادر ہی خون ملی قے ہوتی ہے۔

اگر پیٹ کے دائیں نصف میں بہت زیادہ درد ہو۔ یہ درد عام طور پر بائیں طرف کروٹ لینے پر زیادہ ہو جاتی ہے اور تناؤ بڑھ جاتا ہے۔ قولنجی درد کو بیرونی طور پر گرمی پہنچانے یا سینکنے پر افاقہ ہوتا ہے۔ پیٹ پر دباؤ سے درد میں زیادتی ہوتی ہے اور ٹانگوں کو پیٹ کی کھینچنے پر درد میں افاقہ ہوتا ہے۔

چیلیڈونیم کے مریضوں کے پیٹ میں بہت زیادہ ہوا بھری ہوتی ہے۔ ڈکار آنے پر کافی افاقہ محسوس کرتے ہیں۔ ان میں ایک بہت ہی اہم علامت یہ ہے کہ گرم مشروبات یا ہلکے گرم مشروبات پینے پر ہی افاقہ ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر گرم دودھ بہت فائدہ دیتا ہے۔ بعض اوقات کھٹی اشیاء' محرکات یا شراب کی زبردست خواہش ہوتی ہے لیکن اس سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ یہ لوگ گوشت کسی قسم کی بھی مچھلی اور کافی سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ تمباکو سے بہت نفرت کرتے ہیں اس کا معمولی سا دھواں بھی پیٹ میں اپھارہ پیدا کر دیتا ہے اور درد شروع ہو جاتی ہے۔ مریض بھوک محسوس کرتے ہیں اور کھانا کھانے کے فوراً بعد افاقہ محسوس کرتے ہیں خاص طور پر گرم خوراک کے بعد۔ چیلیڈونیم کے مریض دو طرح کے ہوتے ہیں ایک میں پتہ خراب ہو چکا ہوتا ہے اور مریض یقیناً یرقان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کے پاخانہ میں صفراء ہوتا یعنی پاخانہ سبزی رنگ کا درد پیشاب بھی سبزی رنگ کا آتا ہے۔ مریض بے قاعدہ شدید سردی کے دورے محسوس کرتا ہے پھر درجہ حرارت بڑھتا ہے پتہ کی حاد درد عام جسم میں گرمی اور شدید کمزوری محسوس کرتا ہے۔ اس طرح کے مریضوں میں سردی عموماً ۳ بجے شام لگتی ہے۔

صبح کے ۴ بجے سردی لگنے کا عمل بھی ہو سکتا ہے۔ جہاں تک زیادہ معدہ کی رطوبات ڈیوڈینل کی سوزش کی وجہ سے تکالیف ۴ سے ۹ بجے شام زیادہ ہوتیہیں۔ جلد میں مٹیالے رنگ کا اظہار اور آنکھوں میں ہلکے یرقان کا ہونا سیاہ رنگ کا پاخانہ اور صفراء سے پاک پیشاب ہو خوراک کی عادات چیلیڈونیم سے ملتی ہوں تو ایسے معدہ کے سرطان میں چیلیڈونیم یقیناً فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ کبھی کبھی قبض اور اسہال بھی لاحق ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کی اچانک

تبدیلیاں موسم کی تبدیلی کی وجہ سے ہوتی ہیں مثلاً جب موسم اچانک بہت گرم یا بہت سرد ہو جائے تو ایسی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔۔۔۔ ایک اور قابل غور علامت پتے کی خرابی کے ساتھ دائیں طرف کا شدید اعصابی سر درد اور چہرہ کا درد جو خصوصی طور پر کان کے پیچھے تک جاتا ہو۔

اگرچہ چیلیڈونیم پتے کی پتھری کو حل کرنے کی طاقت نہیں رکھتی صرف نالی کی تنگی کو دور کر دیتی ہے جس میں سے معمولی حجم کی پتھری خارج ہو جاتی ہے۔
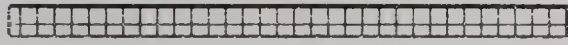
چائنا

ہاضمہ کے لئے چائنا ہماری بہت ہی نظر انداز کی ہوئی دوائیوں میں سے ایک ہے۔ پہلے پہل یہ معدہ کی اصلاح کے لئے بہت زیادہ استعمال ہوتی تھی پھر اسے نظر انداز کر دیا گیا۔ اب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس دوائی کو صرف رطوبات زندگی کے زیادہ اخراج یا دیر تک بیماری میں مبتلا رہنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ چائنا میں ہاضمہ کے لئے بہت سی علامات پائی جاتی ہیں۔

جب معدہ کمزور ہاضمہ کمزور لمبی آنت میں گڑبڑ اور پیٹ درد ہو۔ ہاضمہ کی مزمن خرابی اور اس کے ساتھ جگر بھی خراب ہو پتہ میں پتھری بن رہی ہو تو مریض شدید گیس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کی نمایاں علامت ڈکاروں کے ذریعہ گیس خارج ہوتی ہے۔ عام طور پر مریض معدہ کے اندر بہت سی ہوا کھانا کھانے کے دوران میں نگل لیتا ہے۔ معدہ میں غذا کی تخمیر کی وجہ سے ایسا نہیں ہوتا۔ چائنا کے مریض ذہنی طور پر ہمیشہ پژمردہ' بددل اور مایوسی کا شکار ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات مریض گیس کی ابتداء میں کافی دیر تک مریض رہ چکا ہوگا اس کی طبیعت چڑچڑی اور حساس ہو جاتی ہے۔ وہ آواز' چھونے' بُو اور ایک خاص قسم کے ذائقہ کے لئے بہت ہی حساس ہو جاتا ہے۔ یہ ایک دلچسپ بات ہے کہ وہ ایک مخصوص ذائقہ سے شدید حساس ہونے کے باوجود بہت ہی ذائقہ دار مصالحہ دار غذا کو اپنی بھوک مٹانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔

چائنا کے تمام مریض بہت ٹھنڈے ہوتے ہیں وہ ہوا کے سرد جھونکوں سے بہت حساس ہوتے ہیں ہر وقت اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھنا چاہتے ہیں۔ معدہ میں بھی ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔ چائنا کے مریض کی زبان پلپلی بے آواز نسبتاً زرد ہوتی ہے مریض شدید کڑوے یا

نمکین ذائقہ کی شکایت کرتا ہے۔ عام طور پر منہ میں چپچپاہٹ کا احساس محسوس کرے ہیں۔ جب ایسا ہو تو مریض مکھن اور دیگر روغنی غذاؤں سے شدید نفرت کرتا ہے۔

چائنا میں بھوک کی بہت بے قاعدگی پائی جاتی ہے۔ اس کے بعض مریض شدید۔ کاٹنے والی خالی پن محسوس کرنے کے باوجود خوراک کے لئے کوئی بھوک نہیں رکھتے وہ کھانا کھانے کی کوئی رغبت نہیں رکھتے۔ ایک دفعہ جب وہ کھانا شروع کر دیں تو انہیں بھوک محسوس ہونے لگ جاتی ہے اور وہ کھانا کھانے کے فوراً بعد گیس اور پیٹ کا تناؤ محسوس کرتے ہیں۔ پیٹ میں تناؤ کے ساتھ ساتھ وہ ڈکار لینا شروع کر دیتے ہیں جو بعض اوقات قے میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ قے اس کی قے ترش ہوتی ہے اس میں صفراء موجود ہوتا ہے یا اس میں خون کی معمولی بھی ہو سکتی ہے۔

اس کے بہت سے مریض کافی خوراک کھاتے ہیں لیکن پھر بھی لاغر رہتے ہیں۔ اکثر اوقات ایسے مریض جو گیس اور بدہضمی میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی غیر ہضم شدہ خوراک آنوں کے ساتھ پاخانہ میں خارج ہو جاتی ہے۔ ان مریضوں کو لازمی رات کے وقت پسینہ آتا ہے اچھی بھوک ہونے کے باوجود وہ لاغر ہوتے ہیں۔

چائنا کے مریضوں میں ہاضمہ کی خرابیوں کے ساتھ ان شدید تھکاوٹ اور تمام جسم میں عام دردوں کی شکایت پائی جاتی ہے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ انہوں نے بہت زیادہ جسمانی مشقت کی ہے اور وہ تھک کر چکنا چور ہو چکے ہیں۔

پیٹ درد کے حاد حملوں کے دوران سطح پر پیٹ اتنا حساس ہو جاتا ہے کہ معمولی سا چھو جانا بھی بہت تکلیف دہ محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ درد زیادہ دباؤ سے افاقہ پذیر ہوتی ہے۔ ہاضمہ کی مزمن خرابی کے یہ مریض چہرہ یا دانتوں کے اعصابی درد میں بھی مبتلا ہو سکتے ہیں۔ یہ درد چہرے کے اعصاب کو اٹھاتی معلوم دیتی ہے۔ یہ اعصابی درد ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں۔ ہلکا چھو جانے لیکن سختی سے دبانے یا متواتر دباؤ اور گرمی سے افاقہ پذیر ہوتے ہیں۔

چائنا کے تمام مریض تیزابی، کھٹی خوراک یا ترش مشروبات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ان سے فوراً پیٹ کی حاد تکالیف، پیٹ میں تناؤ، گڑگڑاہٹ اور اسہال پیدا ہو جاتے ہیں۔ چائنا کے مریض کے قولون کے درد میں خوراک کے بعد فوراً اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں رات کے وقت تکلیف دہ اسہال میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسہالوں میں پتلے پاخانے جن میں غیر

ہضم شدہ خوراک کے ذرات اور بہت زیادہ مقدار میں ہوا خارج ہوتی ہے۔

چائنا کے مزمن مریضوں میں جگر بڑھ جاتا ہے۔ سخت ہو جاتا ہے اور بعض اوقات تلی بھی بڑھ جاتی ہے۔

یہ کہا جاتا ہے کہ پتے کی پتھریوں کے بہت سے کیسوں میں جن میں گیس اور بدہضمی پائی جاتی ہو کافی حد تک افاقہ وہ جاتا ہے اور پتے کی پتھریاں چائنا ٦ کافی عرصہ تک استعمال کرنی سے درد ہو جاتی ہے۔

اس سلسلہ میں کالوسنتھ قابل غور ہے۔ جب جگر میں درد ہو اور کالوسنتھ سے افاقہ ہو تو پتے کی پتھری کا درد چائنا سے درست ہو جاتا ہے۔

اگر کالوسنتھ کے متعلق سوچا جائے تو اس کی علامات چائنا سے ملتی جلتی ہیں۔ کالوسنتھ گو ریشوں میں درد کا دورہ ہوتا ہے اور چائنا میں فالجی حالت پیدا ہوتی ہے۔ چائنا میں گیس بنتی ہے جیسا کہ کالوسنتھ میں بے قاعدہ درد کا دورہ اور قولنج کا درد ہوتا ہے۔ چائنا میں کھٹی خوراک سے زیادہ مرض ہوتی ہے جب کہ کالوسنتھ میں اکثرو اوقات برف کی ٹھنڈی خوراک سے درد قولنج ہوتا ہے لیکن کھٹی خوراک سے بھی خاص طور پر ٹھنڈی کھٹی خوراک سے درد شروع ہو جاتا ہے۔ دونوں ادویات میں کمی بیشی ایک ہی طرح ہوتی ہے۔ دونوں میں دباؤ سے گرمی سے یقیناً درد میں کمی واقع ہوتی ہے۔ جب ٹھنڈے مرض میں زیادہ ہوتی ہے۔ پس یہ کوئی حیران کن بات نہیں کہ جب کالوسنتھ حاد دورہ میں افاقہ کر دے تو چائنا شفاء کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیتی ہے۔ اتفاقاً کالوسنتھ بھی چائنا کی طرح اعصابی دردوں کو رفع کرتی ہے۔ کمی بیشی دونوں میں ایک جیسی ہے۔ اگرچہ کالوسنتھ میں چہرہ کا درد سردی سے اتنا متاثر نہیں ہوتا اگرچہ دباؤ سے اسی طرح متاثر ہوتا ہے۔ یہ چہرہ پر اسی طرح اعصاب میں پھیلتا ہے۔ یہ کوئی حیران کن بات نہیں کہ یہ دونوں ادویات ایک دوسرے کے بہت قریب قریب عمل کرتی ہیں۔

کونیم

کونیم معدہ کے مزمن ناسور کی خطرناک حالت یا معدہ کے نچلے والے منہ کے قریب گلٹیوں کے اگاؤ یا جگر پر ثانوی تلچھٹ یا جماؤ کے لئے بہترین دوائی ہے۔

کونیم کے مریضوں کو سوڈیم کے نمکیات دے دیئے جاتے ہیں کیونکہ سوڈیم کے نمکیات کے مریض لوگوں سے نفرت کرتے ہیں اکیلے رہنا' چپ چاپ رہنا چاہتے ہیں اور نمک کی زبردست خواہش رکھتے ہیں لیکن کونیم اور سوڈیم نمکیات کے مریضوں کی ذہنی علامات مختلف ہوتی ہیں۔ کونیم کے مریض چھیڑا جانا پسند نہیں کرتے لیکن وہ بالکل اکیلے رہنا بھی پسند نہیں کرتے۔ وہ غمگین اور خاموش طبع اداس ہوتے ہیں۔ سوڈیم کے مریض ذہنی طور پر غمگین نہیں ہوتے۔ کونیم کے مریض ذہنی طور پر عجیب توہمات میں مبتلا ہوتے ہیں جبکہ سوڈیم کے مریض ایسے نہیں ہوتے۔

یہ ایک فطری بات ہے کہ جب کسی مریض کے پیٹ کے ناسور کا علاج کیا جائے گا تو مریض کمزور' تھکا ہوا اور کوئی بھی ذہنی کام کرنے کے ناقابل ہو گا کونیم کے مریض میں کمزوری کے ساتھ کپکپاہٹ یا تھرتھراہٹ لازمی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ اچانک حرکت کرنے پر چکر لازمی آتے ہیں مریض اگر کرسی پر بیٹھا ہوا ہو اور اچانک اٹھ کر چلے تو سر میں گرانی لاحق ہو جاتی ہے اور اگر وہ بستر میں لیٹ جائے تو اسے ہر چیز گھومتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

کونیم کے مریض میں بھوک کی یہ حالت ہوتی ہے کہ بعض اوقات تو مریض خوراک کی شدید خواہش کرتا ہے یا پھر بھوک بالکل نہیں رہتی لیکن نمک کے لئے شدید خواہش موجود ہوتی ہے۔ روٹی کے لئے بھی نفرت نہیں ہوتی ہے۔

کونیم کے مریض کچھ اور علامات معدہ کے سلسلہ میں نمایاں ہوتی ہیں کہ مریض کے گلے خوراک کھانے کے دوران میں گولہ سا پھنس جاتا ہے یہ گولہ معدہ سے بھرتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور حلق میں پھنس کر خوراک میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے جب کہ نیٹرم میور کا مریض محسوس کرتا ہے کہ حلق بند ہو گیا اور خوراک نیچے جانے سے رک گئی ہے۔ کونیم کا مریض محسوس کرتا ہے کہ معدہ سے گیس کا گولہ اٹھ کر حلق میں گدگدی سے کرتا ہے اور تکلیف دہ کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ کونیم کے مریض کلیجے کی جلن کی شکایت کرتے ہیں پیٹ کے دائیں' اوپر کی طرف چاقو لگنے جیسے درد محسوس ہوتے ہیں اور یہ درد بائیں طرف کو جاتے ہیں اور شدید متلی محسوس ہونے لگتی ہے۔ وہ اکثر اوقات تاردار لیس دار مواد' صفراء یا پسی ہوئی کافی یا چاکلیٹ کے رنگ کی قے ہوتی ہے۔ ایک اور نہایت اہم علامت کھانا کھانے کے تھوڑی دیر بعد محسوس کرتے ہیں کہ خوراک معدہ کے پائیلورس سرے سے نیچے کی طرف دھکیلی جاتی ہے اور

نیچے سے ایک گولہ سا اٹھ کر اسے روکتا ہے۔ یہ عموماً پائیلورس کے سرے پر ناسور کے مریضوں میں پایا جاتا ہے۔

اگر ابتدائی طور پر جگر میں خرابی ہو جائے اور وہ بے قاعدہ بڑھ جائے تو اکثر اوقات مریض پھاڑنے شدید چبھنے والے درد کی شکایت کرتے ہیں۔ جگر کی ابتدائی پھیلاؤ کے بعد پیٹ کے دوسرے غدہ بھی بڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور پیٹ میں سخت گولے بن جاتے ہیں اور تمام پیٹ بہت حساس ہو جاتا ہے۔ مریض اکثر اوقات شکایت کرتا ہے کہ ان سخت گولوں کے علاوہ پیٹ میں سخت گرہیں پڑ گئی ہیں جیسے کہ تشنج ہو۔ اس تشنجی درد میں کونیم کے مریض میں کاٹنے والا درد محسوس ہوتا ہے۔ معدہ کی اکثر شدید دردیں کھانا کھانے کے دو گھنٹہ بعد لاحق ہوتی ہیں۔

کونیم کے بہت سے مریضوں کو اسہال اور قبض ادل بدل کر ہوتے ہیں۔ یہ خواہ اسہال میں مبتلاء ہوں یا قبض میں پاخانہ سے فراغت کے بعد شدید کمزوری محسوس کرتے ہیں۔ وہ بہت کمزور ہوتے ہیں اور تقریباً غشی کھانے کے قریب ہو جاتے ہیں۔

پیٹ کے ناسور کے ساتھ یہ مریض عام طور پر مثانہ کی بیماریوں میں بھی مبتلاء ہوتے ہیں۔ عام طور پر نیم فالجی کیفیت ہوتی ہے جس میں کبھی پیشاب رک جاتا ہے اور کبھی ٹھیک طرح سے ہوتا ہے اور مثانہ کو مکمل طور پر خارج کرنے کے لئے انہیں دقت پیش آتی ہے۔

ایک اور علامت جو بعض اوقات بہت ہی کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ پیٹ کی تکلیف میں کھانسی آتی ہے۔ کونیم کے مریض حنجرہ میں ایک بہت ہی خشک مقام ہوتا ہے جس کو مریض بار بار تر کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اس میں گدگدی ہوتی ہی اور نتیجہ کے طور پر تکلیف دہ کھانسی آنا شروع ہو جاتی ہے۔
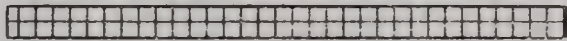
گریفائٹس

گریفائٹس بارہ انگشتی آنت کے ناسور کے لئے مفید ہے۔ کئی اور ادویات بھی بارہ انگشتی آنت کے ناسور کے لئے مفید ہیں گریفائٹس صرف اسی وقت کام کرے گی جب اس کی مکمل صاف تصویر دکھائی دے گی یعنی گریفائٹس کی مکمل علامات ملیں گی۔ گریفائٹس کے اکثر مریض زیادہ وزن کے ہوتے ہیں وہ موٹاپے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ وہ عام طور پر زرد رنگ کے

ہوتے ہیں۔ اگرچہ بعض اوقات ان کا رنگ کافی گہرا ہوتا ہے۔ ایک عورت کی بارہ انگشتی آنت کا ناسور گریفائٹس سے درست ہو گیا اگرچہ اس کا رنگ کافی گہرا تھا۔

ذہنی طور پر نااُمید' مایوس جسمانی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ ان میں ذہنی استعداد کی کوئی خاص کمی نہیں ہوتی لیکن ان میں ذہنی جوش کی کمی ہوتی ہے۔ ان میں ارادہ کی پختگی نہیں پائی جاتی ہر کام کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور اپنی معاملات کے بارے میں پریشان رہتے ہیں۔

اصولی طور پر وہ ٹھنڈے مریض ہوتے ہیں اور کافی سردی محسوس کرتے ہیں لیکن وہ ہوا بند ماحول یا ہوا کی کمی سے بہت حساس ہوتے ہیں۔ اگر ان کے حالات زندگی کے متعلق آپ احتیاط سے پوچھیں تو وہ جلدی بیماریوں عام طور پر اگزیما کی قسم کی پھنسیوں میں مبتلا رہ چکے ہوتے ہیں اکثر اوقات یہ اگزیما کی پھنسیاں کانوں کے پیچھے ہوتی ہیں یا نظام انہضام کی ابتری اور بواسیر کے حملے جن میں مقعد میں تکلیف وہ چیرے ہوں اور اگزیما ہوتا ہے۔

گریفائٹس کے مریض کی حقیقی تکالیف میں اس کا معدہ بری طرح سے خراب ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ کافی ڈکار لیتے ہیں کلیجہ کی جلن معدہ میں پکڑنے والی درد ہوتی ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر قے ہوتی ہے۔ شدید کمزوری محسوس ہوتی ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ وہ بے ہوش ہونے کو ہے۔ اس بے ہوشی کے احساس کے بعد اکثر اوقات خون وغیرہ کی قے ہو جاتی ہے۔ یہ بے ہوشی وغیرہ معدہ میں سے اچانک خون کے بہاؤ کی وجہ سے ہوتی ہے۔

مزمن حالت میں گریفائٹس کا مریض خوراک کھانے کے دو گھنٹہ بعد شدید ہو کر اور درد محسوس کرتا ہے۔ جو کھانا کھانے کے بعد ہی رفع ہوتی ہے۔

گریفائٹس کا مریض مٹھائیوں سے نفرت کرتا ہے اور اکثر اوقات نمک سے بھی نفرت کرتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں۔ کلیجہ کی جلن اور معدہ میں شدید گرمی کی وجہ سے مریض ٹھنڈے مشروبات پینا چاہتا ہے لیکن اصولی طور پر ٹھنڈی اشیا سے تکالیف بڑھتی ہیں۔ جب ان کو درد ہوتی ہے گرم مشروبات خاص طور پر گرم دودھ سے افاقہ ہوتا ہے۔

مریض پیٹ میں گیس کی ہمیشہ شکایت کرتا ہے پیٹ میں شدید تناؤ اور پکڑنے والی درد ہوتی ہے گیس کے ان حملوں کے بعد اچانک خون چہرہ اور سر کی طرف تیزی سے دورہ کرتا ہے جس کی وجہ سے چہرہ اور سر پر گرمی کی لہر سی دوڑ جاتی ہے۔ پیٹ میں تناؤ کی وجہ سے تنگ کپڑے بالکل برداشت نہیں ہوتے اور بعض اوقات پیٹ پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں سی ابھر آتی

ہیں۔

گریفائٹس کے اکثر مریض قبض میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی قبض عجیب قسم کی ہوتی ہے۔ بعض اوقات انتڑیاں کام بالکل نہیں کرتیں اور پاخانہ کی حاجت نہیں ہوتی اس کے بعد پکڑنے والے قولنجی درد ہوتے ہیں۔ اس کے بعد انتڑیاں عمل شروع کرتی ہیں اور بہت بڑی مقدار میں پاخانہ سفید رطوبت کے ساتھ خارج ہوتا ہے عام طور پر پاخانہ زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ لیکن ڈیوڈینل ناسور میں رطوبت کے اخراج کی وجہ سے سیاہ پاخانہ خارج ہوتا ہے۔

گریفائٹس کے مریض اکثر اوقات منہ کے بڑے ذائقہ کی شکایت کرتے ہیں جس طرح ان کے معدہ کا نظام بگڑا ہوا ہوتا ہے اسی طرح ان کے منہ کا ذائقہ درہم برہم ہوا ہوتا ہے یا کڑوا نمکین ذائقہ ہوتا ہے۔ نمکین' کڑوے ذائقہ کی وجہ سے اکثر اوقات ان کی زبان کی اطراف پر جلندار دانے بن جاتے ہیں۔

بعض اوقات ایک بہت ہی نمایاں علامت پھولوں کی خوشبو کے لئے حساس ہونا ہے۔ یہ علامت ہمہ وقت نہیں ہوتی البتہ جب مریض نزلہ کام میں مبتلا ہوتا ہے تو سونگھنے کی حس بالکل ہی ختم ہو جاتی ہے اور نک ناک میں سے زرد جلن دار رطوبت کا اخراج ہوتا ہے جس کی وجہ سے ناک کے کناروں میں چیرے آجاتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی اگزیما کی پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ ڈیوڈینل ناسور کے بعد ایک معمولی سا دھبہ گریفائٹس کے استعمال کے بعد ڈیوڈینیم پر رہ جاتا ہے جو گریفائٹس کی نچلی پوٹینسی ۶ استعمال کرکے درست کیا جا سکتا ہے۔

ہیپر سلفر

ہیپر سلف نظام انہضام کی ایک نظرانداز کی ہوئی دوائی ہے بہت سی حالتوں میں اس کی بجائے نکس وامیکا دے دی جاتی ہے۔ ان دونوں ادویات میں بہت سی مشابہت ہے۔ ذہنی طور پر وہ بہت حد تک ایک جیسی ہیں۔ دونوں ادویات ہر طرح سے ایک جیسی حساس ہیں۔ بدمزاج' جلد غصہ میں آجانا' حرکات میں تیزی دکھانا بے صبر اور بہت ٹھنڈا کر محسوس کرنا' دونوں ہی ادویات میں مریض جسمانی وزن کم رکھتا ہے لیکن عام طور پر ہیپر سلفر کا مریض سرخ چمکدار رخساروں والا جب نکس کا مریض زرد ہوتا ہے۔ ہیپر سلفر کے تمام مریضوں کا منہ بہت ہی غیر

صحت مند ہوتا ہے۔ ان کے دانت گلنے سڑنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ مسوڑھے بیمار اور دانتوں میں پھوڑے ہوتے ہیں۔ عام طور ر ان کا سانس گندا اور ناخوشگوار ہوتا ہے یا منہ کا ذائقہ دھات کی طرح کا ہوتا ہے۔

ہیپر سلفر کے اکثر مریض صبح کے وقت شدید بھوک محسوس کرتے ہیں اور بہت ہی تلی اور ذائقہ دار اشیاء کے زبردست خواہش کرتے ہیں۔

ایک اور زبردست علامت جو ہیپر سلفر کی طرف اشارہ کرتی ہے صرف معدہ کی علامت ہی خوراک کھانے پر درست نہیں ہو جاتیں بلکہ مریض کی عمومی حالت بھی درست ہو جاتی ہے۔ اس کی جسمانی علامات عموماً کھانا کھانے کے بعد درست ہو جاتی ہیں۔

خالی معدہ کے لٹکنے کی تکلیف مریض کے کھڑے ہونے یا چلتے وقت بہت ہی شدید ہوتی ہے۔ اگر بیرونی طور پر کوئی پٹی وغیرہ باندھی جائے تو وہ بھی تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔

ان مریضوں کو اکثر اوقات بار بار صفراوی قے آتی ہے۔ عام طور پر مریض اپنے آپ کو شدید بیماری محسوس کرتا ہے قے کرنے کی بہت کوشش کرتا ہے کافی سخت کوشش کے بعد کچھ صفراء ملا مواد خارج کرتا ہے۔ ان صفراوی قئوں کے بعد مریض کو حاد کاٹنے والی درد عموماً ناف کے قریب ہوتی ہے پیٹ میں شدید گڑگڑاہٹ اور بعض اوقات قولنجی درد بھی ہوتی ہے۔ معدہ کی اس خرابی کے ساتھ اسہال کے بھی شروع ہو سکتے ہیں۔

ہر قسم کی تیز ذائقہ دار اشیائے خوراک کے شوق کے علاوہ معدہ کی ابتری میں سرکہ کی زبردست خواہش ہیپر سلف کی ایک نمایاں علامت ہے۔

یہ کہا جاتا ہے کہ ہیپر سلف کے مریض چربی کے لئے واضح نسبت رکھتے ہیں لیکن دوران علاج میرے پاس ایسا کوئی مریض نہیں آیا بلکہ چربیلی غذاؤں سے نفرت کرنے والے اکثر مریضوں کا علاج کیا۔ پس [illegible] نہ رکھنے والی علامت کی وجہ سے اس دوائی کو نظرانداز نہ کرنا چاہئے۔

ہائیڈراسٹس کینا ڈنس

ہائیڈراسٹس پیٹ کی بہت ہی خطرناک تکالیف مثلاً معدہ کی سوزش' معدہ کے ناسور کے لئے موزوں ترین دوائی ہے۔ اس کے کیس بہت خطرناک ہوتے ہیں اور مریض شدید بیمار ہوتے ہیں۔ وہ اپنی صحت کے متعلق نااُمید ہو چکے ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات اتنی زیادہ تکلیف محسوس کرتے ہیں کہ وہ مرجانا ہی بہتر سمجھتے ہیں۔ وہ مکمل طور پر ٹوٹ گئے ہوتے ہیں اور انتہائی تھک چکے ہوتے ہیں۔ اصولی طور پر زرد چہرہ اور موم سی رنگت والے دکھائی دیتے ہیں۔

ہائیڈراسٹس کے مریضوں کے منہ بالکل کوئی ذائقہ نہیں ہوتا اور اکثر اوقات وہ شکایت کرتے ہیں کہ وہ زبان کے جلے ہونے کو محسوس کرتے ہیں تمام گلے اور معدہ میں دکھن اور جلن محسوس کرتے ہیں۔

ہائیڈراسٹس کے مریض اصولی طور پر سوائے دودھ اور پانی کے ہر کھائی ہوئی چیز قے کر دیتے ہیں۔ وہ پیٹ میں جلن دار درد اور خالی پن کی شکایت کرتے ہیں۔ اس کالی پن کے باوجود خوراک سے مکمل نفرت اور جونہی خوراک کھاتے ہیں معدہ میں بیٹھنے کا احساس ہوتا ہے اور کوئی افاقہ محسوس نہیں کرتے ہیں۔ روٹی یا سبزی کھانے پر معدہ کی تمام تکالیف میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

معدہ کی ایسی تکالیف میں اکثر اوقات یرقان کی ابتداء جگر میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سن یا سست بھاری جگر کی وجہ سے جگر کے علاقہ کافی میں جلندار درد ہوتی ہے۔ یہ مریض اکثر پیٹ میں درد قولنج محسوس کرتے ہیں اور اکثر اوقات شدید قبض میں مبتلا ہوتے ہیں اس کی انتڑیاں پاخانہ خارج کرنے کے نااہل ہوتی ہے۔ بعض اوقات ہائیڈراسٹس کے مریض پر اسہال کا حملہ ہوتا ہے جس میں پاخانہ صفراء کے بغیر تقریباً بے رنگ ہوتا ہے۔

اگنیشیا امارا

اگنیشیا کے مریض عام پائے جاتے ہیں ان کی مخصوص علامات ہوتی ہیں۔ اس کے اکثر مریض مختلف اقسام کی اعصابی بد ہضمی میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی علامات خلاف۔ توقع بدلتی رہتی ہیں۔ مثال کے طور پر ان کو کبھی بھوک بالکل ہی نہیں ہوتی لیکن خوراک کھانا چاہ رہے ہوتے ہیں یا شدید متلی کے باوجود ان کو بھوک محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ میں شدید نیچے طرف کھینچنے والا خالی پن اور کسی بھی قسم کی خوراک سے نفرت ہوتی ہے۔ یہ چند ایک متضاد علامات ہیں جو اگنیشیا کے مریض میں پائی جاتی ہیں۔

اگنیشیا کے مریض کی بد ہضمی میں معدہ کا خالی پن ایک بہت بڑی علامت ہے اور اس کے اکثر مریض ہر وقت کچھ نہ کچھ کھانا کھانا چاہتے ہیں یا دوسرے الفاظ میں کہہ سکتے ہیں کہ بکری کی طرح ہر وقت چیرتے رہنا چاہتے ہیں۔ وہ اکثر کہتے ہیں کہ شام اور رات کے وقت وہ کچھ نہ کچھ کھانے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور اپنے بستر کے قریب بسکٹ یا کھانے کی دیگر اشیاء رکھتے ہیں اور ان کی یہی کیفیت دن کے وقت ہوتی ہے۔

دوسری نمایاں علامت اس خوراک کے لئے رغبت اور نفرت بہت ہی تبدیل ہونے والی ہوتی ہے۔ ایک ہفتہ ایک شے کے لئے زبردست خواہش لیکن اس کے بعد یہ رغبت بالکل غائب ہو جاتی ہے اور اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک مریض کافی بھوک کے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھانے بیٹھتا ہے لیکن درمیان میں اس کی بھوک بالکل غائب ہو جاتی ہے ہر چیز کا ذائقہ ناخوشگوار یا ذائقہ بالکل محسوس ہی نہیں ہوتا اور مریض پر ہوئے بغیر دسترخوان پر سے اٹھ جاتا ہے۔

معدہ کی تکالیف کے ساتھ اکثر مریضوں کو کچھ متلی محسوس ہوتی ہے اور اکثر اوقات خوراک منہ کو آتی ہے۔ اس کا ذائقہ کڑوا معدہ میں گیس اور خوارک کھانے کے فوراً بعد سب ڈکار آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

اگنیشیا کے مریضوں کو بہت ہی تکلیف دہ ناقابل کنٹرول ہچکی ہوتی ہے جن کو کچھ نہ کچھ کھانے پر افاقہ ہو جاتا ہے۔

اگنیشیا کی ایک بہت ہی نمایاں علامت تمباکو کو بالکل ہی برداشت نہ کر سکنا ہے۔ اگر مریض تمباکو نوشی کر لی تو وہ بیمار ہو جاتا ہے اس کا جی متلاتا ہے اور ہچکی آتی ہے۔ وہ پیٹ کے عجیب قسم کے بھرے ہونے اور خالی پن کے احساس میں مبتلاء ہوتا ہے یعنی کھانا کھانے کے فوراً بعد پیٹ میں خالی پن کا احساس یا اس کے پیٹ کے بھرے ہونے اور تن جانے کا احساس جس میں سانس چھوٹا آئے اور ہوا کی کمی محسوس کرے اور ہر وقت آہیں بھرنے کا رجحان ہو۔

ایک اور علامت قولنجی درد جس کی خوراک کھانے پر افاقہ ہو۔ اگنیشیا کا مریض گیس، بد ہضمی میں مبتلا ہوتا ہے اس کو کوئی اور خاص مرض نہیں ہوتی اس حالت میں وہ گرم خوراک، گوشت سے شدید نفرت کرتے ہیں۔

اگنیشیا کی ان علامات میں اعتماد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ایک ہفتہ کچھ علامات موجود ہوتی ہیں جبکہ دوسرے ہفتہ اس کے بالکل برعکس علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ ایک اور نمایاں علامت یعنی تمباکو کے علاوہ کافی بھی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ اس سے معدہ کی تکالیف میں زیادتی آجاتی ہے اور بعض اوقات اس سے اینٹھن دار درد۔ ہچکی اور خوراک کا منہ کو آنا شروع ہو جاتا ہے۔

اگنیشیا کے تمام مریض عام طور پر پیٹ کی گیس کے مریض ہوتے ہیں وہ اس سے نجات حاصل نہیں کر سکتے اور اس کے ساتھ شدید قبض میں مبتلاء ہوتے ہیں۔ اگنیشیا کی قبض نکس وامیکا کی قبض کے مشابہ ہوتی ہے یعنی پاخانہ خارج کرنے کی لاحاصل کوشش دونوں میں پائی جاتی ہے۔

اگنیشیا کے مریض بھی اسہال میں مبتلا ہو سکتے ہیں لیکن یہ بالکل بلا درد ہوتے ہیں اور عموماً جذباتی بے قاعدگیوں کی وجہ سے مثلاً ڈر، صدمہ یا اسی طرح کا کوئی اور سبب یہ خوراک کی خرابی یا قبل از وقت پریشانی کی وجہ سے اسہال نہیں جیسے کہ ارجنٹم نائٹریکم میں ہوتے ہیں۔

اگنیشیا کے مریض پیٹ میں شدید گیس کے علاوہ پیٹ میں کمزوری بھی محسوس کرتے ہیں اور نیچے کی طرف کھینچنے کا احساس بھی پایا جاتا ہے اور یہ تکالیف مشروب چائے کافی اور خاص طور پر شراب خواہ کسی بھی صورت میں ہو ان سے زیادتی ہوتی ہے۔

اگنیشیا کی دو اور معروف علامات مثلاً بد ہضمی کے ساتھ کافی مقدار میں منہ میں لعاب کا آنا۔ اس کے منہ کا ذائقہ نمکین ہونا اور ایک بات کہ اگنیشیا کے مریض اپنے رخسار کو اندر سے کاٹ لیتے ہیں؟

اگنیشیا کے مریض اپنی تمام گیس کے باوجود روئی کے لئے نہ رکنے والی خواہش رکھتے ہیں جو ان کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ معدہ کی ابتری کے علاوہ اگنیشیا کا مریض غیر یقینی قوت ارادی کا مالک ہوتا ہے۔ یہ مریض جلد مشتعل ہونے والے یا پژمردہ اور رو دینے والے' وہ توجہ اور ہمدردی کے خواہاں ہوتے ہیں اور اگر ان پر توجہ دی جائے تو وہ بہت جذباتی ہو جاتے ہیں اور عام طور پر ان کے معدہ کی خرابی جذباتی خرابی ہی کی وجہ سے شروع ہوتی ہے۔ یہ خواہ جذباتی صدمہ ہو یا اعصابی ڈر وجہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔

اگنیشیا لمبے عرصہ تک کام کرنے والی دوائی نہیں حتیٰ کہ اس کی بہت اونچی پوٹینسی بھی ۳ ہفتے سے زیادہ اثر نہیں رکھتی۔

آیوڈیم

آیوڈیم ہاضمہ کی ایک بہت ہی دلچسپ دوائی ہے۔ یہ بہت سی جسمانی خرابیوں کو درست کرتی ہے۔ تین خرابیاں خاص طور پر آیوڈیم کے زیر اثر آتی ہیں۔ ان سب میں پہلی نمایاں علامت لبلبہ کی مزمن سوزش ہے دوسری معدہ کا مزمن ناسور تیسری بیماری؟ انتڑیوں کی سوزش۔

میٹریا میڈیکا کی تمام کتابیں شدید بے چینی اور چڑچڑے پن اور اعصاب کی کھنچاوٹ پر زور دیتی ہیں لیکن تجربہ میں میں نے نرم اداس طبیعت کے لئے زیادہ موزوں پائی ہے نرم طبیعت اور محتاج قسم کے لوگ اور کچھ بزدل طبیعت لوگ زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ انتہائی محتاط پن ہی آیوڈیم کی نمایاں علامت ہے۔ جہاں تک چڑچڑے پن کا تعلق ہے یہ بدہضمی کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے مریض کی طبیعت میں یہ کوئی مستقل بات نہیں ہوتی۔

آیوڈیم کے مریض کی ایک اور علامت کہ اگر ان کو خوراک مہیا کرنے میں دیر لگ جائے تو وہ شدید بھوک محسوس کرتے ہیں۔ وہ خوراک کی زبردست خواہش رکھتے ہیں۔ وہ ایک وقت میں زیادہ مقدار میں خوراک کی خواہش نہیں رکھتے حقیقتاً وہ ایک وقت میں زیادہ خوراک کھا ہی نہیں سکتے لیکن ان کو بار بار کھانا کھانے کی ضرورت ہو اور اگر ان کو خوراک جلد نہ ملے تو وہ پریشان۔ بے چین مضطرب ہو جاتے ہیں۔

جہاں تک ان کی خوراک کی پسند کا تعلق ہے وہ کوئی خاص ترجیحات نہیں رکھتے۔ کچھ لوگ گوشت کے بہت شوقین ہوتے ہیں لیکن عام طور پر آیوڈیم کے مریض خوراک کھانے کے خواہش مند ہوتے ہیں وہ اس کی قسم کے متعلق کوئی خاص پرواہ نہیں کرتے۔

آیوڈیم کے مریض عام طور پیٹ درد میں مبتلا ہوتے ہیں جس کا انحصار عام طور پر پیٹ کے اس حصہ کی خرابی سے متعلق ہوتا ہے لیکن ان تمام کیسوں میں کھانا کھانے کے فوراً بعد پیٹ درد کو افاقہ ہو جاتا ہے۔

معدہ کے ناسور میں مریض عام طور پر جلندار درد کی شکایت کرتا ہے۔ معدہ کے گڑھے میں شدید تپکن اور دکھن محسوس کرتا ہے۔

ان معدہ کے ناسوروں میں مریض عام طور پر پیلے چہرہ' نیلے ہونٹ رکھتے ہیں یہ آیوڈیم کے سب مریضوں کے لئے ضروری ہے بیماری خواہ کوئی بھی کیوں نہ ہو معدہ کے ناسور اور لبلبہ کی خرابی میں مریض پر منہ میں زیادہ لعاب آنے کے حملے اور قے ہوتے جو اکثر اوقات بہت پریشان کن ہوتے ہیں۔ زبان بہت خشک ہوتی ہے اور مریض اکثر اس کے جھلسے یا جلے ہونے کی شکایت کرتا ہے۔

عمومی بے چینی کے علاوہ مریض حرکت کرنے پر شدید بے ہوش ہونے کو آتے ہیں مثلاً بیٹھنے پر' بستر سے اٹھنے پر' کھڑے ہونے پر خاص طور پر جب مریض بھوکا ہو۔ مریض ضدی قسم کی قبض میں مبتلا ہوتے ہیں اس کے ساتھ پیٹ میں تناؤ خاص طور پر قابل ذکر ہوتا ہے۔ ان کو تناؤ کے تکلیف دہ دورے بھی پڑ سکتے ہیں۔ پیٹ کا تناؤ پیٹ کے ناسور معدہ کے غدود کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ ایسی ہی علامت لبلبہ کی خرابیوں کی وجہ سے لاحق ہو جاتی ہیں۔ اگر جگر کی خرابیوں کی وجہ سے تکالیف ہوں تو ان غدودوں کی بڑھوتری اور سختی کی وجہ سے جگر کا ناسور بن جاتا ہے۔

جہاں تک لبلبہ کے کیسوں کا تعلق ہے اس کے عام لبلبہ کی درد میں مبتلاء ہو جاتے ہیں پیٹ کے اوپر والے نصف میں ناف سے ایک انچ اوپر درد جس میں پیٹ شدید بھرا ہوا۔ دکھنے والا اور شدید دباؤ محسوس کرنے والا ہوتا ہے۔ لبلبہ کی خرابی والے کیسوں میں اسہال کے دورے جن میں بہت ہی ناگوار بو والے جھاگدار پاخانے آتے ہیں۔

جب جگر کی خرابیوں ساتھ خواہ یہ ابتدائی تکلیف ہو یا اس کے تکلیف کے نتیجہ میں

ناسور کی سی کیفیت ہو گئی ہو یرقان کا خدشہ ہوتا ہے اور ان کیسوں میں مٹی کے رنگ کا پاخانہ آتا ہے۔ اکثر اوقات بار بار اسہال کا حملہ جھاگدار پاخانے کے ساتھ ہوتا ہے۔

معدہ کے ناسور کے تمام مریض جن کا ایکسرے لیا ہوتا ہے سب سے پہلے ریڈیم برومائیڈ یا ریڈیم آئیوڈائیڈ بطور تریاق دی جاتی ہے۔ اگر آیوڈیم کی طرف کچھ اشارہ ملے تو میں ریڈیم آئیوڈائیڈ کو ریڈیم برومائیڈ پر ترجیح دیتا ہوں۔

آیوڈیم ان مریضوں کے لئے بہت اچھی دوائی ثابت ہوتی ہے جنہوں نے بہت زیادہ مقدار میں مسکن ادویات استعمال کی ہوتی ہیں اور ان کا خوفناک نتیجہ ظاہر ہو رہا ہو آیوڈیم سے حیران کن اچھے نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ ان کو درست نہ کر سکتی ہے۔ ابتداء میں جلد جلد دوائی دی جاتی ہے جب میں اس کا اثر درست پاتا ہوں تو اس میں وقفہ ڈالتا جاتا ہوں جس سے یقیناً اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

پستانوں کے ناسور میں آیوڈیم بہترین اثر دکھاتی ہے جب کہ رحم کے ناسور کے لئے یہ موزوں نہیں ہے۔ ایک دفعہ میں نے زبان کا ناسور آیوڈیم سے درست کیا۔

کالی بائیکرومیکم

تین قسم کی حالتیں کالی بائیکرومیکم کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ پہلی حالت نظام انہضام کی نالی کی لعابی جھلیوں کا نزلہ' معدہ کی شدید سوزش' معدہ کا نزلہ؟ معدہ انتڑیوں کا نزلہ ہوتا ہے۔ کالی بائیکرومیکم میں بہت زیادہ نزلاوی کیفیت ہوتی ہے دوسری حالت معدہ کا ناسور اور تیسری حالت ناسور کی وجہ سے درد قولنج کی ہوتی ہے۔

کالی بائیکرومیکم کے مریض عموماً موٹے سست' بے چین' اداس اور کم گو یا خاموش ہوتے ہیں۔ مریض اپنی پچھلی تمام زندگی مزمن نزلہ کا مریض رہ چکا ہوتا ہے اور ناک کی جڑ میں بند ہونے کا احساس ہوتا ہے۔

یہ مریض چلتی پھرتی گنٹھیاوی دردوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ شدید نہیں ہوتیں ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہو جاتی ہیں اور ان میں حرکت سے کمی واقع ہوتی ہے۔ مریض عام طور پر پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان میں ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے وہ کچھ پھولے

یا سوجے ہوئے سے ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات وہ حاد پھنسیوں میں بھی مبتلا ہوتے ہیں۔ جسمانی خرابی کے لحاظ سے کالی بائیکرومیکم کے مریض کی زبان دو طرح کی ہوتی ہے۔ نزلاوی تکالیف میں زبان جڑ پر خاص طور پر گاڑھی تہہ جمی ہوتی ہے۔ منہ کا ذائقہ ناگوار' بے ذائقہ کڑوا یا میٹھا ذائقہ ہوتا ہے اور کافی مقدار میں لیسدار چپکنے والا لعاب منہ میں ہوتا ہے زبان پر سفید یا گاڑھی زرد تہہ ہو سکتی ہے۔

معدہ کے ناسور کی حالت میں خاص طور پر ناسور کی وجہ سے درد قولنج کی حالت میں زبان عام طور پر بہت خشک' ہموار سرخ تقریباً پالش شدہ معلوم ہوتی ہے۔ مریض کو عام طور پر بالکل بھوک نہیں لگتی اور اکثر اوقات صبح کے وقت وہ خوراک سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا ناشتہ خوشدلی سے شروع کریں۔ درمیان ہی میں چھوڑ دیں یا وہ صبح کے وقت اتنی متلی میں مبتلا ہوں کہ ناشتہ کر ہی نہ سکیں۔

کھانا کھانے کے بعد وہ پیٹ میں شدید طور پر بھرے ہونے کا احساس کریں۔ وزن محسوس کریں اور عمومی گرانی محسوس کریں۔ یہ کھانا کھانے کے فوراً بعد ایسا محسوس ہوتا ہے اور شدید سردی محسوس کرتے ہیں۔ معدہ کے زیادہ بھرے ہونے کے احساس کے ساتھ ان پر متلی اور قے کے حملے اچانک ہونے لگتے ہیں۔ کالی بائیکرومیکم کی قے بڑی واضح قسم کی ہوتی ہے۔ اس کا ذائقہ ترش اس میں کافی زیادہ مقدار میں رطوبت ہوتی ہے اس کو خارج کرنا مشکل ہوتا ہے اور یہ رطوبت مریض کے منہ کے ساتھ لٹکتی ہے۔

اس میں ایک عجیب علامت جس کی مریض اکثر شکایت کرتے ہیں وہ ان کے گلے کی خراش دار جلن ہوتی ہے۔ انہیں محسوس ہوتا ہے کہ کوئی شے ان کے تالو میں اٹکی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے شدید متلی اور قے بھی ہو سکتی ہے۔ اکثر اوقات وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے گلے کی پچھلی طرف بال یا اسی قسم کی کوئی اور شے پھنسی ہوئی ہے۔ حقیقت میں یہ ان کے ناسور کے نزلہ زکام کی وجہ سے لعاب کی تار پھنسی ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ ابکائی اور قے آتی ہے۔

کالی بائیکرومیکم کے مریض معدہ کی شدید جلن میں مبتلا ہوتے ہیں جو شدید درد میں تبدیل ہو کر دائیں شانے کی ہڈی سے پچھلی طرف کمر تک جاتی ہیں۔ جب کافی شدید درد ہو رہی ہو تو اس کے ساتھ منہ تک تیزابی پانی معدہ سے آتا ہے۔

دن کے وقت عام طور پر ان کو بھوک نہیں لگتی لیکن پھر بھی وہ بے ہوش ہونے کو آتے ہیں اگر وہ کوئی چیز نہ کھائیں۔ اس بے ہوشی کے احساس کے ساتھ ان کا جی متلاتا ہے۔ جس کو تھوڑی سی خوراک سے افاقہ ہو جاتا ہے۔

یہ مریض عام طور پر پیاسے ہوتے ہیں اکثر اوقات وہ بیئر شراب اور کھٹی یا کڑوی خوراک کی خواہش کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی تکالیف اگرچہ بڑھ جاتی ہیں۔ معدہ کے ناسور کی کچھ حالتوں میں خاص طور پر معدہ کے چھوٹی آنت والے سرے کے ناسور کی صورت میں بھوک کی وجہ سے کھانا کھانے کے تین گھنٹہ بعد درد محسوس کرتے ہیں۔

ایک بہت ہی نمایاں علامت یہ ہے کہ اس درد کی وجہ سے قے ہوتی ہے۔ مریض تاردار رطوبت خارج کرتا ہے جس میں خون کے دھبے ہوتے ہیں اور اس ناسور کی حالت میں مریض ایک چھوٹی سی جگہ پیٹ کے بالائی حصہ میں شدید درد محسوس کرتے ہیں۔

ایک اور حالت جس میں کالی بائیکرومیکم تقریباً لازمی دوائی ہوتی ہے۔ معدہ کی سوزش جو زیادہ مقدار میں بیئر شراب پینے سے ہوتی ہے۔ اس میں صبح کے وقت خوراک کے لئے مخصوص نفرت، مخصوص چمکدار قے ہوتی ہے۔ صبح کے وقت بھوک اور خوراک سے نفرت اور متلی کے بار بار کے حملے ہوتے ہیں۔ کالی بائیکرومیکم نہ صرف سوزش معدہ کو درست کرتی ہے بلکہ بیئر شراب کی زبردست خواہش کو روک دیتی ہے۔

ناسور میں درد قولنج کی صورت میں کالی بائیکرومیکم کے مریض حاد پکڑنے والے اسہال کے حملے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسہال مخصوص قسم کے ہوتے ہیں۔ یہ بھورے جھاگدار پانی کی طرح کے، بدبودار اور عام طور پر ان میں کافی مقدار میں رسی دار رطوبت ہوتی ہے۔ اکثر کافی مقدار میں پاخانہ میں پیپ ملی ہوتی ہے۔

مزمن درد قولنج کے کیسوں میں اکثر اوقات کالی بائیکرومیکم کے مریضوں میں موسم بہار میں شدت ہوتی ہے۔ سال کے باقی حصوں میں وہ اکثر اوقات درست رہتے ہیں لیکن موسم بہار پر آنے پر درد قولنج کی کیفیت شدید پریشان کن اسہال دوبارہ پھر لاحق ہو جاتے ہیں۔

اکثر اوقات کالی بائیکرومیکم ہاضمہ کے مریض اپنی تمام عمر سر درد کے مریض ہوتے ہیں۔ ان پر سر درد کے حملے بہت نمایاں قسم کے ہوتے ہیں۔ ان مریضوں کو ایک آنکھ کے اوپر بہت چھوٹی سی جگہ پر شدید سر درد ہوتی ہے۔ یہ درد آہستہ آہستہ بڑھتی ہے حتیٰ کہ شدید مخصوص

قسم کی تاردار مواد کی قے آتی ہے۔ ایک خاص قابل غور نقطہ ان سر درد کے حملوں کے دوران یہ ہوتا ہے کہ نظر کے سامنے ٹیڑھے میڑھے خطوط یا لائنیں نظر آتی ہیں۔ نظر خراب ہو جاتی ہے اور نیم اندھا پن ہو جاتا ہے یا حاد درد کی ابتداء میں اسی قسم کی تکالیف شروع ہو جاتی ہیں۔

ایک دوائی ضرور یاد رکھنا چاہئے جو معدہ کی خرابیوں میں استعمال نہیں ہوتی جو سر درد کے بار بار کے دورے میں نظر کی خرابی اور مخصوص تاردار قے کی صورت میں استعمال ہوتی ہے وہ آئرس ہے۔ آئرس کی علامات بالکل کالی بائیکرومیم جیسی ہوتی ہیں لیکن سر درد کو کالی بائیکرومیکم سے فائدہ نہیں ہوتا لیکن آئرس اس سر درد کو فائدہ دے سکتی ہے۔ سر درد کی نوعیت ایک جیسی ہوتی ہے۔ ایک کو دوسری تفریق کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ پس جب کالی بائیکرومیکم کا مریض سر درد میں اس سے فائدہ نہ حاصل کر رہا ہو تو ہمیشہ آئرس کو یاد رکھئے۔ وہ یقیناً فائدہ دے گی۔

کالی کاربونیکم

کالی کاربونیکم کی بہت سی علامات معدہ کی ابتری یا نظام انہضام کی خرابی میں ملتی ہیں۔ اشیاء آہستہ ہضم ہونے سے لے کر کے گیس والی بدہضمی اور پتے میں پتھری کا بن جانا۔ گلے میں رکاوٹ یا بعض اوقات ایک مخصوص نامیاتی چھلے کی صورت میں گلے میں بن جانا' لیکن یہ اکیلی علامات کالی کارب بطور دوائی منتخب کرنے میں مدد نہیں کرتیں میں آپ کو ایک بہت ہی نمایاں علامت بتاتا ہوں جو میٹریا میڈیکا میں نہیں دی ہوتی۔ کالی کارب کے مریض عام طور پر قلت خون والے پیلے رنگ کے اور ہمیشہ ٹھنڈ محسوس کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ حساس لوگ ہوتے ہیں۔ اکیلے رہنا پسند نہیں کرتے۔ نسبتاً پریشان سے ہوتے ہیں اور اکثر اوقات اپنی بیماریوں ہی کے متعلق پریشان رہتے ہیں وہ ڈرتے نہیں ہیں۔

ذہنی طور پر ان کی طبیعت بدلتی رہتی ہے۔ ایک وقت میں وہ بالکل خوش و خرم اور دوسرے وقت وہ اداس و غمگین اور رو دینے والے ہوتے ہیں۔ ان کی تعمیر میں دباؤ اور چڑچڑا پن ہوتا ہے۔ وہ شور سے بہت جلد چڑ جاتے ہیں اور آوازوں سے غیر معمولی طور پر حساس ہوتے ہیں اور آسانی سے اچانک چھونے پر یا آواز سے چونک جاتے ہیں۔

ایک اور کافی نمایاں اور مستقل علامت ان میں ناک کے مزمن نزلہ زکام میں مبتلا ہونے کی تکلیف دہ عادت ہوتی ہے اور ناک کے نتھنوں میں چھلکے موجود ہوتے ہیں۔ اس مزمن نزلہ زکام کی وجہ سے مریضوں کا اوپر کا ہونٹ نرم اور کچھ سوجا ہوا سا ہوتا ہے۔

کالی کارب کے مریض کی زبان پلپلی اور زرد ہو جاتی ہے۔ زبان کی کیفیت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک میں گاڑھی تہہ زبان کی جڑ پر جو کالی بائیکرومیکم کے مشابہ ہوتی ہے۔ دوسری طرح کی زبان میں زبان کی نوک نہایت حساس۔ دکھنے والی بعض اوقات اس پر آبلے ہوتے ہیں۔ یہ مریض اکثر اوقات پھسلاہٹ والے بے ذائقہ یا کڑوے ذائقہ کی شکایت کرتے ہیں۔

بھوک کے معاملہ میں بظاہر ایک دوسرے کے متضاد علامات پائی جاتی ہیں۔ مریض کی بھوک بالکل ہی ختم ہو جاتی ہے اور خوراک کے بعد شدید تکلیف کا احساس ہوتا ہے لیکن اگر مریض خوراک نہ لے تو وہ مریض نہایت ناخوشگوار ڈوبنے والا خالی پن پیٹ میں محسوس کرتا ہے۔ اس کے برعکس یہ مریض شدید بھوک محسوس کرتا ہے اور صرف خوراک ہی اس کو کچھ فائدہ بخش سکتی ہے۔ اس کے فوراً بعد وہ بھوک محسوس کرتے ہیں اور تکلیف دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔

اصولی طور پر کالی کارب کے مریض میٹھی اشیاء کی زبردست خواہش رکھتے ہیں خاص طور پر کھانڈ یا مٹھائیوں کی لیکن دوبارہ ظاہر اس کے برخلاف کھٹی اشیاء کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان میں اکثر کیسوں میں گوشت سے نفرت ہوتی ہے۔

گلے کے تشنج یا بند ہونے میں بڑی علامت سٹرنم کے درمیان میں پچھلی جانب شدید جلن دار درد جو اگلی طرف سے پچھلی طرف کو دباتی معلوم دے رہی ہوتی ہے۔ جب مریض کوئی چیز نگلنے لگتا ہے وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ چیز گلے میں پھنس گئی ہے اور یہ ہوا کی نالی میں چلی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے کھانسی اور گھٹن کے شدید دورے پڑتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سٹرنم کے درمیان کھودنے والی درد ہوتی ہے۔ یہ مریض ریڑھ کی ہڈی میں؟

کالی کارب کے مریض پیٹ میں گیس کی وجہ سے تن جانا یا پھول جانا ایک بہت ہی مستقل علامت ہے۔ اس میں معدہ کے اوپر والی جگہ میں تپکن کا احساس ہوتا ہے اور پیٹ کا اوپر والا حصہ دباؤ کے لئے شدید سساس ہوتا ہے۔ خوراک خواہ کوئی بھی ہو اس کے بعد گیس کا پیدا ہونا اور پیٹ کا تن جانا اور تکالیف کے بعد مریض اکثر اوقات تیز چبھنے والی دردیں بالائی

معدہ میں محسوس کرتا ہے جن میں حرکت کرنے پر زیادتی ہوتی ہے۔

ایک اور نمایاں علامت رات کے وقت پیٹ کا حاد تناؤ خاص طور پر رات کے پچھلے پہر اس وجہ سے ان کی نیند خراب ہو جاتی ہے۔ ایک اور عجیب علامت پیٹ کی تکلیف میں کہ وہ پیٹ میں ہوا کی بجائے چھلکتا ہوا پانی محسوس کرتے ہیں۔

جہاں تک جگر کا تعلق ہے گیس اور بدہضمی کے کچھ گزرنے کے بعد مریضوں کا جگر خراب ہو جاتا ہے تیز چبھنے والی درد جگر میں محسوس کرتے ہیں جو عام طور پر بائیں جانب کو بڑھتی ہے۔

اس کے بعد ان کا درجہ حرارت بڑھنا شروع ہوتا ہے بیماری میں مبتلا ہونے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اس درجہ حرارت کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ تکلیف دہ کھانسی چھاتی کے دائیں طرف حاد چبھنے والی درد اور بعض دائیں پھیپھڑے میں تکالیف محسوس کرتے ہیں۔ بالآخر وہ یرقان میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن حاد حملوں کے علاوہ کالی کارب کے مریض کی جلد پر زرد پرت دار دھبے سے پیٹ پر یا کمر پر پڑ جاتے ہیں۔ حاد حملہ میں ان کا پاخانہ صفراء کے بغیر ہوتا ہے لیکن جگر کی حاد تکالیف کے علاوہ ایسے مریض اکثر اوقات ہلکے رنگ کے بغیر تکلیف کے اسہال کی شکایت کرتے ہیں۔

کالی کارب کے مریضوں کی اکثریت دبلے پتلے ہونے کی بجائے اگرچہ انکو معدہ کی مزمن بدہضمی کی تکالیف ہوتی ہیں پھر بھی وہ بھاری بھرکم شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔
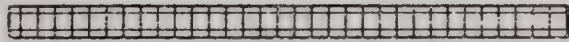
لیکیس

دو قسم کی پیٹ کی حالتیں لیکیس دوائی میں پائی جاتی ہیں۔ جن میں زیادہ تر پائی جانے والی شراب پینے کی مزمن عادت اور دوسری حالت پیٹ میں ورم زائدہ یا پتہ میں زہر پھیل جائے۔

شراب کے مزمن عادی میں لیکیس کی مستقل علامات پائی جاتی ہیں۔ لیکیس کا مریض ہلتا ہوا۔ خون کے دباؤ والا بھورا سا چہرہ گردن کے قریب دم گھٹنے کا احساس اور ہوا کی خواہش۔ شرابی لوگوں کے پاؤں اور ٹانگوں شدید ٹھنڈی ہوتی ہیں یہ لیکیس کی اہم علامت ہے اور اس کے ساتھ معمولی سا موٹاپا بھی ہوتا ہے۔

جہاں تک ان شرابیوں کی ذہنی کیفیات کا تعلق ہے۔ ابتداء میں ان میں دماغی یکسوئی نہیں رہتی۔ بولنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ ہر کام میں تیزی' بے صبری اور بے یقینی ہوتی ہے لیکن عام طور پر یہ لوگ بلغمی طبیعت کے' سست اور اداس ہوتے ہیں۔ صبح کے وقت ان کی تکالیف میں زیادتی ہوتی ہے۔ صبح اٹھتے وقت ان کو شدید متلی اور کمزوری محسوس ہوتی ہے اور جوں جوں وقت گزرتا ہے۔ ان کی طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے حتیٰ کہ شام کے وقت بہت زندہ دل ہو جاتے ہیں۔ جب ان کی طبیعت بہت خراب ہو جاتی ہے تو صبح اٹھنے پر حاد سر درد اور ناک کی جڑ میں درد اور سر کے اوپر تک پھیلتی ہوئی اعصابی درد ہوتی ہے۔

ان کے معدہ میں شدید کترنے والی درد جس کو خوراک کھانے پر افاقہ ہوتا ہے۔ لیکیسس کے مریض کا خوراک کھانے کا ایک عجیب انداز ہوتا ہے۔ وہ خوراک کھاتا نہیں بلکہ خوراک نگلتا ہے۔ اصولی طور پر جلد جلد کھائے ہوئے کھانے کے پیٹ میں بھاری پن محسوس کرتا ہے اور شدید ڈکار آتے ہیں۔

عام طور پر زبان خشک اور سرخ ہوتی ہے۔ اگرچہ شدید کیسوں میں زبان کے درمیان میں بھوری لکیر ہوتی ہے۔ عام طور پر شرابی کی زبان پر تہہ چڑھی ہوتی ہے اور زبان پر سرخ لکیر وریٹرم ورائیڈ کی طرح کی زبان پر ہوتی ہے۔

لیکیسس کے سوزش معدہ کے مریض شراب اور جھینگا مچھلی کی زبردست خواہش رکھتے ہیں۔ یہ ان کی مرغوب غذا ہوتی ہے اگرچہ شراب ان کے معدہ کی سوزش کی تکالیف کو بڑھا دیتی ہے۔ ان مریضوں کا جگر شرابی آدمی کے جگر کی طرح نرم ہوتا ہے دبانے پر دکھتا ہے۔ تنگ کپڑے برداشت نہیں کر سکتا اور بعد میں جلودھریا پیٹ میں پانی پڑ جاتا ہے۔

شراب کے عادی مریض عام طور پر البیومن کے مریض ہو جاتے ہیں آنکھ کے پردہ قرنیہ میں خون بھر جاتا ہے خاص طور پر بائیں آنکھ میں شدید درد ہوتا ہے جیسے کہ ڈھیلا بھینچا جا رہا ہو۔ اکثر اوقات ان کو بہت ہی بدبودار' گندی بو والے اسہال آتے ہیں۔

پیٹ میں زہر پھیلنے کی صورت میں زبان نمایاں طور پر بھوری اور خشک ہوتی ہے۔ حاد پیاس ہوتی ہے زبان موٹی اور بولنے میں دقت ہوتی ہے۔ زبان مشکل سے باہر نکلتی ہے اور وہ کانپتی ہے۔

یہ کوئی بات نہیں کہ زہریلا مادہ کہاں ہے یہ پتے میں ہو یا ورم زائدہ میں اس کے ساتھ

شدید تناؤ اور نرمی کا احساس ہوتا ہے۔ یہ مریض چھوا جانا بالکل برداشت نہیں کرسکتے حتیٰ کہ ڈاکٹر کا چیک کرنا بھی تکلیف دہ محسوس ہوتا ہے۔

مریض محسوس کرتا ہے کہ پیٹ کے تمام اعضاء ایک دوسرے میں الجھ گئے ہیں اور ایک گولہ سا بن گیا ہے اور وہ پھٹ جائے گا۔ ان کا درجہ حرارت شام کے وقت بڑھ جاتا ہے۔ نیند کے بعد ان کی تکالیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ اکثر اوقات شدید سر درد میں مبتلا ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے بہت زیادہ مقدار میں ادویات کھائی ہوئی ہوتی ہیں۔ ورم زائدہ یا دائیں طرف کولہے سے اوپر شدید درد کے دورے پڑیں اور نیچے کولہے تک اور پھر پیڑو تک جائیں۔

پتے کی تکلیف معدہ میں پھیل جاتی ہے۔ ان کا معدہ اسی طرح بھاری پھیکی رنگت اسی طرح گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ ان کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈی ہوتے ہیں۔ اگر آپریشن کے بعد مواد خارج ہوتا ہے تو یہ بہت بدبودار ہوتا ہے۔ پیٹ کے زخم درست نہیں ہوتے۔ یہ ان گندے زخموں سے عام طور پر جلد خون بہتا ہے۔

لائیکوپوڈیم

لائیکوپوڈیم ایک بہت ہی عام دوائی ہے جو معدہ کی تکالیف میں استعمال ہوتی ہے۔ گیس کی صورت میں یہ دوائی ہر کسی مریض کو نہ کسی وقت دی جاتی ہے۔ لائیکوپوڈیم کے مریض گیس اور بدہضمی میں مبتلا ہوتے ہیں اکثر اوقات بدہضمی اور گیس کے ساتھ معدہ کے نچلے سرے میں سادہ رکاوٹ یا مہلک رکاوٹ ہو سکتی ہے۔ گیس کے اکثر مریض جو بدہضمی اور گیس کی تکالیف میں مبتلا ہوتے ہیں وہ کافی عرصہ سے شدید دباؤ کے زیر اثر رہ چکے ہوتے ہیں اور تب ان کا نظام انہضام تباہ ہو جاتا ہے۔ دیگر علامتوں کے علاوہ لائیکوپوڈیم کی واضح علامت موجود ہوتی ہیں۔

لائیکوپوڈیم کے مریض حساس ہوتے ہیں اگر ان پر کوئی مہربانی کرتا ہے تو وہ شدید مرعوب ہوتے ہیں اور وہ حقیقتاً رو پڑتے ہیں۔ لیکن وہ بے یقینی کی عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اپنی پریشانی اور عمومی خوف کی وجہ سے وہ عام طور پر کنجوس ہو جاتے ہیں حقیقتاً وہ صرف ڈر کی وجہ سے اس کنجوسی کی عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں جب کہ وہ روپیہ پیسہ اکٹھا کرنا نہیں چاہ رہے

ہوتے۔

اگر ان کو تنگ کیا جائے تو ان پر غصے کے دورے پڑتے ہیں اور درد کے لئے شدید حساس ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر ان کا رنگ پھیکا یا زرد چہرہ ہوتا ہے۔ ان میں سے اکثر کے دانت بھی پیلے ہوتے ہیں۔

اکثر اوقات صبح سویرے اٹھنے پر ان کے منہ کا ذائقہ گندا' کڑوا' خشک ہوتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد نامکمل غیر تسلی بخش ڈکار جن میں حلق میں جلن کا احساس اور منہ کا ذائقہ ترش ہو جاتا ہے۔

وہ ہمہ وقت معدہ کی کھٹاس؟ منہ میں لعاب کی زیادہ مقدار تیزابیت اور بار بار کی ہچکی کی شکایت کرتے ہیں۔ ہچکی کے یہ دورے خاص طور پر شام کے وقت یا کھانا کھانے کے فوراً بعد آتے ہیں۔ لائیکوپوڈیم کے مریض میں ایک مستقل بات کہ وہ ہمیشہ بھوکے ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کو تیزابی' گیس اور بار بار کے ڈکار آتے ہیں لیکن وہ پھر بھی بھوک محسوس کرتے ہیں اگر ان کو مناسب وقفوں پر کھانا نہ ملے تو ان کو بے چینی اور تکلیف ہوتی ہے۔ کھانا کھانے پر اکثر اوقات ان کی تیزابیت کو فائدہ ہو جاتا ہے۔ اگر ان کو دیر کھانا کھانے میں دیر ہو جائے تو ان کو شدید سر درد ہو جاتی ہے۔ لیکن اکثر اوقات شدید بھوک کے وقت مریض کھانا کھانے بیٹھتا ہے چند لقمے لینے پر پیٹ کو بھرا ہوا محسوس کرتا ہے اور تیزابی ڈکار آنا شروع ہو جاتے ہیں اور جب وہ کافی ڈکار لے چکتا ہے تو پھر خوراک آرام سے کھاتا ہے۔

لائیکوپوڈیم کے مریض مقررہ وقت پر کھانا چاہتے ہیں اگر ہر وقت کھانا نہ ملے تو بہت تکلیف محسوس کرتے ہیں جب وہ دیر سے کھانا کھاتے ہیں تو ان کی بھوک غائب ہو جاتی ہے لیکن چند ایک لقمے کھانے کے بعد ان کو بھوک محسوس ہوتی ہے اور کافی خوراک کھا لیتے ہیں۔

لائیکوپوڈیم کے تمام مریضوں کی تکالیف ٹھنڈی خوراک سے بڑھ جاتی ہیں اور گیس کی تکالیف گرم خوراک سے افاقہ پذیر ہوتی ہے۔ اکثر مریض مٹھائیوں کے شوقین ہوتے ہیں۔ لیکن مٹھائیوں گیس میں زیادتی کر دیتی ہیں۔ کافی اور تمباکو سے نفرت کرتے ہیں جس سے ان کو ہچکی لاحق ہو جاتی ہے اور معدہ کی تیزابیت بڑھ جاتی ہے نشاستہ دار اشیاء کو خوش ہو کر کھاتے ہیں اور گوشت سے نفرت کرتے ہیں پیٹ کی گیس کی صورت میں پیٹ اور کمر کے تنگ کپڑے ان کو پریشان کر دیتے ہیں تنگ کپڑوں کو ناپسند کرتے ہیں۔

لائیکوپوڈیم کے مریض پر پیٹ میں گیس کے حاد حملے ہی ہوتے بلکہ انتڑیوں میں چھوٹی چھوٹی جگھوں پر گیس بھر جاتی ہے جن کی وجہ سے درد ہوتی ہے۔ پھر گڑگڑاہٹ کے بعد یہ درد غائب ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات بیٹھ کر پیٹ ملنے پر یہ گیس ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتی ہے اور فوراً آرام آجاتا ہے۔

اسی طرح معدہ کے پائیلورک والے حصہ رکاوٹ پر ہوتا ہے۔ بالائی شکم نے شکم تناؤ کی وجہ سے اینٹھن جیسے کہ معدہ بھینچا جا رہا ہو گڑگڑاہٹ کے بعد درد رفع ہو جاتا ہے۔ اس پائیلورک رکاوٹ کی وجہ سے مریض بالائی شکم کو مضبوط رسی سے بندھا ہوا محسوس کرتے ہیں گڑگڑاہٹ کے بعد رسی ڈھیلی ہوتی ہے اور افاقہ ہو جاتا ہے اس حصہ میں جلن بھی محسوس کرتا ہے۔ مریض معدہ میں کمزوری محسوس کرتا ہے اور پیٹ کے اعضاء نیچے کی طرف اترتے یا گرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور مریض ان کو اوپر کی طرف سہارا دینا چاہتا ہے۔

لائیکوپوڈیم کے بعض مریض پتے کی پتھریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جگر میں متواتر دکھن محسوس کرتے ہیں۔

لائیکوپوڈیم کے تمام مریض شدید قبض میں مبتلا ہوتے ہیں جس کے نتیجہ کے طور پر شدید پُر درد بواسیر میں مبتلا ہوتے ہیں پاخانہ خارج کرتے وقت ان کو شدید درد محسوس ہوتی ہے۔

مگنیشیا کارب

مگنیشیا کارب کے مریض تیزابیت اور معدہ کی ابتری میں مبتلا ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں وہ بہت اداس اور غیر مطمئن ہوتے ہیں ان کی تکالیف دماغی محنت خاص طور پر بولنے سے بڑھ جاتی ہیں۔ اکثر اوقات وہ شکایت کرتے ہیں کہ وہ اچھے بھلے سوئے تھے صبح بیدار ہونے پر شدید کمزوری محسوس ہونے لگی۔ وہ آواز اور چھونے پر بہت حساس ہوتے ہیں۔ وہ سردی خاص طور پر ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں یا موسم میں ٹھنڈک آجانے پر متاثر ہوتے ہیں۔ مگنیشیا کارب کے مریض معدہ میں شدید جلن محسوس کرتے ہیں معدہ میں تناؤ درد قولنج کے مریض ہوتے ہیں جس کو دبانے پر شدید تکلیف ہوتی ہے۔ شدید کھٹے یا بعض اوقات کڑوے ڈکار آتے ہیں۔

مگنیشیا کارب کے مریض کی تکالیف ہمیشہ دودھ سے بڑھتی ہیں دودھ جونہی معدہ میں جاتا

ہے فوراً کھٹاسی پیدا کر دیتا ہے اور ان کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ سبز خوراک یا سبزیوں کو بالکل پسند نہیں کرتے صرف گوشت کو بہت پسند کرتے ہیں۔

مگنیشیا کارب کے عام مریض معدہ کی ابتری کے ساتھ تیزابیت کے مریض بھی ہوتے ہیں چہرہ اور دانت کا شدید اعصابی درد بھی ہوتا ہے۔ چہرہ کے اعصابی درد میں چہرہ پر شدید گرمی کی لہروں کی صورت میں درد ہوتا ہے۔ جس کی شدت رات کو ہوتی ہے۔ مریض بستر میں ٹھہر ہی نہیں سکتا اور وہ بے چینی میں ادھر اُدھر چلتا پھرتا ہے۔ یہ درد سردی یا سرد ہوا کے جھونکوں سے زیادہ ہوتے ہیں۔ دانت کے اعصابی درد میں رات کو شدت ہوتی ہے اور بستر کی گرمی سے زیادتی ہوتی ہے۔ لیکن چہرہ کے اعصابی درد کے برخلاف دانت درد کو ٹھنڈے پانی یا ٹھنڈے مشروبات منہ میں رکھنے سے افاقہ ہوتا ہے۔ جب کہ چہرہ کے درد ٹھنڈک سے بڑھ جاتے ہیں۔

مگنیشیا کارب کے مریض کی معدہ کی تالیف بعد دوپہر ٦ سے ٧ بجے شام زیادہ ہو جاتی ہیں۔ ان کے ساتھ جی متلاتا ہے۔ جب کہ لائیکوپوڈیم کی تکالیف ۴ سے ٨ بجے شام زیادتی ہوتی ہے۔ مگنیشیا کارب کے مریض میں معدہ کی قولنجی تکالیف پیٹ میں بائیں جانب یا ناف کے قریب ہوتی ہیں جبکہ لائیکوپوڈیم کے مریض کی قولنجی دردیں بے قاعدہ ہوتی ہیں۔ مگنیشیا کارب کے مریض کی قولنجی درد کے بعد اسہال جو عام طور پر سبز ہوتے ہیں میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کی بو ترش ہوتی ہے کہ جبکہ لائیکوپوڈیم کے مریض کو قبض لاحق ہو جاتی ہیں۔

مرک سال

مرک سال معدہ کی حاد سوزش یا انتڑیوں کی حاد سوزش جس میں پیچش ہو جاتی ہے کے لئے مفید ہے۔ مریض بیمار نظر آتا ہے۔ اس کا چہرہ زرد مٹی کے رنگ جیسا پھولا ہوا نمدار پسینے والی جلد ہوتی ہے۔ مرض کی ابتداء ہی میں خواہ معدہ کی سوزش ہو یا انتڑیوں کی سوزش ہو مریض بہت بے چین ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات بے چینی کے اور مروڑ کا احساس کرتا ہے۔

گرمی اور سردی ادل بدل اس کو محسوس ہوتی ہے۔ نا تو شدید گرمی محسوس ہوتی ہی مریض اپنے آپ کو ڈھانپ کر نہیں رکھتا یا تمام کپڑے دور پھینک دیتا ہے اور سردی محسوس کرتا ہے اور کانپتا ہے۔ خواہ سردی ہو یا گرمی مریض کو ہمہ وقت آتا ہے۔

معدہ کی بیماریوں کے ساتھ مریض گنٹھیاوی دردوں میں بھی مبتلا ہوتا ہے جو اکثر اوقات ہڈیوں میں ہوتی ہیں۔ مریض کے گرم ہونے پر ان میں زیادتی ہو جاتی ہے اور رات کی آمد پر یہ دردیں شدید ہو جاتی ہیں۔ مریض کی بے چینی کی ایک وجہ دردیں ہوتی ہیں۔ معدہ کی حاد سوزش میں مریض دردوں سے ڈرتا ہے اور پریشان ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات تیز بولتا ہے جب جب کہ ان کے منہ کا ذائقہ گندا اور منہ کی حرکت صحیح نہیں ہوتی اور وہ لکنت محسوس کرتا ہے۔ اگر انتڑیوں کی سوزش شدید ہو جائے تو مرکیورس کے مریض غمگین' بے حوصلہ اور قابل رحم ہوتے ہیں۔ وہ بے یقینی' وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی مناسب دیکھ بھال نہیں ہو رہی اور وہ ٹھیک نہیں ہو رہے۔ اپنی تکالیف بیان کرتے ہوئے بعض اوقات وہ رو پڑتے ہیں۔ مرکیورس کے مریض کی زبان ہمیشہ نمایاں علامت کی حامل ہوتی ہے۔ یہ سوجی ہوئی اور بے آواز اور عجیب و غریب طرح سے سوجی ہوئی ہوتی ہے۔ اس پر لعاب زیادہ معلوم دیتا ہے۔ سوجی ہوئی زبان کی اطراف میں دانتوں کے نشان نظر آتے ہیں۔ زبان عام طور پر زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ اس پر سفدی رنگ کی تہہ یا نیلے زرد رنگ کی تہہ ہوتی ہے۔ جب زبان باہر نکالی جاتی ہے تو ایک مخصوص انداز میں کانپتی ہے۔

مرکیورس کے مریض منہ کے بہت ہی گندے ذائقہ یا میٹھے ذائقہ کا ذکر کرتے ہیں جو ان کو بہت پریشان کرتا ہے۔ ان کی تمام حاد تکالیف میں منہ میں لعاب کی زیادتی کی شکایت کرتے ہیں۔

معدہ کی حاد سوزش میں معدہ کے گڑھے میں شدید جلن کی شکایت کرتے ہیں۔ خوراک کھانے پر اس میں زیادتی ہو جاتی ہے اور کلیجہ کی جلن بھی شدید ہو جاتی ہے۔ اگرچہ خوراک کھانے پر تکالیف میں زیادتی ہوتی ہے لیکن مریض اکثر اوقات شدید بھوک کی شکایت کرتا ہے اور محرک اشیاء مثلاً برانڈی یا شراب کی زبردست خواہش کرتا ہے معدہ کی حاد سوزش میں بھی مریض ہمیشہ پیاس محسوس کرتا ہے اور ٹھنڈے مشروبات کی خواہش کرتا ہے۔

معدہ کی حاد شدید سوزش میں مرکیورس کے مریض پتہ کی حاد سوزش میں مبتلاء ہو جاتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ دائیں طرف جگر میں دکھن محسوس کرتے ہیں خاص طور پر جب مریض داہنی طرف مڑتا ہے۔ معدہ کی سوزش کے حملوں میں رات کو اکثر زیادتی ہوتی ہے درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ گرمی اور سردی کی لہریں شدید پسینہ آتا ہے۔

جب جگر کی ایسی تکالیف ہوں تو مریض چربیلی غذا یا چکنائی والی غذا سے نفرت کرتا ہے منہ میں میٹھے ذائقہ کی وجہ سے مریض مٹھائی سے نفرت کرتا ہے۔

مرکیورس کے مریض میں بڑی آنت میں شدید پکڑنے والی درد ہوتی ہے۔ پیٹ کے تمام اعضاء میں دکھن محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ میں شدید تناؤ اور درد ہوتا ہے۔ ہوا خارج نہیں ہوتی یا شدید درد تناؤ کے باوجود معمولی سا خونی پاخانہ خارج ہوتا ہے جس کی وجہ سے مقعد میں شدید جلن ہوتی ہے۔ بار بار کی اینٹھن کی وجہ سے مریض میں اکثراوقات خروج مقعد ہونے لگتا ہے اور مقعد پر دباؤ پڑتا ہے۔

اصول کے طور پر انتڑیوں پر دن کی نسبت رات کو زیادہ دباؤ پڑتا ہے۔ اینٹھن اور پاخانہ میں خون کی مقدار کے لحاظ سے مرک سال اور مرک کار میں مریض کو دیئے جاسکتے ہیں۔ اگر اینٹھن زیادہ خون زیادہ پاخانہ کم ہو تو مرک کار زیادہ بہتر کام کرتی ہے ورنہ مرک سال فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

مزیریم

عام طور پہ یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ مزیریم جلد کی پھنسیوں کے لئے موزوں ترین دوائی ہے لیکن معدہ کے حاد ناسور کے لئے بہترین ہے۔ دوائیوں میں سے ایک ہے۔ معدہ کے زیریں حصہ والے منہ کے قریب ناسور کے لئے مفید ہے۔ معدہ کے ایسے ناسور والے لوگ وہمی ہوتے ہیں اور ان کی بہت بڑی شکایت یہ ہوتی ہے کہ وہ ہر چیز کو مردہ اور بے کار سمجھتے ہیں اور کسی بھی چیز کے متعلق اچھا اور صاف تاثر نہیں رکھتے وہ اُداس' رو دینے والے' کند ذہنی کا احساس' پریشان اور بھلکڑپن کا شکار ہوتے ہیں یعنی بھول جانے والی طبیعت رکھتے ہیں۔

عام طور پر ان پر بے چینی اور غصے کے دورے پڑتے ہیں اور وہ دوسروں کو تنگ کرنا اور پریشان کرنا چاہتے ہیں ان کی عام تکلیف ان کی بیماری کا احساس' معدہ میں جلن کا احساس اور آہستہ آہستہ بے چینی کا بڑھنا ہوتی ہے۔ یہ بے چینی کھانا کھانے سے عارضی طور پر رک جاتی ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ تمام پیٹ میں دکھن محسوس ہوتی ہے اور کھانا کھانے سے کچھ افاقہ ہو جاتا ہے۔ نتیجہ کے طور پر مزیریم کے مریض ہر وقت کچھ نہ کچھ کھاتے رہنا چاہتے ہیں

تاکہ ان کی تکلیف کم رہے۔ اگرچہ ان کی تکلیف حقیقت میں درست نہیں ہوتی لیکن پھر بھی مریض تکلیف میں افاقہ محسوس کرتا ہے۔

جہاں تک گرمی سردی کا تعلق ہے اس میں بہت متضاد حالتیں پائی جاتی ہیں۔ مجموعی طور پر مریض ٹھنڈی کے لئے حساس ہوتا ہے لیکن پھر بھی بیماری اور متلی میں جب مریض بند کمرہ میں جاتا ہے تو مرض بڑھ جاتی ہے اور کھلی ہوا میں مریض افاقہ محسوس کرتا ہے۔ یہ مریض حاد اعصابی درد میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں جو گرمی لگنے پر بڑھتی ہے۔ اسی طرح اس کی پھنسیوں کی حالت ہوتی ہے یعنی گرمی لگنے پر رات کو تکلیف میں زیادتی جو عموماً بستر کی گرمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

مزریم میں زبان پر سفید تہہ ہوتی ہے اس کی اگلے سرے پر جلن کا احساس ہوتا ہے۔ عام طور پر مریض منہ میں مرچوں کے ذائقہ جیسی جلن محسوس کرتا ہے اور زبان کے جلے ہونے کا احساس کرتا ہے اور یہ جلن حلق غزا والی نالی سے ہوتی ہوئی معدہ تک پہنچتی ہے۔

مزریم کے مریض چربیلی غذا کے لئے بہت حساس ہوتے ہیں۔ اس سے ان کی تکالیف بڑھ جاتی ہے۔ وہ سور کے نمکین گوشت اور کافی کے بہت شوقین ہوتے ہیں گوشت کو ناپسند کرتے ہیں۔ عام طور پر ان کو پیاس زیادہ لگتی ہے۔

معدہ کی ابتری کی وجہ سے وہ اسہال میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ مقعد میں تشنج ہو جاتا ہے۔ پاخانہ ترش پانی کی طرح پتلا اور غیر ہضم شدہ ہوتا ہے۔ اس کی علامت جو بہت نمایاں ہوتی ہے مریض پاخانے کے بعد شدید سردی محسوس کرتا ہے۔

اس کی معدہ کی علامات کے علاوہ اس کی ایک بہت ہی نمایاں علامت آنکھ کے آپریشن کے بعد کے اعصابی درد کے لئے بہت ہی مفید دوائی ہے۔ مریض آنکھ کے گڑھے میں ٹھنڈک کا احساس رکھتا ہے۔ جس کو مزریم سے بہت افاقہ ہو جاتا ہے۔

نیٹرم آرسینکم

نیٹرم آرسینکم کے مریضوں میں معدہ کا ناسور جو خطرناک حالت اختیار کرچکا ہو درست ہو سکتا ہے۔ عام طور پر خوش خوراک لوگ جو کبھی بہت لمبے و سخیم یا موٹے تازے رہ چکے ہوں

اور اب وہ تیزی کے ساتھ اپنا وزن کھو رہے ہوں اور انہیں ہر وقت اپنی بیماری کا احساس رہتا ہے۔

وہ حاد پریشانی اعصابی قسم کی بے چینی اور کچھ بہت ہی بڑی خرابی ہونے کی توقع ہر وقت محسوس کرتے ہیں اس نمایاں پریشانی کے ساتھ وہ کسی بھی کام میں دلچسپی اور یکسوئی نہیں رکھتے۔

نیٹرم آرسینیکم کے مریض ہمیشہ سردی محسوس کرنے والے اور سردی سے حساس ہوتے ہیں خاص طور پر غذا ٹھنڈے موسم سے حساس ہوتے ہیں۔ وہ اکثر اوقات موسمی تبدیلیوں سے مرض میں زیادتی محسوس کرتے ہیں۔ خاص طور پر نمدار موسم ہونے پر۔ سردی میں امراض کی زیادتی ہونے کے باوجود وہ ذہنی طور پر کھلی ہوا میں اپنے آپ کو تندرست اور مطمئن پاتے ہیں۔ بھیڑ بھاڑ والے کمروں میں وہ ذہنی طور پر تکے پن اور ذہنی پراگندگی کا شکار ہوتے ہیں۔

اعصابی بے چینی میں شدید سستی' کمزوری محسوس کرتے ہیں خاص طور پر معمولی سے سخت کام کرنے پر خواہ یہ ذہنی ہو یا جسمانی ہو وہ شدید تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں۔ یہ تھکاوٹ کھانا کھانے سے معمولی سی کم ہو جاتی ہے۔ مریض کو شدید بھوک بھی ہو سکتی ہے یا خوراک سے بالکل ہی نفرت ہو سکتی ہے۔ نیٹرم آرسینیکم کے تمام مریض گیس کی شکایت کرتے ہیں۔ پیٹ کی گیس اور خاص طور پر معدہ میں درد محسوس کرتے ہیں۔ معدہ کی درد میں بیٹھنے کا احساس بالائی پیٹ میں بوجھ کا احساس' اینٹھن' کترنے والے کاٹنے والے درد یا صرف عام دکھن کا لامحدود درد ہی محسوس ہو۔ معدہ میں درد کھانا کھانے کے فوراً بعد ہونا شروع ہو جاتی ہے لیکن جب ابھی زیادہ درد نہ ہو رہی ہو تو مریض اپنے آپ کو اچھا محسوس کرتا ہے۔ اسے تھکاوٹ کم محسوس ہوتی ہے۔ معدہ کی ابتری کی وجہ سے کوئی بھی ٹھنڈی خوراک یا مشروب باعث تکلیف ہوتا ہے۔ کوئی بھی چربیلی یا چکنائی والی غذا تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ پھل' دودھ اور سور کا گوشتِ خاص طور پر تکلیف بڑھاتا ہے۔ کھٹی شراب اس کی تکالیف کو شدید کر دیتی ہے۔ اگر ان کو تمباکو نوشی کی عادت ہو تو اس کے لئے نفرت پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس مریض کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

میٹھی اشیاء کو خاص طور پر پسند کرتا ہے اور بعض اوقات روٹی کو بھی پسند کرتا ہے۔ اکثر اوقات ٹھنڈی چیزوں کی خواہش رکھتا ہے لیکن کوئی ٹھنڈی خوراک یا مشروب متلی کا احساس

پیدا کرتا ہے۔ جب کہ کوئی بھی گرم خوراک یا مشروب تکلیف کو زیادہ کر دیتا ہے خاص طور پر معدہ پر دکھن کو زیادہ کر دیتے ہیں۔ مریض شدید پیاس محسوس کرتا ہے۔

اکثر اوقات ڈکاروں کے حملے ہوتے ہیں جن میں کھٹا پانی جیسا مواد منہ کو آتا ہے اور ان کو متواتر کلیجہ کی جلن ہوتی ہے۔ جب تکلیف ذرا زیادہ بڑھتی ہے قے کے حملے جن میں کھٹا مواد یا شدید کڑوا مواد صفراء یا خون خارج ہوتا ہے۔

معدہ کے ناسور کے مہلک ہونے کے ساتھ ساتھ جگر بڑھ جاتا ہے جو عام طور پر نرم ہو جاتا ہے اور مریض کو اسہال اور قبض کے دورے ادل بدل کر پڑتے ہیں یعنی کبھی اسہال اور کبھی قبض ہو جاتی ہے۔ نیٹرم آرسینکم کے مریض زیادہ تر معدہ کی آخری تہہ کے ناسور میں مبتلا ہوتے ہیں اور اکثر اوقات شدید درد دائیں طرف کمر کو جاتی ہوئی کندھے کے جوڑ کی ہڈیوں کے دوران تک جاتی ہے۔ بدہضمی کی شکایات کے ساتھ ساتھ وہ عام طور پر پیشاب کی بار بار حاجت میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن ان کو پیشاب خارج کرنے میں دقت ہوتی ہے۔

نیٹرم آرسینکم کے مریض ہاتھوں اور پاؤں کے شدید سرد ہونے کی شکایت کرتے ہیں اور کمر میں شدید سردی کی شکایت کرتے ہیں۔ اس کو درد کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔

نیٹرم کارب

یہ علامت اس کو نیٹرم فاس میں تمیز کرنے کے لئے اہم ہے کیونکہ نیٹرم فاس میں کمر میں سردی کا احساس نہیں ہوتا ہے۔

نیٹرم آرسینکم کے اکثر گٹھیاوی تکالیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تمام میں کم و بیش کچھ نہ کچھ جلدی تکالیف بھی ہوتی ہیں بعض میں خارش شدید ہوتی ہے۔ کوئی مریض بھی اس جلدی تکالیف سے پاک نہیں ہوتا۔

سوڈیم کے نمکیات کے مریض آنکھوں کی تکالیف یعنی آنکھوں پر دباؤ کی تکلیف میں بھی مبتلا ہو سکتے ہیں۔ نیٹرم آرسینکم کے مریض کی آنکھوں کی تکالیف خواہ یہ اندرونی ہو یا بیرونی ان کو گرم پٹیوں سے افاقہ ہو جاتا ہے۔

میں نے بہت معدہ کے ناسور کے خطرناک مریضوں کا علاج نیٹرم آرسینکم کی چھوٹی

پوٹینسیوں سے کیا ہے۔ یہ اس کی تکالیف کو رفع کر دیتی ہے۔ ان کی قے کو بھی رفع کر دیتی ہے۔

نیٹرم کارب کے مریض کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ نیٹرم کارب کے مریض ہمیشہ گیس، کلیجہ کی جلن، ڈکاروں کے مریض ہوتے ہیں اور انہیں احساس ہوتا ہے کہ ان کے معدہ بہت خراب ہو چکا ہے۔ اس نے عام طور پر بہت زیادہ مقدار سے تیزابیت کو دور کرنے کی ادویات کھائی ہوئی ہوتی ہیں۔

نیٹرم کارب کے مریض عام طور پر زرد بعض اوقات زرد رنگ یا زرد رنگ کے دھبوں والی جلد رکھتے ہیں۔ ان کا وزن نسبتاً کم اور کمزور صحت ہوتی ہے۔ وہ کندھوں کو جھکا کر لٹکتے ہوئے پیٹ کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔

وہ ہمیشہ تھکے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔ جنہوں نے زیادہ محبت مشقت کا کام بہت کیا ہوتا ہے۔ وہ اعصابی طور پر اور جسمانی طور پر بری طرح تھک چکے ہوتے ہیں۔ وہ کام کرنے کے نااہل یا ذہنی یکسوئی کے نااہل ہوتے ہیں۔ وہ دماغی تھکاوٹ اور دماغی ابتری کا احساس رکھتے ہیں۔ وہ اداس غمگین ہوتے ہیں۔ یہ غمگینی اور اداسی ان کو مذہبی جنون تک میں مبتلا کر دیتی ہے۔ ذہنی کام کرنے سے نفرت ہوتی ہے۔ اجنبی لوگوں سے بات کرنے یا ان سے ملنے سے نفرت کرتے ہیں اور اکثر اوقات وہ اپنے خاندان والوں سے بھی نفرت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مجلس میں بیٹھنے سے نفرت اور خاص طور پر مخصوص لوگوں سے نفرت واضح طور پر ہوتی ہے۔ وہ اس نفرت کی مختلف توجیہات کرتے ہیں کبھی وہ کہتے ہیں کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ نباہ نہیں کر سکتا اور کبھی ایسے لوگ ان کو بہت زیادہ تھکا دیتے ہیں اور پھر ان سے علیحدہ ہو جاتے ہیں حقیقتاً وہ لوگوں کے ایسے ماحول ہی سے متنفر ہوتے ہیں۔

نیٹرم کارب کے لوگ ہمیشہ اعصابی مریض ہوتے ہیں اور ان کا جسم لرز کانپے جس میں اچانک آواز کے سننے پر زیادتی ہو جاتی ہے۔ اگر وہ اچانک آواز پر ڈر جائیں تو ان کو لرزنے یا ہلنے کے دورے پڑنے لگ جاتے ہیں۔ ایسا کسی بھی وقت جذباتی برانگیختگی پر ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ آواز ہی کے لئے حساس نہیں ہوتے ان میں سے اکثر روشنی یا حس ذائقہ میں ضرورت سے زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ ان کی سونگھنے کی حس بھی درہم برہم ہو چکی ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ حس شدید حساس ہوتی ہے اور بعض اوقات بالکل ہی غائب ہو جاتی ہے۔

وہ ہمیشہ سردی محسوس کرنے والے ہوتے ہیں۔ سردی سے بہت حساس ہوتے ہیں۔ خاص طور پر خشک سرد ہوا سے لیکن شدید گرمی یا سورج کی دھوپ لگنے سے ان کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں ان کو تقریباً ہمیشہ سورج کی گرمی سے سر درد ہو جاتا ہے۔ وہ فضائی بجلی کے طوفانوں یعنی گرج اور کڑک سے متاثر ہوتے ہیں۔ جہاں تک ان کی ہاضمہ کی خرابیوں کا تعلق ہے وہ تیزابیت کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کی گیس کی تکلیف نشاستہ دار اغذیہ سبزیوں اور چربیلی غذا سے بڑھ جاتی ہے۔

ان کی ایک بہت ہی نمایاں علامت کہ وہ دودھ کو بالکل برداشت نہیں کر سکتے اس سے ان ان کی گیس کی تکلیف بڑھ جاتی ہے اور اسہال کا حملہ ہو سکتا ہے۔ معدہ کی خرابی کی وجہ سے کھانا کھانے کے فوراً ان کو خاص طور پر پیاس محسوس ہوتی ہے۔

کھانے کھانے کے بعد گیس کے رجحان کے باوجود عام طور پر کھانا کھانے پر کچھ وقت کے لئے معمولی افاقہ رہتا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد پیٹ میں بیٹھنے کا احساس' درد کلیجہ کی جلن گیس' پیٹ کا تناؤ' قولنجی درد اور پھر سر درد شروع ہو جاتا ہے۔

نیٹرم کارب کے مریض اکثر اوقات کے وقت شدید بھوک محسوس کرتے ہیں اور صبح کے وقت اور پھر 10-11 بجے قبل از دوپہر معدہ کو خالی محسوس کرتے ہیں۔ اس سے ڈوبنے کا احساس پاتے ہیں یہ حقیقی بھوک نہیں ہوتی جب کہ حقیقی بھوک تو شام کے وقت یا صبح سویرے ہی لگتی ہے جس کی وجہ سے وہ نیند سے جاگ جاتے ہیں۔

نیٹرم کارب زمانہ حمل کے دوران معدہ کی خرابیوں کے لئے مفید ہے جس سے میں حاملہ کو رات کو شدید بھوک لگتی ہے۔ نیٹرم کارب کے اکثر مریض قبض میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن معدہ کی خرابیوں کی وجہ سے بعض اوقات ان کو شدید اسہال جو رنگ میں بھورے پانی جیسے پتلے اچانک شروع ہو جاتے ہیں جن کو قابو میں لانا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض جن کو بار بار اسہال آئیں ان کو جگر بڑھ جاتے ہے اور معمولی یرقان بھی ہو جاتا ہے۔

نیٹرم کارب کے تمام مریض کسی نہ کسی حد تک نزلہ زکام میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بار بار ناک سے نزلہ کا بہنا یا لیکوریا کا بار بار بہنا یا کانوں میں رطوبت کا بہنا بھی ہو سکتا ہے۔ ان سب رطوبتوں میں ایک مشترک بات ان کا گاڑھا پن اور زرد رنگ ہوتا ہے۔

نیٹرم کارب کے مریضوں گنٹھیاوی دردیں گردن کے علاقہ میں کڑکن کا احساس' کمر درد'

گھٹنوں میں کمزوری اور پاؤں کے تلوے محسوس ہوتے ہیں۔ ان کی جلد بہت خشک ہوتی ہے۔ ان کی انگلیوں پر خشکی کی وجہ سے چھرے آجاتے ہیں۔ خاص طور پر انگلیوں کے درمیان پر اور اسی طرح کے پاؤں کی انگلیوں پر چیرے آتے ہیں۔

بہت سے مریض عمومی لاغری کے باوجود شام کے وقت تھک جانے پر اپنے گھٹنوں پر سوزش پاتے ہیں۔

ان سب مریضوں میں درد کے حملے عام ہوتے ہیں۔ ان کو بالوں کے قریب پھنسیاں نکلتی ہیں۔ ان کے ہونٹوں پر پھنسیاں نکل سکتی ہیں۔ بوڑھی عورتوں میں منہ پر چھالے نیٹرم کارب کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ چھوٹے بچوں میں دودھ کی خرابیوں یا دودھ کی وجہ سے اسہال ان کے ساتھ نہ کے چھالوں کی صورت میں نیٹرم کارب بہترین دوائی ثابت ہوتی ہے۔

نیٹرم کارب اکثر اوقات سیپیا کے ساتھ خلط ملط کر دی جاتی ہے بہت سے مریض کو حقیقت نیٹرم کارب کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کو سیپیا دی جاتی ہے۔

نیٹرم میور

ہومیو پیتھی کی عام کتب میں نیٹرم میور کے مریض کی ہاضمہ کی خرابی کی علامات تلاش آسان کام نہیں ہے۔ اکثر مریض معدہ کی حاد خارش یا معدہ کے ناسور میں مبتلا ہوتے ہیں۔ نیٹرم میور کے بعض مریض مزمن درد قولنج میں مبتلا ہوتے ہیں' ان کا جگر بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ پیٹ میں تکلیف اور اسہال ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات معدہ کا ناسور ایکسرے نظر آتا ہے۔ خون کی قے جو یا تو چمکدار سرخ کی ہوتی ہے یا کافی کے رنگ کی ہوتی ہے۔ نیٹرم میور کی علامات کی وجہ سے اس کو نیٹرم میور دی جاتی ہے۔ اس کا صرف ایک طریقہ ہے کہ ہومیو پیتھک نقطہ نظر سے علامات کو جانچا جائے اور تب یہ دوائی دی جائے۔

ہومیو پیتھک کی عام کتب میں یہ علامت دی گئی ہے کہ نیٹرم میور کا مریض لاغر ہوتا ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ نیٹرم میور کے مریض کا چہرہ اور گردن پتلی لیکن کمر کولہے پوڑے ٹانگیں اور پاؤں کافی موٹے ہوتے ہیں۔ ان کی جلد چکنی ہوتی ہے اور اس چکنائی میں کھانا کھاتے وقت کافی زیادتی ہو جاتی ہے۔ ان کو کھانا کھاتے وقت کافی چکنا پسینہ آتا ہے۔ نیٹرم میور

کے اکثر مریض قلت خون میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان میں خون کے سرخ جس میں کم تعداد ہوتے ہیں۔ ان کی بلغمی جھلیاں زرد ہوتی ہیں۔

نیٹرم میور کے مریض کی مخصوص علامت ان کی ذہنی غیر مستقل مزاجی ہوتی ہے۔ مریض یا بہت ہی غمگین و اداس' ڈرے ہوئے اور ناقابل رحم حالت والے یا بہت ہی پرجوش' خوش طبیعت' ہنسنے والے وہ ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہو جانے والی طبیعت رکھتے ہیں یعنی کبھی غمگین و اداس اور کبھی ہنستے ہوئے وہ شدید جذباتی ہوتے ہیں۔ جذباتی برانگیختگی کی وجہ سے ان کی تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

وہ شور کے لئے بہت حساس ہوتے ہیں۔ اگرچہ نیٹرم کارب کے مریضوں کی طرح بجلی کی کڑک آواز کے لئے حساس نہیں ہوتے پھر بھی وہ بجلی کی کڑک وغیرہ سے سر درد میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ وہ گانے سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ اگر ان کو نظرانداز کر دیا جائے تو ان کو یہ بات برداشت نہیں ہوتی وہ شدت سے توجہ کا مرکز بننا چاہتے ہیں۔ لیکن اپنے ساتھ ہمدردی کے اظہار کو بھی پسند نہیں کرتے اس سے وہ ناراض ہو جاتے ہیں اور اس سے چلانے لگتے ہیں۔

ذہنی طور پر وہ کچھ تھکے ہوتے ہیں۔ بلکہ پراگندہ دماغ اور بھلکڑ ہوتے ہیں اور دماغی محنت سے سر درد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جب بھی نیٹرم میور کا مریض سر درد کی شکایت کرے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی آنکھوں کا معائنہ کروالیا جائے۔ نیٹرم میور کے بہت سے مریض آنکھوں پر دباؤ محسوس کرتے ہیں۔ نیٹرم میور کے مریضوں میں صبح کے وقت سر درد آنکھ کے نقص کی وجہ سے ہو سکتا ہے اور اکثر اوقات عینک لگانے سے درست ہو سکتا ہے۔ اکثر اوقات نیٹرم میور کی ایک خوراک دینے سے یہ نقص دور ہو جاتا ہے اور عینک لگانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ سر درد اور آنکھوں پر کا دباہو رفع ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر عینک ہی لگوا لینا بہتر ہوتا ہے۔ ان میں تپکن دار سر درد اور مریض صبح کو سر درد کی وجہ سے نیند سے بیدار ہوتا ہے۔ سارا دن یہ کافی زیادہ رہتا ہے۔ حتیٰ کہ رات کی نیند کے بعد ہی درست ہوتا ہے۔

ایک اور قسم کی سر درد جب بیدار ہونے کے کچھ دیر بعد لاحق ہوتی ہے یا دوپہر سے ذرا پہلے شروع ہوتی ہے اور سورج کے غروب ہونے کے قریب دور ہو جاتی ہے۔ یہ سر درد کام کی زیادتی جذباتی برانگیختگی اور اکثر اوقات دوران حیض میں شروع ہوتی ہے۔ ریلوے کے سفر کے دوران سر درد' سر گرانی اور قے بھی ہو سکتی ہے۔

نیٹرم میور کی ایک نمایاں علامت کھانے کے بروقت نہ ملنے کی وجہ سے سر درد مثلاً ایک آدمی ہمیشہ ایک بجے دوپہر کھانا کھاتا ہے اس کو 2 یا 3 بجے سہ پہر تک کھانا نہ ملے تو سر درد میں مبتلا ہو جاتا ہے اور یہ سر درد رات کی نیند کے بعد ہی درست ہوتا ہے۔ یہ سر درد تھکاوٹ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

نیٹرم میور کے تمام مریض گرمی سے متاثر ہوتے ہیں۔ خاص طور پر گرم ہوا بند ماحول سے وہ گرم کمرہ میں تکلیف محسوس کرتے ہیں جبکہ کھلی ہوا میں ہشاش بشاش ہوتے ہیں۔ اگر وہ کسی طرح بہت زیادہ گرم ہو جائیں۔ مثلاً زیادہ مشقت کا کام کرنے سے ہوا بند ماحول سے جذباتی برانگیختگی کی وجہ سے ان کی تکالیف بڑھتی ہیں۔ معمول کے کاروبار یا ورزش سے ان کی تکالیف جو ان بہت زیادہ گرم نہ کر دیں مناسب رہتی ہیں۔

ساحل سمندر پر جانے سے عملی طور پر نیٹرم میور کے نام مریض سر درد، قبض یا دونوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات تقریباً ایک ہفتہ بعد خود بخود درست ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ بعض لوگ متواتر سر درد کی معمولی سی شکایت کرتے ہیں۔

جہاں تک نیٹرم میور کے مریضوں کی نمایاں علامات کا تعلق ہے۔ ان سب مریضوں میں منہ پر داد کی طرح کی پھنسیاں ہوتی ہیں اور ان کی زبان اور ہونٹوں پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں یا چھالے ہو سکتے ہیں۔ ان کی زبان پر تہہ جمی ہوتی ہے یا ان کی زبان پر نقشے سے بنے ہوتے ہیں یا زبان چمکدار سرخ اور اس کی اطراف دار تھوک کی ٹکڑیاں سی لگی ہوتی ہیں۔

جہاں تک ہوا کے مریض کی بھوک کا تعلق ہے۔ اسے صبح ہی شدید بھوک محسوس ہوتی ہے۔ ان کا معدہ خالی ہو جاتا ہے اور اس میں ڈوبنے کا احساس ہوتا ہے۔ وہ کڑوی، کھٹی اور نمکین اشیاء کو کھانا پسند کرتے ہیں۔ اکثر اوقات وہ نشاستہ دار اشیاء کی خواہش رکھتے ہیں اور دودھ اور مچھلی کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔

معدہ کی خرابیوں کے دوران میں روٹی، چربیلی اور مرغن غذا اور گوشت سے نفرت کرتے ہیں۔ کافی اور تمباکو سے بھی نفرت کرتے ہیں۔ ان کے ہاضمہ کے ضمن ایک مخصوص علامت ان کے گلے میں گولے کے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ اس سے وہ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد ڈکار لینے پر افاقہ محسوس کرتے ہیں اور گولہ غائب ہو جاتا ہے۔ ان کو خوراک نگلنے میں بھی دقت ہو سکتی ہے اور غذا کی نالی والے حصہ پر معدہ میں

تکلیف ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد وہ معدہ میں باؤ گولہ کی شکایت کرتے ہیں۔ معدہ بہت بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔

اکثر اوقات نیٹرم میور کے مریض معدہ کے ناسور کی تکلیف کی شکایت کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ ایک جلن دار درد ہوتی ہے اور مریض محسوس کرتا ہے کہ وہ معدہ کے ناسور میں مبتلا ہے۔ معدہ کی خرابیوں کے ساتھ ساتھ قے کے حملے جن میں مشکل سے قے ہو اور قے سفید مواد پر مشتمل ہو جس میں خون کے دھبے سے ہوں۔ قے سے ہمیشہ تکلیف میں افاقہ ہوتا ہو معدہ کی حاد تکالیف میں مریض محسوس کرتا ہے۔ اگر ان مریضوں کا ایکسرے لے لیا جائے تو خوراک لے جانے والی نالی کے سرے پر معدہ میں ایک گڑھا بڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

نیٹرم میور کے اکثر قبض میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات مزمن اسہال میں بھی مبتلا ہوتے ہیں ان کے ساتھ پیٹ میں غضبناک قسم کی نیچے کی طرف کھنچاؤ کا احساس ہوتا ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ معدہ کی ہر چیز نیچے کی طرف کھینچی جاری ہے اور اگر بیرونی طور پر پیٹ کو اوپر کی طرف سہارا دیا جائے تو کچھ افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ ان مزمن اسہال کے ساتھ جگر بھی کچھ بڑھ جاتا ہے اور اگر مریض ملیریا میں بھی مبتلا رہ چکا ہو تو اس کی تلی بھی بڑھی ہوتی ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد مجھے ملیریا کے بہت سے مریضوں سے ملنے کا اتفاق ہوا جو ملیریا کی اسہال میں مبتلا تھے یعنی جوں ہی ملیریا میں مبتلا ہوئے ساتھ ہی اسہال آنا شروع ہو گئے ان کا علاج میں نیٹرم میور کے ساتھ کامیابی سے کیا۔ ان سب میں جگر اور تلی کے بڑھنے کی شکایت بھی تھی جو نیٹرم میور اسے درست ہو گئی۔

نیٹرم میور کے تمام مریض جلد پر پھنسیوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ان کی چھپاکی یا پھنسیاں نکلتی ہیں۔ یہ پھنسیاں جسم کے کسی بھی حصہ پر نکل سکتی ہیں۔ یہ جلدی پھنسیاں معدہ کی خرابی کی وجہ ہی سے نکلتی ہیں۔

وہ اکثر اوقات نزلہ و زکام میں اور کاہی کے بخار میں بہت جلد مبتلا ہو جاتے ہیں۔ نیٹرم میور کے مریضوں کا بلغمی جھلیوں کا اخراج ہمیشہ انڈے کی بیضوی کی طرح کا سفید اور تار دار ہوتا ہے۔ نیٹرم کارب سے فرق محسوس کیا جا سکتا ہے۔ جس میں اخراج زرد رنگ کا ہوتا ہے۔
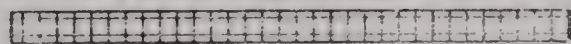
نیٹرم فاسفوریکم

میٹریامیڈیکا سے نیٹرم فاس اور نیٹرم آسینکم میں عملی طور پر ایک دوسرے معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ دونوں کی علامات بالکل ایک جیسی ہیں۔ نیٹرم فاس میں عام طور پر جلد لاغر نہیں ہوتا جبکہ نیٹرم آرسینکم میں ایسا ہوتا ہے۔ مجموعی طور پر نیٹرم فاس کے مریض نیٹرم آرسینکم کے مریض کے مقابلہ میں ذہنی کمزوری شدید ہوتی ہے اور نیٹرم آرسینکم کے مریض میں اعصابی کمزوری بے چینی اور پریشانی زیادہ ہوتی ہے۔

نیٹرم فاس کے مریض بہت زیادہ تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں اور تھکاوٹ کی وجہ سے وہ بولنے میں بھی شدید دقت محسوس کرتے ہیں۔ نیٹرم فاس کے مریض میں شرمیلا پن ہوتا ہے۔ جبکہ نیٹرم آرسینکم کا مریض ایسا نہیں ہوتا ہے۔ نیٹرم آرسینکم کے مریض میں ذہنی یکسوئی نہیں ہوتی جبکہ نیٹرم فاس کے مریض میں شدید بھلکڑپن پایا جاتا ہے۔ نیٹرم آرسینکم کا مریض محسوس کرتا ہے کہ جسمانی طور پر اس کے ساتھ کوئی خرابی ہو جانے والی ہے جبکہ نیٹرم فاس کے مریض کسی ناخوشگوار بات ہونے کا احساس رکھتا ہے۔ خاص طور پر رات کے وقت اس کو یہ احساس شدت سے ہوتا ہے۔

ایک اور نکتہ جو نیٹرم فاس میں بہت نمایاں ہوتا ہے۔ اس کا مریض ذہنی کاوش سے سر درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جو نیٹرم آرسینکم میں نہیں ہوتی ہے۔ نیٹرم آرسینکم اور نیٹرم فاس سردی سے شدید احساس ہوتی ہیں۔ لیکن نیٹرم فاس کے مریض کو کھلی ہوا میں افاقہ نہیں ہوتا جب کہ نیٹرم آرسینکم کا مریض افاقہ محسوس کرتا ہے۔ حقیقت میں نیٹرم فاس کے مریض کھلی ہوا یا ہوا کے خشک جھونکوں سے بہت محسوس ہوتا ہے۔ اس کو خشک ہوا کی جھونکوں سے یا درجہ حرارت میں تبدیلی سے فوراً نزلہ زکام ہو جاتا ہے۔

ان دونوں ادویات میں عمومی کمزوری اور مشقت پر زیادتی پائی جاتی ہے۔ دونوں کے مریض جب بھوکے ہوتے ہیں تو شدید تھکاوٹ اور ناطاقتی محسوس کرتی لیکن کھانا کھانے پر اپنی صحت کچھ اچھی محسوس کرتے ہیں۔

نیٹرم فاس میں شعور' گانے بجانے اور اپنے ماحول سے بہت زیادہ حساسیت پائی جاتی ہے

اور اس کی تکالیف بجلی کے طوفانوں یعنی بجلی کے کڑکنے اور چمکنے پر نیٹرم آرسینکم کے مریض نسبت زیادہ شدت محسوس کرتے ہیں۔

دونوں ادویات کی صورت میں معدہ میں چربی' ٹھنڈی خوراک یا ٹھنڈے مشروب' دودھ پھل کسی قسم کی بھی کھٹی اشیاء مثلاً کھٹے پھل' مشروبات وغیرہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

ان کی خواہشات میں کچھ فرق ہوتا ہے۔ نیٹرم فاس کے مریض شراب اور ذائقہ دار خوراک' انڈوں اور تلی ہوئی مچھلی کے شوقین ہوتے ہیں اگرچہ دونوں کے مریض ٹھنڈے مشروبات کی خواہش کرتے ہیں لیکن ٹھنڈی خوراک سے تکالیف بڑھتی ہیں اور ان کے بعد متلی نیٹرم آرسینکم میں بہت نیٹرم فاس کے بڑھ جاتی ہے۔ نیٹرم فاس کے مریض کی زبان کی جڑ میں گاڑھی زرد تہہ بھی ہوتی ہے۔ بعض اوقات نرم تالو یا زبان پر بال کے احساس کی شکایت کرتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں پریشانی ہوتی ہے۔

نیٹرم فاس کے معدہ کے ناسور میں تیزابی بدہضمی اور گیس ہوتی ہے۔ جبکہ نیٹرم آرسینکم کے مریض میں اسہال اور قبض ادل بدل کر رہے ہوتے ہیں۔ نیٹرم فاس کے بہت سے کیسوں میں معدہ میں بھوک کے وقت خالی پن کا احساس ہوتا ہے جس کو کھانا کھانے پر افاقہ نہیں ہوتا اور اکثر اوقات کھانا کھانے کے دو گھنٹہ بعد بالائی پیٹ میں کاٹنے والی درد محسوس ہوتی ہے۔

نیٹرم فاس میں گھٹنوں کے قریب شدید جلن دار پھنسیاں ہوتی ہیں۔ دونوں ہاتھوں اور پاؤں میں شدید ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے نیٹرم فاس کا مریض کمر میں سردی کی شکایت نہیں کرتا جبکہ نیٹرم آرسینکم کے مریض یہ شکایت کرتے ہیں اور نہ ہی کندھوں کے جوڑ کے درمیان درد محسوس کرتے ہیں۔ نیٹرم فاس کے مرد مریض کو اکثر اوقات بار بار احتلام ہوتا ہے جو شدید کمزور کرنے والا ثابت ہوتا ہے۔

نیٹرم سلف

نیٹرم سلف کا استعمال اس جگہ نہایت ضروری ہوتا ہے جب مریض کے جگر کا فعل سست ہو گیا ہو۔ مریض کا نظام انہضام سست ہو اور وہ صرف سادہ قسم ہی کی خوراک ہضم کر سکتا ہو۔ اس کو متلی کی کافی شکایت ہو خاص طور پر کسی بھی نشاستہ دار غذا کے بعد اور اس پر صفراوی قے

کے حمی ہوں اور ساتھ ہی کافی قولنجی درد بھی ہوتا ہے۔ اس کا منہ شدید چکنا یا لیسدار لعاب سے بھرا ہوا ہو۔ اس کی زبان میلی بھورے رنگ کی سبزی مائل لیسدار زبان اور منہ کا ذائقہ بہت کڑوا ہو۔ روٹی اور گوشت سے نفرت اور اکثر اوقات ٹھنڈے مشروبات کی شدید پیاس ہو۔

اس کا مریض گرمی سے بہت جلد متاثر ہوتا ہے گرم موسم میں مرض میں زیادتی ہوتی ہے۔ موسم بہار میں بھی مرض کے حملے ہو سکتے ہیں جن میں نمی سے زیادتی ہوتی ہے۔ جن کو کھلی ہوا میں یقیناً افاقہ ہوتا ہے۔ ادھر اُدھر چلتے وقت افاقہ ہوتا ہے جب کہ آرام کرنے پر زیادتی مرض ہوتی ہے۔

نیٹرم سلف کے مریض کی نمایاں علامت پژمردگی آزردگی ہے۔ وہ بھاری پن محسوس کرتے ہیں اور چھیڑا جانا' بلایا جانا یا ان سے بولنا پسند نہیں کرتے۔ وہ ہر چیز سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ رویہ زندگی سے نفرت پیدا کر دیتا ہے اور تقریباً مالیخولیائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ زندگی کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی بجائے وہ زندگی میں تنگ و دوہی سے درست بردار ہو جاتے ہیں۔ ان کے چہرے سے پریشانی ٹپک رہی ہوتی ہے۔ ان کی پریشانی بڑی نمایاں ہوتی ہے اور گانے سننے سے بڑھ جاتی ہے۔ یہ پریشانی صبح بیدار ہونے پر بہت ہوتی ہے۔ صبح کے ناشتے یا کھانے کے بعد درد ہو جاتی ہے اور اگر پاخانہ آجائے تو بالکل درست ہو جاتی ہے۔

ان کی سستی کے باوجود نیٹرم سلف کے مریض درد کے لئے بہت حساس ہوتے ہیں۔ وہ روشنی سے بہت حساس ہوتے ہیں۔ وہ اپنے کمرہ میں اندھیرا چاہتے ہیں اور سکون چاہتے ہیں۔

جگر کی خرابیوں کے ساتھ ان کو ہلکا یرقان ہوتا ہے۔ وہ شدید یرقان میں بھی مبتلا ہو سکتے ہیں۔ یرقان کے حاد حملہ میں ان کے نچلے ہونٹ پر آبلے ہو سکتے ہیں۔ سادہ نزلاوی یرقان جس میں دبانے پر جگر میں دکھن ہو یا پتہ پتھری کی وجہ سے بڑھ چکا ہو اور پتہ میں پتھری کی وجہ سے درد ہوتا ہو تکلیف خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو دائیں پسلیوں کے نیچے درد ہو اور یہ درد دائیں جانب لیٹنے سے بڑھتا ہوا یا جگر کو دبانے سے بڑھتا ہو۔ بائیں جانب لیٹنے سے کھنچاوٹ کا احساس ہو۔ کیونکہ اس طرف جگہ کھینچ جاتا ہے۔

نیٹرم سلف کے مریض پر صفراوی حملے ہوتے ہیں کھوپڑی میں شدید سر درد ہوتا ہے اور حساس ہوتا ہے کہ مریض کا سر سرہانے کی طرز کھنچا جا رہا ہے۔ نیٹرم سلف کے مریض کی ایک اور علامت ورم زائدہ کی وجہ سے شدید ناقابل برداشت درد ہوتی ہے۔ ظاہراً یہ درد بائیں

جانب کمر کی طرف زیادہ جاتی ہے بجائے میک برنی پوائنٹ کی طرف جانے کے ایسی حالت میں عموماً یرقان میں ورم زائدہ کی حالت میں ہوتی ہے۔

جگر کی سوزش کی وجہ سے درجہ حرارت بڑھ جانے کو یقیناً کم کر دیتی ہے۔ جس میں چھاتی کی تکالیف ہو جاتی ہیں۔ خاص طور پر جگر کے بائیں حصہ کی تکلیف کو معجزانہ طور پر درست کر دیتی ہے۔

ورم زائدہ کی تکلیف عام طور پر مریض کی باربار تکلیف دہ حاجت محسوس ہوتی ہے۔ جس میں صرف ہوا بھی خارج ہوتی ہے۔ ایک اور تکلیف ورم زائدہ کے کیسوں میں زور سے خارج ہونے والے اسہال اور پیٹ میں اینٹھن دار درد بھی ساتھ ہوتی ہے۔ ایسی حالت عام طور پر صبح سویرے بستر سے اٹھنے پر مریض کو لاحق ہوتی ہے۔

اتفاق سے مرض حملہ کا خواہ جگر پر ہو۔ پتے پر ہو یا ورم زائدہ کی صورت میں ہو۔ مریض جس کو جگر کی مزمن بیماریاں لاحق ہوں۔ معدہ کی خرابیاں موجود ہوں ہمیشہ اس کے ناخنوں کی جڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اس کو نیٹرم سلف کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک اور بہت ہی نمایاں تکلیف جس کا تعلق اگرچہ ہاضمہ سے نہیں ہے۔ مریض کے دائیں چوتڑ میں حاد درد ہوتا ہے۔ یہ درد ورم زائدہ کی درد کے مشابہ ہوتی ہے۔ اگر نیٹرم سلف کی دیگر علامات موجود ہوں تو نیٹرم سلف ضرور دی جانی چاہیئے۔

نائٹرک ایسڈ

معدہ کے نقطہ نگاہ سے دو حالتیں نائٹرک ایسڈ کے دائرہ اختیار اس آتی ہیں ان میں سے ایک انتڑیوں کے نچلے حصہ میں ناسور کے لئے اس کا مفید ہوتا ہے۔ سوائے نائٹرک ایسڈ کے مثالی مریض کی معدہ کی سوزش میں اس کی علامات شاذ و نادر ہی ہی نظر آتی ہیں۔ لیکن اس کی علامات بوڑھے لوگ جن کی صحت بالکل گر چکی ہو یا تباہ ہو چکی ہو جو کافی سالوں سے معدہ کی خرابیوں میں مبتلا ہوں اور ان کو اسہال کے محدود دورے پڑتے ہوں مریض کو پیٹ میں تکلیف رہتی ہو اور اکثر اوقات دائیں کولہے کے گڑھے میں درد ہوتی ہو۔ جب یہ بات واضح نہ ہو رہی ہو کہ مریض کو آیا ورم زائدہ کی درد ہو رہی ہے یا پرانی پیچش کی وجہ اندھی آنت کی سوزش کی

وجہ سے درد ہو رہی ہے۔

دوسری قسم کے مریض جن میں تپ دق کی بیماری موجود ہوتی ہے ان کو بے قاعدہ بخار کے حملے اور پسینہ جن میں درجہ کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہوتا ہے اس کے ساتھ ہاضمہ کی خرابیاں اور اسہال کے باربار حملے ہوتے ہیں۔ اصولی طور پر مریض لاغر ہو جاتا ہے۔ جلد تھکاوٹ محسوس کرتا ہے اور ہمیشہ بہت ہی اعصابی جلد جذبات میں آجانے والا 'چڑچڑی طبیعت' تنگ مزاج یا زود رنج ہو جاتا ہے۔ چڑچڑے پن کی وجہ سے غصہ کے شدید دورے پڑنا شروع ہو جاتے ہیں یا یہ عمومی تنگ مزاجی پژمردگی' ناامیدی اور پریشانی میں تبدیل ہو سکتی ہے۔

نائٹرک ایسڈ کے مریض عام طور پر گہرے رنگ کے اور غالباً سیاہ کالے رنگ کے عموماً ان بال بھورے اور آنکھیں بھی بھوری ہوتی ہیں۔ وہ بہت جلد چونک جانے والے وہ اچانک آوازیں آنے پر کود جاتے ہیں یا ان کو اچانک کوئی ملے تو چونک جاتے ہیں اور خاص طور پر اگر کوئی آدمی اچانک ان کو چھوئے تو ڈر جاتے ہیں۔

نائٹرک ایسڈ کے مریض کی ایک اور نمایاں علامت ان کی ناک سرخ ہوتی ہے۔ دبلے پتلے دکھائی دینے گہرے اور زرد رنگ لوگ جن کی ناک بہت ہی سرخ ہوتی ہے۔ اکثر اوقات یہ ناک کے بند ہو جانے کی شکایت کرتے ہیں اور اکثر اوقات لگاتار ناک کے پچھلے حصہ سے مواد خارج ہوتا رہتا ہے۔

یہ لوگ عام طور پر سردرد میں مبتلا رہتے ہیں۔ سر میں دباؤ محسوس کرتے ہیں جیسے کہ سر کو لوہے کے شکنجہ میں کیا جا رہا ہو یا سر کے گرد سخت پٹی کسی جا رہی ہو۔ یہ مریض سردی سے بے حساس ہوتے ہیں۔ وہ بہت زیادہ سردی محسوس کرتے ہیں اور سردی سے ان کی تکالیف میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

نائٹرک ایسڈ کے مریض عام طور پر منہ کے بھی مریض ہوتے ہیں۔ ان کی زبان پر اور رخساروں کے اندر بہت ہی حساس آبلے ہوتے ہیں۔ مسوڑھے سوجے ہوئے ہوتے ہیں اور ان میں سے کافی خون بہتا ہے منہ میں سے گندی بو آتی ہے۔ ان کے منہ میں کافی لعاب ہوتا ہے ان کے ہونٹوں کے کونوں میں چیرے ہوتے ہیں۔

جہاں تک اس کے معدہ کا تعلق ہے یہ دودھ سے بہت جلد خراب ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے کھٹے ڈکار آنا شروع ہو جاتے ہیں اور شدید کڑواہٹ محسوس ہوتی ہے۔ مریض اکثر

اوقات کھانا کھانے کے بعد منہ میں کڑواہٹ محسوس کرتا ہے اور اکثر کئی گھنٹوں تک اپنی کھائی ہوئی خوراک ہی کے ڈکار محسوس کرتا ہے۔

معدہ کی خرابیوں کے باوجود نائٹرک ایسڈ کے مریضوں کی بھوک اکثر شدید ہوتی ہے۔ لیکن کھانا کھانے کے بعد بے آرام ہو جاتے ہیں۔ وہ ذائقہ دار، نمکین، مصالحہ دار مچھلی کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔ اکثر اوقات وہ چربی کے لئے عجیب خواہش رکھتے ہیں۔ اگرچہ چربی والی غذا کھانے سے ان کو متلی کی شکایت ہو جاتی ہے۔

ان تمام حالات کے باوجود یہ مریض گوشت اور روٹی سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ روٹی کھناس میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس سے معدہ میں گرانی پیدا ہو جاتی ہے اور قے آتی ہے۔ یہ مریض اکثر اوقات کھانا کھاتے وقت کچھ سکون محسوس کرتے ہیں اور بعد میں معدہ میں جلن محسوس کرتے ہیں جو آخر کار پیٹ کے درد میں قابل ہو جاتی ہے۔ اس تکلیف کے دوران نائٹرک ایسڈ کے مریض جسمانی طور پر گرم ہو جاتے ہیں اور ان کو پسینہ آتا ہے۔

معدہ کی تکالیف کے معاملہ میں دو نمایاں علامات ہوتی ہیں کہ ایک تو کھانا نگلتے وقت خوراک کی نالی کے آخری حصہ جہاں معدہ شروع ہوتا ہے رکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ نگلتے وقت وہاں سوئیاں چبھنے جیسی درد اور اکثر اوقات ایکسرے میں وہاں گڑھا سا دکھائی دیتا ہے، یہاں ناسور ہو سکتا ہے۔

دوسری صورت معدہ کے آخر والے حصہ میں جہاں انتڑیاں شروع ہوتی ہیں بالائی پیٹ میں دھڑکن اس حصہ میں دکھنے والی جگہ ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد کھٹے ڈکاروں کے علاوہ مریض کو متلی ہوتی ہے اور قے آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اکثر اوقات وہ سیاہ یا خونی مواد کی شدید بدبودار قے کر دیتے ہیں۔

پیٹ میں سوئیوں کی طرح چبھنے والا درد قولنج، پیٹ میں متواتر خرابی، گڑگڑاہٹ اور مریض محسوس کرتا ہے کہ جیسے پیٹ اندر ابل رہا ہے۔ یہ درد کے دورے کھانے کھانے کے کچھ وقفہ کے بعد یا ٹھنڈ میں جانے سے پڑ سکتے ہیں۔

پیٹ کی مزمن خرابیوں کی وجہ سے مریض کا جگر بڑھ سکتا ہے اور یرقان ہو سکتا ہے اور زیادہ امکان اسہال کے حملوں کا ہوتا ہے۔ جسمانی حالت کے مطابق پاخانے کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ لیکن پاخانہ ہمیشہ سخت نہایت بدبودار ہوتا ہے۔ اس میں لیس دار یا چپچپا مادہ یا خون بھی ہو

سکتا ہے۔ اسہال کے ساتھ شدید درد ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔ مریض کو پاخانہ پہلے قولنجی درد کے دورے پڑتے ہیں پاخانہ کے دوران اور بعد میں شدید اینٹھن ہوتی ہے۔ حقیقت میں یہ کیفیت پاخانہ خارج کرنے کے بعد زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے بجائے پاخانہ کے خارج کرنے کے دوران کے مریض اعضائے مستقیم میں شدید درد محسوس کرنے جیسے کہ اس حصہ میں چاقو بھونکے جا چبھوئے جا رہے ہوں اور مریض تکلیف کی وجہ سے شدید بے چین ہوتا ہے۔

نائٹرک ایسڈ کے مریض کا پاخانہ شدید بدبودار ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی جلد ادھیڑ دینے والا ہوتا ہے یہ شدید چوتڑوں تک پھیلنے والی درد تمام حصے میں پھیل جاتی ہے۔ جگر کے بڑھ جانے اور انتڑیوں میں جلن کی وجہ سے مریض بواسیر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت نائٹرک ایسڈ کے ان مریضوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ جنہیں کبھی بواسیر رہ چکی ہو۔ جس میں یہ خون بہتا ہو۔ اگرچہ وہ زیادہ تکلیف دہ نہ ثابت ہوتی رہی ہو تب اچانک خون رک جاتا ہے۔ بواسیر کے مسے پھول جاتے ہیں۔ پاخانے کے بعد خاص طور پر درد شدید درد ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

بواسیر کے علاوہ اسہال مریض کے مقعد پر چیرے آجاتے ہیں۔ ان میں شدید دکھن ہوتی ہے چھونے پر بہت زیادہ دکھتے ہیں اور اکثر آگ کی طرح ان میں جلن ہوتی ہے۔ مریض کہتے ہیں کہ پاخانہ کے بعد چیرے زیادہ کھل جاتے ہیں اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جگہ چاقوؤں سے کاٹی جا رہی ہے۔

نائٹرک ایسڈ کے مریض میں یہ ایک نہایت پراسرار بات ہے کہ اس کی کچھ علامات ریل کے سفر میں پیدا ہوتی ہیں یا بڑھ جاتی ہیں۔ سر درد' بیمار پڑ جانا لیکن کچھ تکالیف مثلاً سر درد بعض اوقات افاقہ پذیر بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن عام سفر کے دوران میں تکالیف بڑھتی ہی ہیں۔ اگرچہ بعض اوقات اس کے الٹ بھی ہو سکتا ہے۔

نکس ماسکاٹا

اس دوائی کی علامات تین طرح کے مریضوں میں پائی جاتی ہیں۔ اول: بوڑھے لوگ جن میں بہت ضدی قسم کی قبض پائی جاتی ہے۔ جن کی انتڑیاں کسی طرح بھی کام کرنے کو تیار نہ

ہوں۔ دوم: ہسٹریائی عورتیں جن میں ماہواری کا خون بہت زیادہ مقدار میں آ رہا ہو جو اچانک بند ہو جائے۔ سوم: حمل کے دوران جذبات درہم برہم ہو جائیں۔ ان سب میں نمایاں حالت پیٹ کا بری طرح تن جانا جیسے کہ یہ پھٹ جائے گا۔

نکس ماسکاٹا کے مریض میں دیگر علامات کے علاوہ ذہنی حواس باختگی کی عجیب کیفیت پائی جاتی ہے۔ مریض عجیب و غریب قسم کے احساس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کو چیزیں اچھی طرح یاد نہیں رہتیں۔ کمزوری کا شدید احساس ہوتا ہے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ معمولی کام بھی بڑی مشقت طلب ہے۔ جس سے تمام جسم میں درد شروع ہو جاتی ہے۔ جس طرح کہ جسمانی طور پر شدید مشقت کرنے پر ہوتی ہے۔

وہ متواتر بے ہوشی کی سی جسمانی بیماری اور خواہ مخواہ نیند آنے کی شکایت کرتے ہیں۔ یہ حالت تینوں قسم کے مریضوں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن ہسٹریائی مریض جن میں ماہواری کا خون دب گیا ہو یا حاملہ عورتوں میں ہلکی ذہنی تکالیف ہو جاتی ہیں جن میں ان کو ہر چیز بہت ہی مضحکہ خیز معلوم دیتی ہے۔ وہ اچانک اونچی آوازیں ہنسنا شروع کر دیتی ہیں اور دوسرے ہی لمحہ اونچی آواز میں رونا شروع کر دیتی ہیں۔ یہ مریض اپنے حافظہ کی بہت شکایت کرتے ہیں کہ وہ کوئی چیز یاد نہیں کر سکتے۔

نکس ماسکاٹا کے مریض منہ میں زبردست تکلیف دہ خشکی کی شکایت کرتے ہیں۔ ان کی زبان خشکی کی وجہ سے منہ کی چھت سے چمٹ جاتی ہے۔ ان کو پیاس نہیں ہوتی وہ پیاسے بالکل نہیں ہوتے وہ کوئی رس دار مشروب اپنے منہ میں رکھنا پسند کرتے ہیں تاکہ اس خشکی سے نجات حاصل کر سکیں۔ یہ کیفیت صبح سویرے اٹھنے پر شدید تکلیف دہ ہوتی ہے۔ حقیقت میں نکس ماسکاٹا کے مریض کو شدید بھوک لگتی ہے اور عام طور پر وہ تیز تیز روٹی کھاتے ہیں۔ وہ شکایت کرتے ہیں کہ کھانا کھانے کے بعد خوراک معدہ میں سخت گولوں کی صورت میں پڑی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے پیٹ میں شدید دکھن ہوتی ہے۔

پیٹ میں شدید تناؤ کے حملوں کے ساتھ کافی مقدار میں متلی ہوتی ہے۔ حاملہ مریض صبح کے وقت شدید متلی محسوس کرتے ہیں۔ پیٹ کی عمومی ابتری کے ساتھ ان کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ اسہال میں مبتلا ہو جائیں گے۔ جب کہ وہ بعض اوقات اچانک شدید اسہال میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جس کے بعد پیٹ بری طرح تن جاتا ہے۔

بوڑھے لوگوں میں اسہال کے حملہ کے بعد سخت قسم کی قبض لاحق ہو جاتی ہے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر ان کو کوئی دوائی نہ دی گئی تو ان کا پیٹ یقیناً پھٹ جائے گا۔ نکس ماسکاٹا کے مریض بہت ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔ اکثر اوقات وہ جلد کی شدید ٹھنڈک اور خشکی کی شکایت کرتے ہیں۔ ان کو کبھی بھی پسینہ نہیں آتا۔ ان کی صرف جلد ہی خشک نہیں ہوتی بلکہ تمام بلغمی جھلیاں خشک ہوتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ٹھنڈی ہوا سے شدید طور پر حساس ہوتے ہیں۔ خاص طور پر ٹھنڈی ہوا سے اور اگر وہ ٹھنڈی ہوا سے گرم کمرہ میں آجائیں تو ان کو فوراً نیند آجاتی ہے۔

اگر وہ ٹھنڈی ہوا کے مخالف چل رہے ہوں تو ان کو سانس ہی نہیں آتا اور ان کی آواز بھی نہیں نکلتی اس کی جذباتی خرابیوں کے بعد ان کی آواز ہی جاتی رہتی ہے۔

ایک اور نہایت ہی نمایاں علامت ان کی دماغی سراسیمگی کے ساتھ وہ محسوس کرتے ہیں کہ ہر چیز ان کو اصل قد سے بڑی معلوم ہوتی ہے۔ یہ ان کی نظر کی خرابی ہوتی ہے اور چیزیں ان کو بڑی نظر آتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان کو اپنے ہاتھ بھی دگنے بڑے نظر آتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ جس کو بھی چیزیں بڑی نظر آئیں اس کو پلاٹینم ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جن کو نکس ماسکاٹا کی ضرورت ہوتی ہے۔

نکس وامیکا

لاپرواہی سے کھائی ہوئی خوراک کی وجہ سے معدہ کی خرابی کے لئے نکس وامیکا بہترین دوائی ہے۔ اگر مریض نے بہت زیادہ مقدار میں مرغن غذا کھالی ہو تو نکس وامیکا کی ایک خوراک بستر میں جانے سے پہلے رات کو کھالی جائے تو دوسری صبح بالکل تندرستی محسوس کرے گا۔ اسی طرح جب زیادہ مرغن غذا کھانے کے بعد بسے ہوئے ڈکار آئیں۔ رات کے آخری پہر نیند نہ آئے اور پھر صبح جاگنے کے وقت نیند آئے۔ اٹھنے کے وقت اس کے لئے اٹھنا بالکل مشکل ہو۔ منہ کا ذائقہ گندہ ہو' طبیعت میں گرانی ہو' رنگ اڑا اڑا ہوا ہو تو ایسے مریض کو نکس وامیکا 20 یا 30 منٹ کے اندر اندر درست کر دیتی ہے۔

جو مریض اپنی طاقت سے زیادہ اپنے جسم کو استعمال کرے خواہ ضرورت سے زیادہ خوراک کھائے۔ ضرورت سے زیادہ کام کرے۔ ضرورت سے زیادہ پریشان ہو یا ضرورت سے زیادہ دباؤ میں ہو ایسی ہی حالت میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اس کی راتوں کی نیند حرام ہو جاتی ہے اور صبح کے وقت اس کو زیادہ نیند آتی ہے اور صبح سویرے بوجھل طبیعت کے ساتھ بیدار ہوتا ہے۔ اس کو نکس وامیکا درست کر سکتی ہے۔

نکس وامیکا کی ایک نمایاں علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کے مریض یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر ان کو قے آجائے تو وہ درست ہو جائیں گے۔ ان کے پیٹ میں وزن یا بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ حقیقت میں قے کے فوراً بعد وہ ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کو قے بڑی مشکل سے آتی ہے۔ وہ ابکائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دباؤ ڈالتے ہیں لیکن معمولی سی مقدار میں کڑوا یا کھٹا خراش پیدا کر دینے والا مواد خارج کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ معدہ کی تکالیف میں معدہ کی دوریہ حرکت میں خرابی آجاتی ہے۔ یہ خرابی معدہ اور تمام انتڑیوں کی حرکت دودیہ میں ہوتی ہے۔ (معدہ اور انتڑیوں کی خوراک اور فضلہ کو نیچے کی طرف حرکت دودیہ ہی سے نیچے کی طرف دھکیلا جاتا ہے۔

مریضوں کو شدید قبض ہوتی ہے اور ہر کوشش سے قبض بڑھتی ہی جاتی ہے۔ ان کو

انتڑیوں سے کام لینے کے لئے شدید زور لگانا پڑتا ہے۔ جب وہ تھوڑا بہت کام کرتی ہیں تو یہ نامکمل ہوتا ہے۔ یہ محسوس ہوتا ہے کہ ابھی کچھ پاخانہ پیچھے باقی رہ گیا ہے اور مریض اس کو خارج کرنے کے لئے باربار زور لگائے جاتا ہے۔ جتنا زیادہ زور مریض لگاتا ہے اتنی ہی تکلیف بڑھتی ہے۔ اگر مریض تھوڑی دیر انتظار کرے تو پیشاب آسانی سے خارج ہو جاتا ہے لیکن اگر پیشاب خارج کرنے کی زیادہ کوشش کرے تو پیشاب مثانہ کا سوراخ بند ہو گیا معلوم ہوتا ہے اور پیشاب بالکل خارج نہیں ہوتا۔

خوراک کے زیادہ استعمال کی وجہ سے جگر میں تناؤ آسکتا ہے۔ جگر بڑھ سکتا ہے اور پیٹ کے اوپر کا حصہ متواتر تنا رہتا ہے۔ یرقان اور پتہ میں پتھریاں اور جگر میں درد بھی ہو سکتا ہے۔ نکس وامیکا کے مریض عام طور پر عمر اور قد کے لحاظ سے کم وزن رکھتے ہیں۔ وہ شدید اعصابی اور بے چین ہوتے ہیں۔ وہ چڑچڑے اور جلد غصہ میں آجانے والے ان مشکل سے منایا جا سکتا ہے۔ ان کو اپنے کاروبار یا گھر پر بڑی مشکل ہی سے مطمئن کیا جا سکتا ہے۔ وہ اپنے حالات سے مطمئن ہی نہیں ہوتے۔ بعض مریض کینہ ور اور حاسد ہوتے ہیں۔ نکس وامیکا کا مریض اپنی بات کی تردید بالکل برداشت نہیں کرتا۔

بعض اوقات نکس وامیکا کے مریض خاموش طبع اور اداس ہوتے ہیں وہ بولنا پسند نہیں کرتے۔ وہ بے مروت یا مغرور سے ہوتے ہیں ۔ وہ کوئی کام کرنا یا کسی سے بولنا بھی پسند نہیں کرتے۔ ایسے مریض عام طور پر شاذو نادر ہی ملتے ہیں۔ کچھ دیر نکس وامیکا دینے کے بعد ان کو سیپیا دینے سے فائدہ ہو سکتا ہے۔

نکس وامیکا کے عام مریض بیرونی اثرات مثلاً شور' بو' روشنی' گان اور خاص طور پر درد سے شدید متاثر ہوتے ہیں۔

جہاں تک خوراک کا تعلق ہے نکس وامیکا کے مریض کو کسی بھی مرغن غذا سے بد ہضمی ہو سکتی ہے۔ کافی' چائے' محرک اشیاء' تمباکو اور دیگر خرابی پیدا کرنے والی اشیاء سے ایک وقت میں حد سے زیادہ کھانا کھانے سے معدہ کی خرابی ہو سکتی ہے۔

نکس وامیکا کے مریض کی خوراک کی خواہشات کا جہاں تک تعلق ہے وہ ہمیشہ تیز ذائقہ

دار محرک اغذیہ کو پسند کرتے ہیں۔ اگرچہ ان سے ان کو معدے خراب ہی ہو جاتے ہیں۔ اصولی طور پر مریض پیٹ میں تناؤ محسوس کرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ تناؤ فوراً ہو جاتا ہے اور بعض اوقات 2 یا 3 گھنٹے بعد محسوس ہوتا ہے اور کپڑے ڈھیلے کرنا پڑتے ہیں اور اکثر اوقات پیٹ میں قولنجی درد ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پاخانہ کی حاجت ہو جاتی ہے۔

عام طور پر ایک اور علامت نکس وامیکا اپنی پسند کا اچھا کھانا کھانے کے بعد بہت گرم ہو جاتا ہے اس کو پسینہ کم آتا ہے۔ اس کو بھاری پن اور نیند محسوس ہوتی ہے۔ نکس وامیکا کے مریض کو اچھی نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن دباؤ اور پریشانی کی وجہ سے ان کو نیند نہیں آتی اور نکس وامیکا کی مثالی بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بے خوابی میں اپنی روزمرہ کی پریشانیوں ہی میں اپنی رات گزار دیتے ہیں۔

نکس وامیکا کے تمام مریض ٹھنڈے ہوتے ہیں وہ تھوڑے بہت متاثر ہوتے ہیں ٹھنڈی ہوا کی جھونکے ان کو بہت متاثر کرتے ہیں۔ ٹھنڈے موسم میں ان کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ سردی میں ان کی طبیعت بہت زیادہ چڑچڑی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس ٹھنڈی طبیعت کے باوجود گرم اور بند ماحول بہت سے نکس وامیکا کے مریض بے ہوش ہو جاتے ہیں۔

ایک عجیب و غریب علامت جو نکس وامیکا کے مریض میں اگرچہ نہیں ہونی چاہئے۔ یعنی اس کی پسندیدہ خوراک کے ساتھ شراب وافر مقدار میں گرم کمرہ میں پینے سے فوراً پیٹ کا تناؤ شروع ہو جاتا ہے۔ گیس کا شدید دباؤ محسوس ہوتا ہے ان کو اپنے کپڑے تنگ محسوس ہوتے ہیں۔ پیٹ درد شروع ہو جاتا ہے ان کو محسوس ہوتا ہے کہ شدید اسہال شروع ہونے والے ہیں۔ اس کے بعد شدید بے ہوشی سی محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بات یاد رکھئے کہ ایسا مریض کابوویج نہیں چاہتا کیونکہ نکس وامیکا ایسے مریض کو لمحوں میں سکون بخشتا ہے۔

بعض اوقات حمل کے دوران میں صبح کی متلی جس کے ساتھ رات کی بے خوابی بھی ہو۔ قبض بھی ہو اور انتڑیاں پاخانے سے فارغ نہ ہو سکتی ہیں' تو مریضہ کو نکس وامیکا کی ضرورت ہوتی ہے۔

عام طور پر نکس وامیکا کو قبض ہی میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن شدید اسہال بھی اس کے

دائرہ اثر میں آتے ہیں۔ یہ شدید تکلیف وہ قولنجی درد جو پاخانہ کے وقت ہوتا ہے۔ پاخانہ خارج کرنے کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ لیکن پاخانہ بڑی مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ پاخانہ میں پانی یا سخت ڈھیلے جن پر لیس دار بلغم لگی ہوتی ہے' خارج ہوتے ہیں۔

اوپیم

اوپیم میں بہت سی دلچسپ علامات ملتی ہیں جن کا مقابلہ نکس وامیکا سے کیا جا سکتا ہے۔ اس کی بہت سی علامات نکس وامیکا سے ملتی جلتی ہیں۔ مثال کے طور پر صبح کے وقت سر درد' متلی' بھوک کا نہ ہونا اور بستر پر سے اٹھنے کو جی نہ چاہنا لیکن عام طور پر یہ علامات اوپیم کے مریض میں پائی جاتی ہیں۔ جنہوں نے عیاشی کی وجہ سے اپنی صحت کو بالکل ہی خراب کر لیا ہوتا ہے۔ یہ حالت نکس وامیکا سے زیادہ درہم برہم ہوتی ہے۔

اوپیم کے مریض میں معدہ کی تکالیف کم ہی ملتی ہیں۔ اس میں دراصل نمایاں تکالیف ہاضمہ کی نالیوں اور انتڑیوں میں رکاوٹوں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ صاف رکاوٹ اور رکاوٹ کی وجہ سے قے وقوع ہوتی ہے۔ پیٹ میں چھوٹی آنت کے فالج کی وجہ سے یہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ یہ انتڑیوں کا ایک گچھا ہوتا ہے۔ جس میں فالج واقع ہوتا ہے۔ ان میں انتڑیوں کی حرکت دوریہ الٹ ہو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف پاخانہ اور صفراء دھکیلنے کی بجائے یہ انتڑیاں اوپر کی طرف پاخانہ وغیرہ دھکیلنا شروع کر دیتی ہیں۔ مریض دھبے دار صفراء' بدبودار قے کرتا ہے اور پیٹ میں تناؤ محسوس کرتا ہے۔ یہی وہ حالت ہوتی ہے جس میں اوپیم کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔

چھوٹی آنت کے فالج کے سلسلہ میں مریض کو پہلے کبھی آپریشن سے پہلے یا بعد اوپیم یا اس کی کوئی صورت پہلے دی جا چکی ہوتی ہے۔ مثلاً مارفیا وغیرہ کے انجکشن وغیرہ۔

چھوٹے بچوں میں انتڑیوں میں رکاوٹ اکثر اوقات اوپیم کی متقاضی ہوتی ہے۔ انتڑیوں میں تشنج' رکاوٹ' ان کا سکڑنا' ان میں قولنجی درد ہونا' پاخانہ کی شدید خواہش لیکن سوائے معمولی

سی خونی آؤں کے کچھ خارج نہ ہونا اور بعد میں پہلے صفراوی قے اور پھر شدید بدبودار پاخانہ کی قے ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں اوپیم بہترین کام کرتی ہے اور آپریشن کی ضرورت ہی نہیں پڑتی ہے۔

انتڑیوں کی رکاوٹ' انتڑیوں کا آپس میں الجھ جانا' ان میں قولنجی درد کا ہونا اور ایسے معلوم دے کہ تنگ راستے میں سے کوئی بڑی چیز گزاری جارہی ہے اور وہ راستہ مکمل طور پر بند ہو گیا ہو اس لئے دودیہ حرکت پیچھے کی طرف شروع ہو جاتی ہے۔ پاخانہ کی قے آنا شروع ہو جاتی ہے۔ ان تمام مریضوں میں وہی پیٹ درد' تناؤ اور احساس کہ پیٹ تقریباً پھٹنے والا ہے۔ اگر ہوا خارج ہو جائے تو مریض کو سکون مل جائے گا لیکن اس طرف سے ہوا کا اخراج بالکل نہیں ہوتا معمولی سی خونی آؤں ہی خارج ہوتی ہے۔

مریض کو لگاتار متلی ہوتی ہے۔ بھوک بالکل نہیں ہوتی لیکن شاذو نادر خالی پن' معدہ میں ڈوبنے کا احساس جس کو مریض بھوک سمجھتا ہے لیکن کھانا کھانے سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا ہے۔ مریض کو شدید پیاس کی شکایت ہوتی ہے اور منہ میں شدید خشکی جس کو کسی بھی طرح افاقہ نہیں ہوتا۔ ان انتڑیوں کے فالج میں مریض کافی مقدار میں صفراوی قے کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے منہ شدید خشکی ہوتی ہے۔ اس حالت میں اکثر اوقات خشک زبان پر فر کی تہہ جمی ہوتی ہے۔ یہ سفید تہہ بھی ہو سکتی ہے یا بھوری مائل سیاہ فر لیکن زبان پر شدید خشکی ہوتی ہے۔

ایک اور نمایاں علامت نیند کے بعد اوپیم کا مریض تکالیف میں زیادتی محسوس کرتا ہے۔ مریض ٹھیک ٹھاک سویا لیکن 20 یا 30 منٹ بعد اینٹھن شروع ہو گئی بازدؤں میں' ٹانگوں میں اینٹھن اور آخرکار مریض سر میں شدید درد کے ساتھ بیدار ہو جاتا ہے۔ حرکت کرنے پر شدید ناساز طبیعت معلوم ہوتی ہے اور کافی مقدار میں صفراوی قے کر دیتا ہے۔ قے کے ان حملوں میں پیٹ چھونے اور دبانے کے لئے انتہائی حساس ہو جاتا ہے۔

اوپیم کے مریض اکثر رات کے وقت بہت پریشان ہوتے ہیں۔ ان کو رات کے وقت خوفناک' ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ دن میں یہ مریض شدید ڈرے ہوئے سے اور غیر صحت

مند دکھائی دیتے ہیں۔ درد کے حاد حملہ کی وجہ سے مریض میں چہرہ کی طرف اجتماع خون بڑھ جاتا ہے۔ در حقیقت ان کو نیلا یرقان ہوتا ہے۔ ان کو پسینہ آتا ہے۔ جلد بہت گرم اور نمدار ہو جاتی ہے۔

درد کے شدید حملوں میں مریض کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔ حملہ کے بعد شدید تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے اور مریض مشکل سے آنکھیں کھول سکتا ہے۔ رات کے وقت ڈراؤنے خوابوں میں ڈر کر جاگنے مریضوں کی آنکھیں بہت زیادہ کھلی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ گھور گھور کر دیکھتے ہیں لیکن ان کی پتلیاں سکڑتی نہیں جو اوپیم کی مخصوص علامت ہے۔

ان کی پیاس کی پیچیدگی کی وجہ سے مریض کوئی چیز نگلتے وقت حلق میں تشنج محسوس کرتے ہیں وہ مشروبات کو حلق کے نیچے اتارنے میں بھی دقت محسوس کرتے ہیں۔ مجھے ایک مریض یاد ہے جس کی زبان طوطے کی زبان کی طرح بہت ہی خشک تھی۔ لیکن جوں ہی اس نے پانی کی چند گھونٹ پیئے اس کو فوراً کافی مقدار میں شدید درد سے اپنی انتڑیوں کو چاقو سے ٹکڑوں میں کٹتا ہوا محسوس کرتا ہے۔

اوپیم کے مریض کی تصویر کشی یوں کی جا سکتی ہے کہ وہ گرم خون' چہرہ کی طرف خون کا دباؤ زیادہ' نیلا یرقان اور کچھ مرگی جیسے آثار ہوتے ہیں لیکن پیٹ کی تکالیف کے ساتھ گرمی کا احساس چہرہ کی طرف خون کا دباؤ زیادہ اکثر اوقات ٹھنڈا اور پسینہ خاص طور پر ٹانگوں اور بازوؤں پر یہ کیفیت ہوتی ہے۔

اورنتھو گیلم

اگرچہ یہ دوائی ابھی تک مکمل طور پر تجربہ کی کسوٹی پر نہیں پرکھی جا سکتی' لیکن یہ بہت ہی کار آمد دوائی ہے۔ یہاں صرف معدہ کی نچلے حصہ یعنی پائیلورک سرا کے ناسور کے متعلق پیٹ کے بالائی حصہ میں دباؤ کا شدید احساس' تناؤ جیسے کہ پیٹ کا تمام اوپر کا حصہ یا چھاتی کا نچلا حصہ مکمل طور پر بھرا ہوا ہے اور اکثر اوقات ہی بحث کی جائے گی منہ کا ذائقہ برا اور شدید

قبض ہوتی ہے۔ معائنہ کرنے پر پتہ چلتا ہے کہ پیٹ جگر اور وریدوں کے بڑھنے کی وجہ سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معدہ کے تنگ پائیلورک سرا میں سے کوئی چیز دھکیلی جا رہی ہے۔ یہ دردیں تمام جسم پر پھیلتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ ہاتھوں میں' بازوؤں میں سے ہوتی ہوئی کمر تک خاص طور پر کندھوں کے درمیان تک یہ دردیں رات کو شدید بڑھ جاتی ہیں۔ گرم خوراک کھانے پر ان میں کچھ کمی واقع ہوتی ہے اور ٹھنڈے مشروبات سے ان میں زیادتی ہوتی ہے۔

خلل کے ابتدائی دور میں جب پائیلورک سرا متاثر ہوتا ہے خوراک کھانے پر مریضوں کو افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے اس دور میں مریض اپنی تکلیف کی طرف خیال ہی نہیں کرتا اور نہ ہی ڈاکٹر سے رجوع کرتا ہے یہ ابتدائی دور ختم ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد شدید بے چینی کا احساس ہوتا ہے۔ مریض کہتے ہیں کہ وہ آرام سے بیٹھ نہیں سکتے۔ ٹانگوں میں ناگوار قسم کی سنسنی محسوس ہوتی ہے۔ ٹانگوں میں استسقاء شروع ہو مریضوں کے میٹ میں ایک اور عجیب و غریب احساس پایا جاتا ہے کہ ان کا پیٹ پانی کی مشک کی طرح پانی سے بھرا ہوا ہے جو ہلنے پر ایک طرف سے دوسری طرف چھلکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ دراصل پائیلورک سے کی رکاوٹ کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔

مریض کو بہت ہی بدبودار گیس کے ڈکار آتے ہیں۔ لیکن ان کے آنے سے مریض کو کوئی افاقہ نہیں ہوتا اور پیٹ کے وہ تناؤ محسوس نہیں کرتا۔ مریض پیٹ میں یا پیٹ کی بالائی حصہ میں سخت گولوں کے ہونے کا احساس کرتا ہے اور گڑگڑاہٹ کے بعد یہ گولے غائب ہو جانا شروع ہو جاتے ہیں۔

درد کے حاد دورہ سے ذرا پہلے مریض شدید سردی محسوس کرتا ہے۔ عام طور پر مریض بہت ہی مایوس ہو جاتا ہے اور حقیقی خودکشی کی کوشش بھی کر سکتا ہے۔ ان مریضوں میں آرسینکم کی طرح کی بے چینی پائی جاتی ہے لیکن خوف کے بغیر بے چینی ہوتی ہے جبکہ آرسینکم میں خوف اور بے چینی دونوں موجود ہوتے ہیں۔

مریض کی زبان صاف لیکن سرخ جس کے جڑ میں فر کی تہہ ہوتی ہے۔ دوسری نمایاں

کیفیت پیٹ میں تناؤ کی وجہ سے تمام جسم میں درد کا احساس ہوتا ہے جیسے کہ تمام اعصاب شدید دباؤ کے تلے ہوں۔ ٹانگوں میں استسقاء کے ساتھ جھنجھناہٹ' بے چینی کا احساس اور جہاں استسقاء نہیں ہے۔ وہاں بھراؤ کا احساس پایا جاتا ہے۔ جوں ہی یہ تکالیف بڑھتی ہیں متلی اور قے شروع ہو جاتی ہے۔ قے میں سادہ رطوبت یا خون ملی رطوبت خارج ہوتی ہے۔

اور نھو گیلم کا مدر ٹنکچر عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے لیکن مصنف کا تجربہ اس کی 200 پوٹینسی میں زیادہ فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ یہ ایک بہت ہی اچھی دوائی ہے۔ شدید خطرناک حالتوں میں جب ناامیدی ہو چکی ہو اور مریض بھی آپریشن کے قابل نہ ہو تو یہ دوائی امید کی کرن ثابت ہوتی ہے۔

پیٹرولیم

پیٹرولیم عام طور پر جلد کی پھنسیوں ہی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لیکن معدہ کی خرابیوں کے لئے بھی یہ ایک نہایت کار آمد دوائی ہے۔ پیٹرولیم کا مریض قلت خون اور مناسب غذا کا نہ حاصل کر سکنے والا' معدہ کی مزمن خرابی والی عورتیں اس کے ساتھ ان کی جلد بہت خشک کھردری اور ہمیشہ جلد سردی میں پھٹ جاتی ہے۔ ان مریضوں کے ہاتھوں پر گہرے چھرے یا شگاف پڑ جاتے ہیں۔ کسی نہ کسی مخرج سے نزلاوی اخراج ہوتا رہتا ہے۔ ناک سے' کان سے یا رحم سے ہو سکتا ہے' یہ گاڑھا' زردی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

وہ تھکے ہوئے لوگ ہوتے ہیں اور اکثر اوقات تمام جسم میں کوئے پیٹے جانے کی شکایت کرتے ہیں۔ یہ کیفیت آرنیکا کی طرح کی ہوتی ہے۔ جسمانی طور پر کمزور ہونے کے باوجود پیٹرولیم کے مریض کی بھوک کافی تیز ہوتی ہے۔ سوزش معدہ کے حاد حملوں میں کھانا کھانے کے فوراً بعد درد شروع ہو جاتی ہے۔ اگر وہ بیمار سے ہوں اور متلی ہو رہی ہو تو کھانا کھانے سے عموماً افاقہ ہو جاتا ہے۔

متلی کے ساتھ وہ اکثر اوقات نقاہت محسوس کرتے ہیں یا پیٹ میں ٹھنڈک محسوس کرتے

ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اس کے مریض حرکت کے لئے بہت حساس ہوتے ہیں۔ مثلاً ریل کے ذریعہ سفر' کار کے ذریعہ سفراور خاص طور پر سمندری جہاز کے ذریعہ سفرپر متلی ہوتی ہے۔ اس متلی کو کھانا کھانے سے افاقہ ہوتا ہے۔ بیٹ میں ٹھنڈک پیڑولیم کے لوگ جسم کے مختلف حصوں میں ٹھنڈک کی شکایت کرتے ہیں۔ مثلاً معدہ میں' پیٹ میں' کندھے کے جوڑ میں یا دل کے ارد گرد ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔ پیڑولیم کے مریض کو حرکت کرنے پر مثلاً کار کے ذریعے سفر ٹرین کے ذریعے سفریا بحری سفر کرنے پر سر میں گرانی اور چکر لاحق ہو جاتے ہے۔

پیڑولیم کے مریض جو جلد پر شدید خارش ہوتی ہے خاص طور پر آنکھوں میں اور کانوں میں سرد موسم میں ان کو شدید گہری بوائیاں ہو جاتی ہیں۔ جہاں جلد پر پھنسیاں نکلتی ہیں وہاں شدید خارش ہوتی ہے۔ ہاتھوں کے چیروں پر شدید خارش ہوتی ہے۔ کھوپڑی کے اردگرد آبلے دار پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ کانوں کے پیچھے اور خاص طور پر جہاں کہیں بھی کوئی مواد خارج ہوتا ہو وہاں شدید خارش ہوتی ہے۔

پیڑولیم کی تمام پھنسیاں شدید خارش والی ہوتی ہیں۔ ان پھنیوں کو چھیلنے کے بعد خارش والی جگہ پر ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اگرچہ یہ بات میرے تجربہ میں نہیں آئی۔ ذہنی طور پر پیڑولیم کے مریض بہت دلچسپ ہوتے ہیں۔ وہ اکثر اوقات جلد جذبات میں آجانے والے اور معمولی چیزوں پر ناراض ہو جانے والے ہوتے ہیں۔ لیکن جب وہ دماغی طور پر پُر سکون ہوں تو وہ ست اور بھکے ہوئے سے ہوتے ہیں اور اس دماغی سستی میں وہ چلتے وقت اپنا راستہ ہی بھول جاتے ہیں۔

بعض اوقات وہ اتنے بے ہوش سے ہوتے ہیں کہ ان کو احساس ہونے لگتا ہے کہ کوئی ان کی طرف آرہا ہے یا ان کے پاس کوئی ہے جب کہ حقیقت میں کوئی ان کے پاس نہیں ہوتا۔ وہ رات کو عموماً بے ہوش سے ہوتے ہیں اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ بستر میں کوئی دوسرا ہے یا وہ اپنے جسم ہی کو دہرا محسوس کرتے ہیں۔ موسم کے لحاظ سے سردی سے وہ شدید متاثر ہوتے ہیں۔ وہ موسمی تبدیلیوں اور بجلی کی گرج سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ سردیوں میں ان کی جلد پھٹ جاتی ہے۔ اس میں سے خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس میں بہت دکھن

ہوتی ہے۔ لیکن جلدی پھنیوں میں خارش بستر کی گرمی سے بہت بڑھ جاتی ہے۔ جب وہ ٹھنڈی ہوا میں باہر چل پھر رہے ہوں تو وہ اپنی چھاتی میں دباؤ محسوس کرتے ہیں تو وہ مزمن درد قولنج کی شکایت کرتے ہیں۔ ان کے معدہ کا درد ان کی چھاتی تک پھیل جاتا ہے اور اس سے متلی ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کو کھانا کھانے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ معدہ کا درد' درد قولنج کی طرح کا' جیسا کہ کالوسنتھ میں ہوتا ہے۔ جو مریض کو دوہرا کر دیتا ہے اور دبانے پر افاقہ پذیر ہوتا ہے۔ تمام کولون دبانے پر درد کرتی ہے۔

شدید بدبودار اسہال آتے ہیں۔ جس میں مریض بے بس ہوتا ہے۔ پاخانہ میں سبزی مائل آؤں جس میں خون بھی ہو سکتا ہے۔ اسہال دن کے وقت زیادہ جب کہ رات کو کم آتے ہیں۔

ورم کولون کے ساتھ پٹرولیم کے مریض کو مثانہ کا حاد نزلہ بھی ہو سکتا ہے۔ پیشاب کی نالی کے پچھلے حصہ میں شدید خارش ہوتی ہے اور یہ رات کو بستر میں ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جہاں تک پسند اور ناپسند کا تعلق ہے۔ وہ گوشت چربی اور گرم خوراک سے شدید نفرت کرتے ہیں۔ سبزیوں سے اسہال میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر کچی گوبھی سے ایک نہایت اہم علامت مزمن معدہ کی خرابی قلت خون' وزن میں کمی کے ساتھ بال مٹھیوں بھر گرتے ہیں۔

فاسفورک ایسڈ

فاسفورک ایسڈ میں اسہال بغیر درد کے بے قابو پانی جیسے بغیر بدبو کے ہوتے ہیں۔ نوجوانوں کے معدہ میں تیزابی ابتری کے لئے مفید ہے۔ ایسے نوجوان جو وظیفہ کے امتحان کی تیاری کر رہے ہوں بہت زیادہ تھک جاتے ہوں اور ان کا نظام انہضام جواب دے جانے والا ہو۔ نوجوانوں میں زیر دباؤ کی کیفیت کسی بھی عمر میں کافی عرصہ تک ذہنی دباؤ کے تحت رہنے پر جب صحت خراب ہونے لگے تو فاسفورک ایسڈ کے علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ذہنی طور پر شدید تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں وہ عام طور پر بولنا نہیں چاہتے۔ دماغی یکسوئی حاصل

نہیں کر سکتے ان کے خیالات زیر نظر مضمون سے دور نکل جاتے ہیں۔ کوئی بھی ذہنی مشقت سر درد میں مبتلا کر دیتی ہے۔ کھوپڑی پر بوجھ کا شدید احساس ہوتا ہے اور سر چکرانے لگتا ہے۔

سر میں حاد چکر نہیں آتے بلکہ عمومی توازن درست نہیں رہتا مریض بیان کرتا ہے کہ ان کے پاؤں ٹھیک طرح سے زمین پر نہیں پڑتے بلکہ اوپر ہی رہتے ہیں اور وہ گر پڑے گا۔ ٹائیفائیڈ بخار میں مریض اپنے آپ کو بستر سے اوپر تیرتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ لیکن عام حالت میں مریض چلتے میں یہ کیفیت محسوس کرتا ہے۔

فاسفورک ایسڈ کی ایک بہت ہی حیران کن علامت یہ ہے کہ مریض تھوڑی سی بھی نیند کے بعد دماغی تھکاوٹ میں افاقہ محسوس کرتا ہے۔ مریض دماغی طور پر شدید تھکا ماندہ ہوتا ہے۔ وہ کوئی لفظ بھی اچھی طرح سے سروح نہیں سکتا لیکن 15 یا 20 منٹ کی نیند کے بعد جب بیدار ہوتا ہے تو وہ تقریباً تازہ دم ہوتا ہے اس کا سر درد غائب ہو جاتا ہے۔ وہ کافی خوش و خرم معلوم دیتا ہے۔ البتہ تھوڑی سی بھی ذہنی یا جسمانی مشقت اس کو دوبارہ اسی حالت میں لوٹا دیتی ہے۔ یعنی وہ سر درد اور وہی ذہنی کیفیت ایسی حالت میں نظام انہضام بالکل ناکام ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ سست' کھانا کھانے کے بعد مریض پیٹ میں تناؤ اور بے چینی محسوس کرتا ہے۔ وہ آزردگی محسوس کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے کچھ گھنٹوں بعد غیر منہضم شدہ خوراک کی کھٹی قے آجاتی ہے۔

پیٹ کے تناؤ کے ساتھ جس کو عام طور پر بوجھ کہتے ہیں۔ عام کھنچاوٹ یا دباؤ کا احساس ہوتا ہے۔ اگر وہ آنکھوں یا دماغ کو زیادہ استعمال کر رہے ہیں تو یہ کھنچاوٹ کا احساس ان میں محسوس کرتے ہیں۔ زور لگانے پر چھاتی میں ایسا ہی کھنچاؤ محسوس کرتے ہیں۔ وہ جوڑوں میں گنٹھیاوی دردیں اور دباؤ اور اسی طرح کی تلوؤں اور پاؤں میں دبانے والی دردیں محسوس کرتے ہیں۔

معدہ کی تکلیف گرم خوراک یا گرم مشروب سے افاقہ پذیر ہو جاتی ہے۔ یہ فاسفورک ایسڈ اور فاسفورس میں پہچان کرنے والی علامت ہے۔ فاسفورک ایسڈ ایک اور ہاضمہ کی خرابی میں بہت زیادہ مقدار میں گیس کا پیدا ہونا ہے۔ یہ شدید تھکے ہوئے لوگ پیٹ میں متواتر

گڑگڑاہٹ کی شکایت کرتے ہیں۔ ان عام طور پر ست سے لوگوں میں عجیب و غریب اعصابی زود حسی ہوتی ہے۔ وہ گانے سے بہت حساس ہوتے ہیں۔ وہ جلد چونک جاتے ہیں اور بو کے لئے وہ بہت حساس ہوتے ہیں۔ مریض ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ ٹھنڈ کے لئے حساس ہوتے ہیں۔ خاص طور پر ٹھنڈی ہوا کے لئے اور برفیلے موسم سے بہت حساس ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی گرم کمرہ میں ان کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے ان کا سر درد بڑھ جاتا ہے اور ذہنی سستی بڑھ جاتی ہے۔ کھلی ہوا میں اگر پُر سکون ماحول ہو تو ان کی طبیعت بحال ہو جاتی ہے اور سر درد میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

یہ ایک نمایاں بات ہے کہ کھانا کھانے کے نصف گھنٹہ بعد ان کے معدہ میں تکلیف ظاہر ہوتی ہے۔ اس وقت ان کی خوراک حلق کو چڑھتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی معدہ میں اینٹھن شروع ہو جاتی ہے۔

کھٹی خوراک' تازہ پھل' ٹھنڈے مشروبات یا مرغن اغذیہ سے ان کے معدہ میں ابتری ہو جاتی ہے۔ اکثر اوقات فاسفور کا ایسڈ کے مریض پیاس محسوس کرتے ہیں۔ ان کو باربار دوریہ پیشاب آتے ہیں۔ اس باربار کے پیشاب آنے پر ان کا منہ سخت خشک ہو جاتا ہے اور مریض شدید پیاس محسوس کرتا ہے۔ ایک اور عجیب و غریب علامت فاسفورک ایسڈ کے مریضوں میں گوہانجنیوں کا پیدا ہو جانا ہے۔ خاص طور پر آنکھوں کے اوپر کے ہوئے پر گوہانجنیاں پیدا ہوتی ہیں۔ نوجوانوں میں بائیں آنکھ کی پتلی میں دائیں آنکھ کی پتلی زیادہ بڑی محسوس ہوتی ہے۔ یہ معمولی سی بڑی یا کافی بڑی ہو سکتی ہے سر درد میں یہ بات نمایاں ہوتی ہے۔ بعض اوقات سوتے میں زبان کاٹنے کی شکایت بھی ہوتی ہے۔ ایسا معدہ کی حاد تکالیف میں ہوتا ہے۔

نوجوانوں میں فاسفوراک ایسڈ کی علامات پلساٹیلا سے ملتی جلتی ہیں لیکن اس سے بالکل واضح ہوتی ہیں ان کو اچھی طرح پہچانا جا سکتا ہے۔

فاسفورس

فاسفورس کا سب سے بڑا استعمال معدہ کے ناسور کے لئے ہوتا ہے اس کی علامات یرقان میں جگر میں اجتماع خون' حاد اسہال لیکن عام ہاضمہ کی ابتر حالت میں معدہ کے ناسور کے لئے مستعمل ہے۔

معدہ میں شدید جلن دار درد اس کے ساتھ اکثر اوقات منہ میں سخت کڑواہٹ یا کھٹا ذائقہ اور خوراک کا غیر قدرتی ذائقہ یعنی یا تو یہ نمکین لگتی ہے یا میٹھی لگتی ہے۔ کڑوے ذائقہ کے ساتھ مریض کو اکثر اوقات منہ میں شدید لعاب کی شکایت ہوتی ہے۔ منہ میں دکھن اور گرمی محسوس ہوتی ہے۔

معدہ کی جلن دار کے ساتھ شدید کمزوری اور بھوک کا احساس جو خوراک لینے کے کچھ ہی دیر بعد محسوس ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مریض کو شدید پیاس ہوتی ہے۔ ٹھنڈے مشروبات کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ یہ ٹھنڈے مشروبات معدہ کی جلن کو وقتی طور پر کچھ افاقہ دیتی ہے۔ یعنی تقریباً نصف گھنٹہ تک۔

فاسفورس کی نمایاں قے میں منہ بھر کر قے کرنا یہ اس وقت تک جاری رہتی ہے۔ جب تک معدہ خالی نہیں ہو جاتا ہے۔ متواتر متلی کا احساس پیٹ میں تناؤ اور پھر اچانک چمکدار خون کی قے آجاتی ہے۔ اس کے بعد متلی کے بار بار کے حملے جلن دار درد اور پسی ہوئی کافی کی طرح کی یا سیاہ قے آتی ہے۔

جہاں تک خوراک اور پیاس کا تعلق ہے۔ حاد حالتوں میں ٹھنڈا پانی تھوڑا گھونٹ گھونٹ یا کچھ ٹھنڈا لیس دار مشروب پیا جاتا ہے۔ کم درد کی صورت میں مصالحہ دار یا ذائقہ دار اشیاء' نمکین خوراک یا عام طور پر تازہ دم کرنے والی خوراک کی رغبت ہوتی ہے۔ کھٹی اشیاء کی بھی رغبت ہوتی ہے اور اکثر اوقات محرک شرابوں کی خواہش ہوتی ہے۔ مٹھائیوں سے خاص طور پر نفرت' ابلے انڈے' حلوہ اور اکثر اوقات گوشت' چائے اور کافی سے بھی نفرت ہوتی ہے۔ بالخصوص چائے تکالیف کو بڑھاتی ہے۔

فاسفورس کے عام نازک صحت' کچھ لاغر سے جسم تھکے ہوئے لیکن جذبات میں آجانے والے' چڑچڑے اور حساس مریض ہونے یہ علیحدگی پسند بالکل نہیں ہوتے۔ ہمدردی ظاہر کئے جانے پر یا تھپکائے جانے پر بہت افاقہ محسوس کرتے ہیں۔ وہ گرج دار آواز اور شور سے بہت حساس ہوتے ہیں۔ وہ تھوڑا سا ڈر محسوس کرتے ہیں۔ خاص طور پر اندھیرے سے ان کی طبیعت اشتعال یا ہیجان سے خراب ہو جاتی ہے۔ جس سے عام طور پر دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ بو اور گانے کے لئے حساس ہو جاتی ہے۔ عام طور پر وہ زرد رنگ کے قے ہیں لیکن دباؤ کے تحت جلد ان کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ وہ کچھ زیادہ ہی مایوس نظرانداز کئے ہوئے اور قابل رحم ہوتے ہیں۔

جوں ہی فاسفورس کے مریض کمزور ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں رعشہ ہونا شروع ہو جاتا ہے اور وہ کانپنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ حالت جذباتی برانگیختگی زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔

یہ سرد مریض ہوتے ہیں یہ ٹھنڈک اور سخت ٹھنڈی ہوا وزن سے شدید حساس ہوتے ہیں۔ وہ ٹھنڈی ہوا کے مخالف دباؤ' تنگی اور سانس میں ابتری محسوس کرتے ہیں۔ فاسفورس ہاضمہ کی نالی کے نچلے سرے کی خرابی' انتڑیوں کی مزمن سوزش' لبلبے کی سوزش اور حاد یرقان میں مفید ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تمام پیٹ میں دکھن ہو رہی ہے اور پیٹ کے تمام اعضاء لٹکے ہوئے ہیں اس کے ساتھ پیٹ میں کافی مقدار میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ اکثراوقات گڑگڑاہٹ معدہ میں شروع ہوتی ہے۔ انتڑیوں میں نیچے کی طرف دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور پھر بلا ارادہ پاخانہ خارج ہو جاتا ہے۔

مریض بہت زیادہ گیس اور درد میں مبتلا ہوتا ہے اور اس کو تکلیف دہ اسہال بھی آسکتے ہیں۔ پاخانہ عام طور پر بدبودار ہوتا ہے۔ جس میں پاخانہ سے پہلے انتڑیوں میں کافی درد محسوس ہوتا ہے اور اس کے بعد بھی کافی اینٹھن ہو سکتی ہے۔ اسہال کے ان حملوں کے بعد اکثراوقات خروج مقعد ہو جاتا ہے۔ جو بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔

مزمن حالات میں مریض صبح کے 11 بجے معدہ میں شدید خالی پن اور ڈوبنے کا احساس پاتے ہیں۔

یرقان یا لبلبے کی سوزش کی صورت میں صفرا کے خالی سفید پانی جیسا اور بدبودار پاخانہ آتا ہے۔ پاخانہ کے بعد اکثر اوقات دل کی شدید دھڑکن ہوتی ہے۔ مریض ٹانگوں اور پاؤں میں شدید ٹھنڈک کی شکایت کرتا ہے۔

فائی ٹولاکا

فائی ٹولاکا کے شدید سرطان اور اکثر اوقات امعائے مستقیم کے سرطان میں استعمال ہونے والی دوائی ہے۔

اس کے اکثر مریض اداس غمگین اور لاپرواہ لوگ ہوتے ہیں۔ دیگر علامات کے علاوہ وہ ہمیشہ بہت تھکے ماندے اور تمام جسم میں کوٹے پیٹے جانے کا احساس رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ان کی ہڈیوں میں بھی شدید دردیں ہوتی ہیں جو خاص طور پر رات کو بستر کی گرمی سے بڑھتی ہیں۔

امعائے مستقیم کے سرطان کی صورت میں شدید کمر درد ہوتی ہے۔ چوتڑوں کے اوپر والے حصہ میں کمر میں شدید تپکن والا درد ہوتا ہے۔ یہ بھی رات کو بستر کی گرمی سے بڑھ جاتی ہے۔ مریض سردی سے حساس ہوتے ہیں۔ ان کو سردی بہت لگتی ہے وہ نمدار اور ٹھنڈے کمروں سے بہت حساس ہوتے ہیں لیکن پھر بھی اپنی بہت سی تکالیف میں رات کے وقت بستر کی گرمی سے زیادتی محسوس کرتے ہیں۔

مریض کی زبان بھی اس کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ زبان کی جڑ پر زردی مائل تہہ جمی ہوتی ہے اور بہت خشکی ہوتی ہے زبان کی نوک بہت سرخ ہوتی ہے۔ اکثر اوقات مریضوں کے گلے دکھتے ہیں ان کے ٹانسلز بڑھے ہوتے ہیں۔ حلق کی پچھلی طرف نیلاہٹ نظر آتی ہے۔ وہ گلے میں دکھن کی شکایت کرتے ہیں ان کی گردن اور گردن کی اطراف کے پٹھے کھینچے جاتے ہیں۔

معدہ کی خرابیوں میں زیادہ تر پائیلورک حصہ میں درد کی شکایت ہوتی ہے۔ کھانا کھانے

کے بعد ایسے محسوس ہوتا ہے کہ تمام معدہ سکڑ رہا ہے وہ محسوس کرتا ہے جیسے کہ معدہ بھینچا جا رہا ہے۔ مریض بتاتا ہے کہ کھانا کھانے کے کچھ دیر بعد معدہ میں ڈوبنے کا احساس اور بھوک کا احساس ہوتا ہے اور پھر معدہ کے پائیلورک حصہ میں درد' گرانی اور آخرکار قے آجاتی ہے۔ قے میں لیس دار رطوبت میں خون ملا ہوتا ہے۔

سرطان کے کیسوں میں عام طور پر جگر میں کافی درد ہوتی ہے۔ جگر دبانے پر درد محسوس ہوتا ہے۔ درد بائیں جانب مڑنے پر بہت ہی بڑھ جاتی ہے۔ اصولی طور پر معدہ کی تکلیف گرم مشروبات سے کم ہو جاتی ہے۔

امعائے مستقیم کے سرطان میں مریض پیٹ میں تکلیف' گڑگڑاہٹ اور پاخانہ کی متواتر خواہش رکھتا ہے۔ پاخانہ کی خواہش میں معمولی سی خون مل آؤں ہی خارج ہوتی ہے۔ یا صرف معمولی خونی ملی لعابی جھلیاں ہی خارج ہوتی ہیں۔ امعائے مستقیم کی اس حالت میں وہ شدید اعصابی درد امعائے مستقیم اور مقعد میں محسوس کرتے ہیں یہ درد آگے کی طرف سیون میں فائی ٹولاکا کے مریضوں کے غدود بھی بڑھ جاتے ہیں۔ خاص طور پر گردن کے غدود اور ان پر بار بار ورم پستان کے حملے بھی ہو سکتے ہیں یا حیض کی دوران میں پستانوں میں شدید دکھن اور سوزش بھی ہو سکتی ہے۔ یہ غدودوں کی بڑھوتری اور دکھن معدہ کے پائیلورک حصہ کے سرطان کی مزید نشاندہی کرتی ہے۔

پلمبم

پلمبم کی ایک مربوط تصویر کشی کرنا بہ مشکل ہے کیونکہ اس میں بہت سی مختلف علامات پائی جاتی ہیں۔

پلمبم کی عام طور پر بچپن میں ضرورت ہوتی ہے بچہ شدید کمزور اور پژمردہ دکھائی دیتا ہے۔ ضدی قسم کی قبض جو پیٹ کے درد کے دوروں کی وجہ سے دوہرا ہو جاتا ہو۔ بچہ سے شدید بدبو آتی ہے۔ جلد پر پسینہ ہوتا ہے اس کی ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے زبان پر تہہ پیٹ کے

درد کے علاوہ اینٹھن یا عام دورے پڑتے ہیں۔ اس کو بھوک نہیں لگتی اور وہ کچھ کھانا پینا نہیں چاہتا ہے۔

پلمبم کے مریضوں میں دماغ سے خون پینے کی شکایت ہوتی ہے۔ اس کی ایک طرف یا دوسری طرف کا ڈھیلا فالج شدید قسم کی ضدی قبض اور اس قبض کے ساتھ پیٹ میں قولنجی درد ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ دماغی سستی اور مرگی کی شکایت کے ساتھ پژمردگی اور یادداشت کی قوت ناکارہ ہوتی ہے۔

بچوں کے پیٹ میں عمومی تناؤ کی بجائے پیٹ اندر کی طرف کھنچا ہوا معلوم دیتا ہے جیسے کہ پیچھے کی طرف کھنچا جا رہا ہو۔ ان کو درد قولنج کے شدید دورے پڑتے ہیں۔ جن کو دبانے سے اور پیٹ میں سے ہوا کے اخراج پر افاقہ محسوس ہوتا ہے۔

مریض معدہ کے مزمن نزلہ میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ متواتر متلی کا احساس اوز ہر کھائی ہوئی چیز کے کھٹاس میں تبدیل ہو جانے کی شکایت ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات منہ میں بہت ہی میٹھے ذائقہ کی شکایت ہوتی ہے۔ ان کو شدید قسم کی ہچکی کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔ ان کی اکثر اوقات بہت خشک اور چمکدار زبان ہوتی ہے۔

مریض کو شدید قسم کی قبض ہوتی ہے۔ اکثر اوقات مقعد پر شدید تشنج ہوتا ہے۔ پاخانہ خارج کرنے پر محسوس کرتا ہے کہ مقعد اوپر امعائے مستقیم کی طرف کھنچا جا رہا ہے اور امعائے مستقیم میں شدید درد ہوتی ہے۔ قبض کے ساتھ شدید سر درد ہوتی ہے۔ پاخانہ خارج کرنے کی کوشش میں وہ شدید تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں۔

قبض اور سبز بھس کے ساتھ ان مریضوں کو بہت پھوڑے پھنسیاں نکلتی ہیں۔ یہ مریض اعصابی طور پر بہت ہی حساس ہوتے ہیں۔ یہ بہت سی بیماریوں میں جعلی طور پر مبتلا ہوتے ہیں۔ یعنی حقیقتاً یہ بیماریاں ان کو نہیں ہوتیں پھر بھی وہ اپنے آپ کو ان میں مبتلا تصور کرتے ہیں۔ خاص طور پر اعصابی بیماریوں میں مبتلا سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا اعصابی نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ وہ اپنے بازو یا ٹانگ کو استعمال کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں۔

ان اعصابی مریضوں کو اکثر اوقات نگلنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ جیسے کہ ان کے

حلق کو تشنج کا دورہ پڑ گیا ہو اور اس کی وجہ سے وہ بند ہو گیا ہو۔ یہ مریض ٹھنڈک اور پاؤں پر بدبودار پسینہ کی بہت شکایت کرتے ہیں۔ ان کے پاؤں کی جلد خاص طور پر انگلیوں کے درمیان کی جلد ایسے ہوتی ہے جیسے کہ پانی میں بھیگ کر نرم ہو گئی ہو۔

پلمبم کے مریض شدید سرد ہوتے ہیں۔ خاص طور پر نمی سے متاثر ہوتے ہیں اور مشقت سے ان کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے یعنی مشقت کرنے سے بیمار پڑ جاتے ہیں۔ ان کی ایک بہت ہی نمایاں علامت کہ جتنا زیادہ وہ کھلی ہوا میں چلتے ہیں ان کی ٹانگیں اور پاؤں اتنے ہی زیادہ ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔

دو اور علامات پلمبم کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ ایک میں یرقان جس میں جلد بہت خشک اور جھریوں سے پُر ہوتی ہے۔ متواتر متلی اور لگاتار قے کی شکایت ہوتی ہے۔ شدید قبض اور جگر میں شدید درد، جگر دبانے پر حساس ہو یعنی دکھن محسوس کرے اور درد پیچھے کمر کی طرف بڑھتی ہو اور بعض اوقات بائیں طرف جاتی ہو۔ قے میں سبز صفراوی مواد خارج ہوتا ہو۔ اس قسم کے یرقان میں زبان پر گاڑھی تہہ جاتی ہے اور پٹھوں میں عام طور پر درد ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ پلمبم کی ذہنی علامات یعنی ذہنی طور پر سستی، آزردگی اور پژمردگی اور ہر قسم کی خوراک اور مشروبات سے مکمل نفرت پائی جاتی ہے۔ یعنی کسی چیز کے کھانے پینے کی خواہش نہیں رکھتا۔

دوسری حالت میں جس میں پلمبم رہنمائی ہوتی ہے۔ انتڑیوں میں رکاوٹ ہے۔ مریض کو شدید پیٹ درد ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہر چیز بلوئی جا رہی ہے اور شدید تشنجی دورے اس کو نیچے اس رکاوٹ کو عبور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ایک بہت نمایاں علامت کہ پیٹ کی ہر چیز ڈوری سی بندھی ہوئی پیٹھ کی دیوار کی طرف کھینچی جا رہی ہے اور ناف بھی پیچھے کی طرف کھینچی جا رہی ہو۔ انتڑیوں میں مکمل رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ انتڑیاں بالکل کوئی کام نہیں کرتیں شدید متلی ہوتی ہے۔ پہلے پہل قے میں خوراک خارج ہوتی ہے یا معدہ میں کی عام اشیاء اور پھر کھٹی صفراوی قے اور آخر کار پاخانہ کی قے آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اس تمام تکلیف کے دوران میں مسلسل ہچکی دبانے پر پیٹ میں شدید دکھن

پیٹ کی دیوار کو معمولی سا چھو دینا بھی تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ عام سردی محسوس ہوتی ہے۔ بدبودار پسینہ آتا ہے اور کھانا کھانے پینے کی اشیاء سے عمومی نفرت کا اظہار ہوتا ہے۔

پلمبم میں انتڑیوں کی رکاوٹ کسی بھی عمر میں ہو سکتی ہے۔ چھوٹے بچوں میں ہرنیا کے الجھاؤ میں یا انتڑیوں کے سرطان میں رکاوٹ ہو سکتی ہے۔ مجھے ایک بچے کا قصہ یاد ہے جس کو انتڑیوں کی رکاوٹ کی وجہ سے ہسپتال میں آپریشن کے لئے داخل کیا گیا تھا اور وہ آپریشن کا انتظار کر رہا تھا تاکہ درست ہو جائے۔ وہ آپریشن کروانے سے بہت ڈر رہا تھا اس کو پلمبم کی صرف تین خوراکیں ہی دی گئیں اور وہ تندرست ہو گیا اس کی رکاوٹ کی تمام علامات غائب ہو گئیں۔

پوڈوفائیلم

پوڈوفائیلم کے متعلق عام طور پر مشہور ہے کہ صرف گرمیوں کے اسہال میں استعمال ہونے والی دوائی ہے۔ اگرچہ گرمیوں کے اسہال کے لئے یہ بہت ہی کارآمد دوائی ہے۔ لیکن اس کا دائرہ اثر بہت ہی وسیع ہے۔

بچوں میں گرمیوں کے اسہال جو بہت شدید اور بہت ہی بدبودار پانی کی طرح پتلے ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ بہت ہی بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے۔ پیٹ میں شدید درد اور بعد میں شدید کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ عام طور پر بچوں میں گرمیوں کے اسہال کے ساتھ تو دماغی بے چینی جس میں بچہ اپنے سر کو متواتر ایک طرف سے دوسری طرف لڑھکاتا ہے۔ اگرچہ گردن سکڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اکثر اوقات معدہ میں متواتر حرکت محسوس ہوتی ہے۔ اگر بچہ ذرا بڑا ہو تو وہ دانتوں کو پیستا ہے اور عموماً بچہ میں بھینگا پن بھی پایا جاتا ہے۔ یہ دماغی جھلیوں کا حقیقی ورم یا سوزش نہیں ہوتی۔ پیٹھ میں سوراخ کرنے پر معمولی سے زیادہ دباؤ کی نشاندہی ہی ہوتی ہے۔ لیکن وہاں دماغ سے خارج ہونے والا چکنا مواد زیادہ نہیں نکلتا۔

اس قسم گرمیوں کے اسہال پوڈوفائیلم سے بہت جلد درست ہو جاتے ہیں۔ لیکن معدہ

اور انتڑیوں ہر قسم کی نزلاوی تکالیف اور اکثر اوقات صفراوی نالیوں کے بڑھ جانے اور صفراء کی؟ اکثر اوقات اس کی علامات پتے میں بھی پائی جاتی ہیں اگرچہ یہ عام نہیں ہوتیں۔

عام طور پر مریض ہر کھانے کے بعد درد کی شکایت کرتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ ان کا معدہ منہ تک خوراک سے بھرا ہوا ہے اور اس کے ساتھ یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی شے کو ہضم نہیں کرسکتے۔ ہر کھائی ہوئی چیز کھٹاس میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ معدہ میں شدید ابتری کے ساتھ ان کو لعاب دہن کے شدید دورے پڑتے ہیں اور ان کو کھٹے ڈکار آتے ہیں۔

ان کو اکثر حلق میں جلن کا احساس ہوتا ہے ان کی زبان پر جلن اس کے ساتھ شدید پیاس اور ٹھنڈے مشروبات کی خواہش ہوتی ہے۔

معدہ کی خرابیوں کے ساتھ ان مریضوں کی زبان پر گہری تہہ چڑھی ہوتی۔ خاص طور پر زبان کی جڑ پر مجموعی طور پر زبان پلپلی' زرد اور اس کی جڑ پر زرد تہہ ہوتی ہے۔ قے کھٹے مواد یا صفراء کی ہو سکتی ہے۔ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ نزلاوی کیفیت صرف معدہ کی حد تک ہے یا اس سے آگے بھی بڑھ چکی ہے اور اس نے جگر کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہوا ہے۔ جب جگر متاثر ہو چکا ہو تو کوئی کافی مقدار میں متلی اور ہر قسم کی خوراک سے نفرت ہو جاتی ہے۔ مریض کسی خوراک کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔

جگر میں کافی درد ہوتی ہے۔ جو دباؤ پر شدید بڑھ جاتی ہے۔ یہ درد پیچھے کمر تک جاتی ہے۔ جس کو آہستہ آہستہ تھپتھپانے پر کچھ افاقہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر جگر کی پچھلی طرف کمر کو تھپتھپانے سے درد درد میں کمی واقع ہوتی ہے۔ یہ جگر کے مریض بستر میں کمر کے ساتھ ٹیک لگا کر جگر کے پچھلی طرف آہستہ آہستہ تھپتھپانے پر افاقہ محسوس کرتے ہیں۔ اگرچہ آگے کی طرف پسلیوں سے نیچے دباؤ ڈالنے پر شدید تکلیف ہوتی ہے۔

معدہ کے نزلاوی حملوں میں مریض بہت غمگین اور تقریباً مالیخولیا میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بہت بے چین اور پریشان ہو جاتا ہے۔ شدید حملہ کی صورت میں اس کو بخار اور رات کو بہت زیادہ مقدار میں پسینہ آتا ہے۔

جگر کی خرابی والے مریضوں میں پیٹ کا اوپر والا حصہ بہت ہی بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے

اور پیٹ کے نیچے والا حصہ عام طور پر نیچے کی طرف کھنچاوٹ محسوس کرتا ہے۔ اسہال کے حملہ کے دوران وہ نیچے کی طرف شدید کھنچاؤ اور کمزوری محسوس کرتا ہے۔

انتڑیوں کے اسہال خارج کرنے سے پہلے امعائے مستقیم میں بری طرح بھرے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ ان میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ جب پاخانہ خارج کیا جاچکا ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امعائے مستقیم مقعد کے راستے خارج ہو جائے گی اور نیچے کی طرف کھنچاوٹ کا شدید احساس شدید کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔

مریض عام طور پر تکلیف کے باوجود اسہال پر مطمئن ہوتا ہے کیونکہ اگر اسہال نہ آئیں تو ان کو قبض ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے سر کی کھوپڑی میں سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ یہ صفراوی سر درد جس میں ہر قسم کی خوراک سے نفرت ہوتی ہے۔ عمومی افسردگی اور کسی بھی کام کے کرنے کو جی نہیں چاہتا ہے۔

پوڈوفائیلم کے اسہال اکثر اوقات صبح کے وقت زیادہ آتے ہیں۔ اسہال بہت تیزی سے آتے ہیں اور مریض کو لیٹرین کی طرف بھاگ کر ہی جانا پڑتا ہے ورنہ راستے ہی میں خارج ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

پوڈوفائیلم ان عورتوں کے لئے زیادہ مفید ہے جن کو حیض کے دوران میں اسہال کے دورے بھی پڑتے ہیں جب کہ زچگی کے بعد عورت کی صحت آہستہ آہستہ بحال ہوتی ہو اور اس کے پیٹ میں ہر وقت نیچے کی طرف دباؤ ہی محسوس ہو۔ اس کا رحم وزنی ہوتا ہے۔ حیض کے دوران یہ زیادہ وزنی محسوس ہوتا ہے اور بعض اوقات خروج رحم واقع ہوتا ہے۔ بار بار کے اسہال اور خروج رحم کی شکایت پوڈوفائیلم سے درست کی جا سکتی ہے اور پیڑو کی حالت کو بھی ٹھیک کر دیتی ہے۔

امعائے مستقیم کے سرطان میں ہر وقت اسہال کی شکایت کو پوڈوفائیلم درست کر دیتی ہے۔ اسہال اور قبض ادل بدل کر آتے ہیں۔ پاخانے کے وقت شدید اینٹھن ہوتی ہے اور بڑی مشکل سے پاخانہ خارج کیا جاتا ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ امعائے مستقیم باہر خارج ہو جائے گی اور نہایت معمولی سی خون ملی بدبودار آؤں کافی زور لگانے کے بعد خارج ہوتی ہے۔ یہ اس قسم

کے سرطان کو صرف روکتی ہی نہیں بلکہ اس کو درست بھی کر دیتی ہے۔

سورائنم

عام طور پر سورائنم کے مریض کو ہم شدید بھوکا سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کے مریض کی ایک اور کیفیت کہ اس کا معدہ بہت خراب ہو چکا ہوتا ہے۔ ایسا مریض کسی بیماری سے ٹھیک ہونے کے بعد بہت ہی آہستہ آہستہ طاقت حاصل کر رہا ہو۔ اس کو بھوک بالکل نہ لگتی ہو اور اس کا نظام انہضام ٹھہر چکا ہو یا جام ہو چکا ہو یا رک چکا ہو۔ معدہ میں پہنچی ہوئی ہر چیز کھٹاس میں تبدیل ہو جاتی ہو۔ معدہ میں بہت کھٹاس ہو یا بہت ہی بدبودار ڈکار آتے ہیں۔

یہ ایسے مریض ہوتے ہیں جن کو واضح علامات کے باوجود دوائی راس نہیں آتی۔ مریض بہت ہی تھکا ماندہ ہوتا ہے۔ اس کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ وہ اپنی ٹانگوں اور پاؤں کو اٹھانے کی بجائے گھسیٹ کر چلتا ہے۔ اکثر اوقات اس کے پیٹ میں شدید خالی پن کا احساس ہوتا ہے لیکن خوراک سے نفرت کرتا ہے۔

مریض کو تقریباً ہمیشہ قبض ہوتی ہے اس کی قبض معنی خیز ہوتی ہے۔ اس میں امعائے مستقیم کو خالی کرنے کی اہلیت ہی نہیں ہوتی اگرچہ پاخانہ نرم ہی کیوں نہ ہو جو پاخانہ خارج ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ بہت ہی بدبودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت ہی بدبودار گیس خارج ہوتی ہے۔ یہ گیس گرم ہوتی ہے اور مقعد کو جلاتی ہوئی خارج ہوتی ہے۔

مریض کو متلی کی بھی شکایت ہوتی ہے اس کے ہمراہ بہت ہی میٹھا غیر پسندیدہ مواد خارج ہوتا ہے۔ ان مریضوں کو تمباکو سے شدید نفرت ہوتی ہے اور تمباکو نوشی سے ہچکی شروع ہو جاتی ہے۔

وہ زندہ لاشیں ہوتی ہیں۔ علیحدگی پسند ہونا ان کی زبردست خواہش ہوتی ہے۔ وہ اکیلے ہی لیٹے رہنا پسند کرتے ہیں اور انہیں چاہئے کہ کوئی ان کو چھیڑے یا بلائے معمولی سے کام سے بھی پسینہ میں شرابور ہو جاتے ہیں۔ جو بہت بدبودار ہوتے ہیں اور اکثر رات کو ان کو بدبودار

پسینہ آتا ہے۔

کھلی ہوا میں آنے پر ان کا سر چکراتا ہے۔ خاص طور پر سر اور گردن پر ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اکثر اوقات منہ کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کو سخت پائیوریا لاحق ہوتا ہے۔ سورائنم کے مریض شدید غمزدہ، اپنی صحت حاصل کرنے سے مایوس اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ کبھی بھی تندرست نہیں ہو سکیں گے اور ان بیماری کی وجہ سے ان کا کاروبار بھی تباہ برباد ہو رہا ہوتا ہے۔

وہ درجہ حرارت کی تبدیلیوں اور گرج وغیرہ سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ وہ ہوا کے جھونکوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ بتاتے ہیں کہ وہ ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے سے بیمار پڑ جاتے ہیں۔

جب ان کو چہرہ پر پسینہ آتا ہے۔ یہ بہت چکنا ہوتا ہے۔ اگرچہ ان کی ٹانگوں، بازوؤں اور ہاتھوں کی جلد بہت خشک، سخت اور کھردری ہوتی ہے اور اس پر چیرے پڑے ہوتے ہیں جو بہت ہی بھدے دکھائی دیتے ہیں۔

چھوٹے بچوں کے شدید اسہال میں سورائنم کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچہ سرد موسم میں بھرا، کھردرا سا گندہ نظر آتا ہے۔ اس کی جلد کھردری ہوتی ہے۔ جس پر چیرے آئے ہوتے ہیں اور دکھن ہوتی ہے۔ اکثر اوقات بچے کی پلکوں پر سوزش ہوتی ہے۔ اس کی آنکھیں سرخ اور غیر صحت مند ہوتی ہیں اور اس کے ناک میں ہمہ وقت رطوبت بنتی ہے۔ اگرچہ بچہ کی بھوک کافی اچھی ہوتی ہے۔ لیکن اس کا وزن کم ہوتا جاتا ہے اور بعض اوقات تو شدید بھوک کے باوجود یہ حالت ہوتی ہے۔

بچوں کو اچھی طرح نیند نہیں آتی۔ وہ بے چین اور چڑچڑے ہوتے ہیں ایک جگہ پر آرام سے نہیں رہ سکتے۔ پیٹ میں بے چینی، گڑگڑاہٹ اور پھر بدبودار بھورے پانی جیسے اسہال آتے ہیں۔ اگر یہ بات معلوم ہو جائے کہ سردی کی وجہ سے اسہال شروع ہوتے ہیں تو سورائنم یقیناً درست کر دیتی ہے۔

بچوں میں ظاہری بھدے پن کے باوجود اکثر اوقات ان کے چہرہ پر خاص طور پر باریک

بال بہت زیادہ مقدار میں اُگ آتے ہیں۔

ٹیلیا

ٹیلیا ہاضمہ کی مزمن خرابی کے لئے نہایت ہی کار آمد دوائی ہے۔ اس کی علامات کمزور' ضیعف و مردہ دل اور تھکے ماندہ معدہ والے مریضوں میں ملتی ہیں۔ مریض ہمیشہ کند ذہن اور ابتر دماغ والے ہوتے ہیں۔ محرکات کے زیر اثر کافی چست اور خوش و خرم نظر آتے ہیں۔ لیکن جوں ہی ان کا اثر زائل ہوتا ہے۔ وہ دوبارہ اپنی پہلی سی حالت میں آجاتے ہیں۔

وہ ہمیشہ نظام انہضام کی خرابی کی شکایت کرتے ہیں۔ عام طور پر معدہ یا پیٹ کے اوپر والے حصہ میں گولہ ہونے کا احساس رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھوک کا احساس رکھتے ہیں۔ ان کی ایک بہت ہی نمایاں علامت یہ ہے کہ یہ کند ذہنی اور سستی کھانا کھانے کے بعد دور ہو جاتی ہے اور کھانا کھانے کے بعد وہ بہت خوش و خرم اور زندہ دل ہو جاتے ہیں۔ اس ذہنی آسودگی کے باوجود جو کھانا کھانے کے بعد ان میں آتی ہے۔ اکثر اوقات ان کی پیٹ میں گرانی اور بھرے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔

وہ اکثر اوقات شکایت کرتے ہیں کہ وہ چلتے وقت بہت بھدے محسوس ہوتے ہیں۔ ان کی انگلیاں سن ہو جاتی ہیں سوج جاتی ہیں اور سخت ہو جاتی ہیں ان کے لئے باریکی کا کوئی کام کرنا مشکل ہوتا ہے۔

مریض بند ماحول میں بہت حساس ہوتے ہیں اور کھلی ٹھنڈی ہوا میں اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتے ہیں۔ صبح کے وقت یا کسی وقت بھی سونے کے بعد گرانی اور ابتری محسوس کرتے ہیں اور جب وہ بیدار ہوتے ہیں تو ان کا منہ گندا اور ناخوشگوار ہوتا ہے۔

ٹیلیا کے مریض چربی' مرغن غذا جو اس کی تکالیف کو بڑھا دیتی ہیں سے نفرت کرتے ہیں اور اکثر اوقات ان کا معدہ دودھ والے حلوہ سے خراب ہو جاتا ہے۔ وہ گوشت سے نفرت کرتے ہیں۔ اپنے منہ کے نامناسب ذائقہ کی وجہ سے وہ یا ترش اشیاء کو کھانا پسند کرتے ہیں

اور ان سے ان کے منہ کا ذائقہ درست ہو جاتا ہے۔ ان کے پیٹ کی اکثر تکالیف عام طور پر کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد شروع ہوتی ہے۔

بعض اوقات ان کا جگر بڑھ جاتا ہے اس میں دکھن شروع ہو جاتی ہے اور صفراوی سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ جگر میں دائیں جانب لیٹنے پر تکلیف بڑھ سکتی ہے اور جب مریض بائیں جانب کروٹ بدلتا ہے تو جگر والے حصہ میں وزن اور کھنچاوٹ کا احساس بڑھ جاتا ہے۔

بعض لوگ جو اپنی کند ذہنی' پژمردگی یا غمزدگی اور منفی سوچ کی وجہ سے سیپیا کی نسبت ٹیلیا سے بہتر طور پر صحت مند ہو سکتے ہیں جب کہ گوشت سے نمایاں نفرت بھی موجود پائی جائے تو ٹیلیا ہی بہترین دوائی ثابت ہوتی ہے۔

پلساٹیلا

پلساٹیلا گیس اور معدہ کی خرابی میں عام استعمال ہونے والی دوائی ہے۔ مریض پیٹ میں گیس کی وجہ سے شدید تناؤ محسوس کرتے ہیں اور اکثر اوقات ان کی بھوک بالکل ہی جاتی رہتی ہے۔ وہ منہ میں شدید خشکی کی شکایت کرتے ہیں اور بعض اوقات ان کے منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے لیکن ان کو پیاس بالکل نہیں ہوتی۔

مریض اکثر یہ کہتے ہیں کہ خوراک کے گھنٹوں تک اسی خوراک کے ذائقہ کے ڈکار آتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہضم بالکل ہی نہیں ہوتی اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ خوراک حلق میں اٹک گئی ہے یا رک گئی ہے۔ خوراک کھانے کے بعد خوراک کا معدہ سے منہ کی طرف چڑھنا ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہتا ہے اور مریض کہتے ہیں کہ خوراک حلق تک چڑھتی محسوس ہوتی ہے۔ وہاں چپک جاتی ہے اور تب واپس لوٹ جاتی ہے۔

متلی اور قے کے حملوں میں وہ شدید سردی محسوس کرتے ہیں لیکن گرم کمرہ یا ماحول میں چہرہ کی طرف خون کا دورہ بڑھ جاتا ہے۔ چہرہ پر شدید پسینہ سردی کے باوجود آنے لگتا ہے۔ متلی میں زیادتی ہوتی ہے۔

پسلاٹیلا میں جب ڈکاروں میں خوراک کا ذائقہ محسوس نہ ہو رہا ہو تو یہ کڑوے یا کھٹے ہوتے ہیں۔ مریض صبح کے وقت منہ میں شدید پھسلاہٹ یا چپچپاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ کلیجہ میں جلن گلے میں چھیلن کا احساس اور معدہ میں جلن کا احساس ہوتا ہے۔ معدہ کی جلن میں گرم خوراک کھانے پر زیادتی اور ٹھنڈے مشروب یا خوراک سے وقتی طور پر افاقہ ہو جاتا ہے۔

مریض بتاتا ہے کہ جب وہ معدہ کو بہت ہی بھرا ہوا محسوس کرتا ہے۔ آہستہ آہستہ کھلی ہوا میں چلنے سے افاقہ محسوس کرتا ہے۔ اس سے اس کی متلی بھی کم ہو جاتی ہے۔ معدہ کی ابتری ہمیشہ مرغن اغذیہ یہ خاص طور پر چربیلی غذا' آئس کریم' بہت ہی ٹھنڈی' یخ یخ اغذیہ کھانے سے ہو جاتی ہے۔

چربیلی اغذیہ چکنائی والی غذا' گوشت' دودھ' روٹی' پیسٹری' میٹھی شراب سے نفرت کرتا ہے۔ خوش ذائقہ' نہ ہضم ہونے والی اغذیہ کھٹی خوراک بہت ہی تلی ہوئی اشیاء اور رس دار پھلوں کو بہت پسند کرتا ہے۔ وہ کیک پیسٹری کو بھی بہت پسند کرتا ہے۔ اگرچہ اس سے اس کا معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ان کو پیاس نہیں ہوتی۔ وہ اکثر اوقات تیزابی مشروبات کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔ ان کی ایسی حالت صبح کے وقت ہوتی ہے۔

اکثر اوقات معدہ یا معدہ اور انتڑیوں کے نزلہ میں بھی مبتلا ہوتے ہیں۔ انتڑیوں کے نزلہ کے ساتھ اکثر اوقات یرقان اور شدید اسہال کا حملہ ہوتا ہے۔ پیٹ میں شدید درد جو ناف کے قریب ہوتا ہے۔ اس میں شدید سردی اور متلی کا احساس ہوتا ہے۔

بعض اوقات مریض کو واقعی قے آتی ہے۔ لیکن اکثر اوقات ان کو انتڑیوں میں شدید جلن بہت زیادہ اسہال اور پاخانہ کے ساتھ آؤں آتی ہے۔ پاخانے بہت ڈھیلے پانی کی طرح پتلے' اسہال رات کو زیادہ آتے ہیں۔ ان کے ساتھ بہت زیادہ مقدار میں گیس خارج ہوتی ہے۔ یہ اسہال سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ آؤں ضرور شامل ہوتی ہے۔ پاخانے دیکھنے میں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔

اسہال کے حملے ٹھنڈی ہوا لگنے' برف کی طرح ٹھنڈی غذا یا مشروبات یا بہت زیادہ مقدار میں پھل کھانے سے ہوتے ہیں۔

جب یہ نزلہ جگر کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ تو مریض جگر سے نیچے کی طرف کھینچنے والا درد محسوس کرتا ہے اور پھر یہ درد جگر سے پیچھے کی طرف کمر اور کندھوں کے درمیان تک پھیل جاتی ہے۔ ہلکی قسم کے یرقان میں زبان پر سفید فر کی تہہ جم جاتی ہے۔

جگر کے حملوں میں پلساٹیلا کے مریض اٹھنے پر شدید چکر محسوس کرتے ہیں۔ ہاضمہ کی خرابیوں میں پلساٹیلا کے مریض بند ماحول میں گرمی برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ عام طور پر غمزدہ اور اکیلے چھوڑنے جانے پر اعصابی اور ان کے پچھلے پہر شام کے وقت ڈر سا محسوس کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی ہمدردی جتانے والا ہونا چاہئے۔

پلساٹیلا کے مریض میں گنٹھیاوی دردیں ایک جوڑے دوسرے جوڑ میں کودتی پھلانگتی ہیں اور ان کے ساتھ معدہ کی خرابی کے ساتھ ادلتی بدلتی ہیں۔ یعنی جب معدہ میں خرابی ہوتی ہے۔ دردیں کم ہوتی ہیں اور جب دردیں بڑھ جاتی ہیں۔ معدہ کی خرابی کم ہو جاتی ہے۔ گنٹھاوی تکالیف آہستہ آہستہ چلنے پر افاقہ پذیر ہوتی۔ اس گرمی سے بڑھتی ہیں۔ پلساٹیلا میں قبض کی علامات تک نکس وامیکا کی علامات کے ساتھ ملتی جلتی ہیں۔ پاخانہ خارج کرنے کی لاحاصل کوشش اور یہ احساس کہ اچھی طرح سے پاخانہ خارج نہیں ہوا جب یہ علامات نرم طبیعت گرم مریض اور مان جانے والے مریض میں ہوں تو نکس وامیکا کبھی بھی افاقہ نہیں دے سکتی۔ بلکہ صرف اور صرف پلساٹیلا ہی خوش اصلوبی سے ایسی قبض کو دور کر سکتی ہے۔

ریفے نس

انتڑیوں میں رکاوٹ پیٹ میں تناؤ ہوا کی بند تھیلیاں جو نہ تو اوپر کی طرف ڈکار کی صورت میں خارج ہو سکے اور نہ ہی مقعد کی طرف سے خارج ہو سکے۔ پیٹ میں شدید دہرا کر دینے والی درد بعض اوقات پیٹ کے ایک حصہ میں درد اور بعض اوقات دوسرے حصہ میں جہاں بھی ہوا رک جائے اسی جگہ پر درد ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ عام طور پر کافی متلی ہوتی ہے۔ چھاتی کے نچلے حصہ سے ناف تک کھینچنے والی خاص قسم کی درد ہوتی ہے۔

مریض کو ہمیشہ نمایاں پیاس لگتی ہے لیکن درد کے دورے پانی پینے پر شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ بعض اوقات مریض بالائی پیٹ میں کافی زیادہ مقدار میں جلن دار تکلیف کی شکایت کرتا ہے اور اس کو چھوٹے چھوٹے خراش پیدا کرنے والے ڈکار بھی آتے ہیں۔

پیٹ میں شدید درد کے علاوہ پیٹ میں کسے ہونے کا احساس بھی ہوتا ہے۔ بعض مریض تو محسوس کرتے ہیں کہ ان کے پیٹ کے گرد اور کمر کے گرد لوہے کا کڑا چڑھا دیا گیا ہے۔

ریفے نس کی ایک عجیب و غریب علامت ان کے گھٹنے برف کی طرح ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

مریض شدید بے چینی کی حالت میں ایک عجیب و غریب ذہنی کیفیت کے مالک ہوتے ہیں اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ اب وہ ختم ہیں اور دوسرے جہاں میں جانے کا ان کا وقت آنا چکا ہے۔ اب وہ زندہ نہیں رہ سکیں گے اور وہ مرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ایسی موت سے خوف کی حالت آرسینیکم میں بھی پائی جاتی ہے۔

آپریشن کے بعد پیٹ میں ہوا کی ٹکڑیاں ریفے نس سے آرسینیکم یا کاربوویج کی نسبت بہتر طور پر درست ہو جاتی ہیں اور لائیکوپوڈیم سے بھی یقیناً مفید دوائی ہے۔

رسٹاکس

خوراک کی نالی کی شدید سوزش جو عام طور پر خراش دار مشروب کے پینے سے یا اسی طرح کے اور مشروبات سے ہو سکتی ہے۔ اس میں نمایاں علامت شدید درد ہوتی ہے۔ نگلنے میں تقریباً نااہلیت ہوتی ہے اور جب نگلنے کو کوشش کی جاتی ہے تو شدید خراش دار درد ہوتی ہے۔ منہ اور گلے میں بہت ہی خشکی اور شدید پیاس اور ٹھنڈا پانی پینے کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ ٹھنڈا مشروب پینے سے سردی لگنا شروع ہو جاتی ہے۔

شدید سوزش معدہ میں شدید متلی اور کافی قے آتی ہے۔ سوزش معدہ کے حاد حملے گرم موسم میں بہت ہی ٹھنڈے مشروبات مثلاً آئس کریم' یخ بخ مشروبات استعمال کرنے سے ہوتے

ہیں۔ منہ میں شدید خشکی اور بہت ہی پیاس اور ٹھنڈے مشروبات پینے کی خواہش ہوتی ہے۔ بعض اوقات ٹھنڈے دودھ کی خواہش ہوتی ہے۔ جو تسکین بخش ثابت ہوتا ہے۔ بعض اوقات معدہ کی شدید سوزش کے دوران مریض شدید بھوک محسوس کرتا ہے اگرچہ اس کو خوراک کھانے کے بعد اچانک قے کے دورے شروع ہو جاتے ہیں۔ کچھ اور علامات جن میں رسٹاکس کی ضرورت پڑتی ہے۔ پیٹ میں شدید سوزشی حالت کی صورت میں ورم زائدہ کی شدید سوزش اور پیٹ کی جھلیوں وغیرہ کی سوزش اور شدید پیچش کی صورت میں رسٹاکس کارآمد دوائی ہے۔

اکثر اوقات ورم زائدہ کی سوزش کے ساتھ ساتھ جگر کی نظام میں ابتری جگر میں اجتماع خون اور یرقان کی حالت کے لئے مفید ہے۔ رسٹاکس میں پیچش کی صورت میں پاخانہ خارج کرنے کی باربار ناکام خواہش ہوتی ہے اور جب باربار بلاارادہ پیچش میں پاخانہ خارج ہوتا ہے۔ دونوں حالتوں میں پاخانہ دن کی نسبت رات کے وقت زیادہ ہوتا ہے۔ اس طرح ٹائیفائیڈ کی صورت میں باربار پاخانہ کی لاحاصل کوشش ہوتی ہے۔

مریض بہت تھکاوٹ محسوس کرتا ہے۔ بہت مایوس اور رونے کی سی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ ذہنی بے چینی جس میں مریض مرجانا ہی چاہ رہا ہوتا ہے۔

مریض ہمیشہ سردی محسوس کرتا ہے جس کو گرمی پہنچانے پر افاقہ محسوس کرتا ہے۔ تمام حالتوں میں جسم میں سختی خاص طور پر تھوڑی دیر بیمار رہنے پر محسوس ہوتی ہے۔ مریض ہمیشہ بے چین ہوتا ہے۔ لگاتار حرکت میں رہنا چاہتا ہے۔ بلا حرکت نہیں رہ سکتا ہے۔ رسٹاکس میں پیٹ کے دائیں جانب تناؤ، پٹھے سخت ہوں چھونے پر شدید تکلیف اور گرم پٹیوں سے افاقہ ہوتا ہے۔

رسٹاکس کے مریض کو شدید پیاس لگتی ہے اور اس کے ٹھنڈا پانی پینے کی خواہش ہوتی ہے۔ رسٹاکس کی بے چینی ورم زائدہ کی صورت میں برائی اونیا سے نمایاں کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اگرچہ برائی اونیا میں بھی مریض کو شدید پیاس لگتی ہے۔ دوسری نمایاں علامات زبان پر شدید خشکی، چمکدار سرخی جلن دار گرمی اور خشک نوک ہوتی ہے۔

ٹائیفائیڈ میں رسٹاکس کا مریض بہت ہی کمزور ہو جاتا ہے بہت بے چین رات کو خواب میں شدید مشقت والے ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔

اگر معدہ کی خرابیوں کے ساتھ ساتھ جگر میں بھی خرابی واقع ہو جائے تو یرقان اور جلد پر شدید یرقان اور جلد پر شدید خارش اور پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔

سیپیا

سیپیا ہاضمہ کی علامات مزمن ہوتی ہیں یہ شدید نہیں ہوتیں۔ اس کی علامات کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نظام انہضام سست ہو جاتا ہے۔ مریض میں معدہ کی کمزوری پائی جاتی ہے۔ اس میں معدہ کا اپنی جگہ سے ٹل جانا؟ جس کو کھانا کھانے سے افاقہ نہیں ہوتا۔

سیپیا کے اکثر مریض کافی دیر کے مریض ہوتے ہیں۔ وہ شکایت کرتے ہیں کہ ان کو کھٹے' کڑوے ڈکار آتے ہیں۔ ان کی خوراک ان کو ہضم نہیں ہوتی۔ کھانا کھانے کے کئی گھنٹے بعد کھائی ہوئی خوراک بغیر کسی تبدیلی کے سوائے کھٹی یا کڑوی ہونے کے خارج ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد دودھیا سا مواد خارج ہوتا ہے۔ یہ مواد کافی دیر تک قے کی صورت میں باہر آتا رہتا ہے۔

معدہ کی کمزوری کے باعث مریض ہر قسم کی کے ذائقہ کی خوراک کھٹی' کڑوی' سرکہ جیسی' تیز ذائقہ والی جو اس کے معدہ حرکت دے سکے کھانا پسند کرتا ہے۔ جب حملے شدید ہونے لگتے ہیں۔ تو ہر قسم کی خوراک سے نفرت کرتے ہیں۔ کافی بھوک اور معدہ کے خالی پن کے باوجود وہ کوئی چیز کھانا نہیں چاہتے بلکہ اسے دیکھتے یا سونگھتے ہی متلی شروع ہو جاتی ہے۔

معدہ میں عمومی کھنچاؤ اور تیزابیت کے علاوہ ان کو معدہ میں شدید درد ہوتی ہے۔ سیپیا میں معدہ کے درد کی نمایاں خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ قے آنے کے باوجود درد میں بالکل افاقہ نہیں ہوتا یہ درد جوں کی توں برقرار رہتی ہے یا پھر بڑھ بھی جاتی ہے۔

معدہ کی تکالیف کے ساتھ نظام انہضام کی تمام نالی میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ دراصل

مریض کا جگر ست کام کرتا ہے۔ مریض ہمیشہ جگر والی جگہ میں وزن اور کھنچاوٹ محسوس کرتا ہے۔ اس کھنچاوٹ کے ساتھ سر کی کھوپڑی میں تکلیف سر درد ہوتا ہے۔ کلیجہ کی شدید جلن اور معدہ کی جلن کے ساتھ ساتھ تیزابی ڈکار آتے ہیں۔ جن سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ گلے کو چھیل دیں گے۔ معمولی یرقان اور واضح قبض بھی پائی جاتی ہے۔

جگر کی خرابیوں کے ساتھ انتڑیوں کا فعل بھی ست ہوتا ہے۔ ان میں شدید گیس بھری ہوتی ہے۔ انہیں محسوس ہوتا ہے کہ معدہ کے تمام اجزاء نیچے کی طرف کھنچے جا رہے ہیں۔

ان کا پیٹ الٹے برتن کی طرح گیس اور قبض میں مبتلا لوگ ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات جگر یا گیس قبض کی تکالیف کے ساتھ ان انتڑیوں کو تکالیف کے ساتھ ان کو شدید قبض ہوتی ہے۔ مریض کو پاخانہ خارج کر دینے کے بعد بھی محسوس ہوتا ہے کہ ایک بڑا سا گولہ انتڑیوں میں موجود ہے جو باہر خارج نہ ہو گا۔ پاخانہ ہمیشہ جھلی کی طرح کے مواد میں لپٹا ہوا ہوتا ہے۔

بعض اوقات شدید اسہال بھی لاحق ہوتے ہیں اور ان اسہال کے ساتھ جیلی کی طرح سفید مواد کافی مقدار میں آتا ہے۔ اسہال کے خارج ہونے کے بعد بھی محسوس ہوتا ہے کہ ابھی اور پاخانہ خارج ہو گا۔

خوراک سے نفرت اس کو دیکھنے یا اس کی بو سے متلی کے باوجود دودھ سے نمایاں نفرت ہوتی ہے۔ جس سے ان کا معدہ اکثر خراب ہو جاتا ہے۔ سیپیا کے مریض' بہت تھکے ہوئے' قلت خون والے' غمزدہ اور قابل رحم حالت والے لوگ جن کا رنگ زیادہ ہی پھیکا زرد ہوتا ہے۔ اکثر اوقات ان کی جلد پر دھبے پڑے ہوئے ہیں۔ ذہنی اور جسمانی طور پر بہت جلد تھک جانے والے ہوتے ہیں۔ وہ مشقت کا کوئی بھی کام کرنے کے نااہل ہوتے ہیں۔ علیحدہ ہی لیٹے رہنا پسند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کوئی ان کو بلائے بھی نہ۔

سیپیا کے مریضوں کو شکایت ہوتی ہے کہ لوگ ان کی طرف مناسب توجہ نہیں دیتے اور نہ ہی کسی کو احساس ہے کہ وہ کتنے بڑے مریض ہیں یا وہ کتنی تکالیف میں مبتلا ہیں۔ وہ چڑچڑے ہوتے ہیں کسی قسم کی تنقید برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ حاسد ہوتے ہیں اور جب اپنے آپ کو زیادہ مصیبت میں مبتلا پاتے ہیں تو وہ رو پڑتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو قابل رحم سمجھتے ہیں۔

سیپیا کے مریض ہمیشہ سرد ہوتے ہیں۔ وہ درجہ حرارت کی تبدیلی اور بجلی کے طوفانوں سے بہت زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ کافی لمبی نیند لینے کے بعد وہ اپنے آپ کو کافی اچھا محسوس کرتے ہیں اگر ان کو کچی نیند میں اٹھا دیا جائے تو وہ بہت تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان میں صبح کے وقت اٹھ کر اپنی کھوپڑی میں سر درد محسوس کرتے ہیں۔ وہ بستر پر سے اٹھنے کے بعد آپ کو بستر میں جانے سے پہلے سے زیادہ تھکا ہوا محسوس کرتے ہیں یعنی نیند سے ان کے جسم کی تھکاوٹ دور نہیں ہوتی۔ اٹھنے کے بعد چلنے پھرنے کے بعد وہ اپنے آپ کو کچھ اچھا محسوس کرتے ہیں۔ کار یا ریل کے سفر سے وہ بیمار ہو جاتے ہیں۔

عورتوں میں تمام تکالیف مثلاً قبض' ہاضمہ کی خرابی' جگر کی خرابی' سر درد وغیرہ حیض کے دوران میں بڑھ جاتی ہیں۔ سیپیا کے مریضوں کی ایک عجیب علامت تھکاوٹ سستی کے باوجود شور کے لئے بہت حساس ہوتے ہیں۔ اس سے وہ چڑ جانے میں اور ناراض ہو جاتے ہیں۔

حمل کی متلی جو صبح کے وقت ہوتی ہے۔ مریضہ قبض میں بھی مبتلا ہوتی ہے۔ صبح اٹھنے پر ہلکا سر درد اور کافی مقدار میں سفید مواد کی قے اکثر اوقات سیپیا ہی سے روکی جا سکتی ہے جبکہ مریضہ پیٹ میں خالی پن محسوس ہو اور خوراک کی بو ہی سے جی متلانا شروع کر دے۔

سلیشیا

سلیشیا میں ہاضمہ کی علامات عام طور پر بچوں میں پائی جاتی ہیں لیکن بعض اوقات نوجوانوں میں بھی ملتی ہیں۔ پہلی علامت مریض کافی دیر سے زیر دباؤ ہو جو اعصابی طور پر ٹوٹ پھوٹ چکا ہو اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے بدہضمی میں مبتلا ہو چکا ہو۔ اس کو بھوک قطعاً نہیں رہتی یا کھانا شروع کرتے وقت اس کو ایک خاص قسم کی بھوک لگتی ہے جو چند ایک لقمے لینے کے بعد پیٹ کے مکمل طور پر بھرے ہونے کا احساس پر منتج ہوتی ہے۔

گرم خوراک یا گرم مشروبات سے واضح نفرت ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہاضمہ کا عمل بالکل ہی رک گیا ہو ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ہر کھائی جانے والی شے ٹھنڈی ہی ہو مثلاً ٹھنڈا گوشت' آئس کریم وغیرہ۔

ان کو پیٹ میں گیس کی کافی تکلیف ہوتی ہے۔ پیٹ میں تناؤ ہوتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں شدید تناؤ محسوس ہوتا ہے حتیٰ کہ ان کو اپنے کپڑے تنگ محسوس ہوتے ہیں اور پیٹ میں معمولی سی دکھن محسوس ہوتی ہے۔

وہ عموماً قبض میں مبتلاء ہوتا ہیں۔ انتڑیوں کو پاخانہ سے خالی کرنے کے لئے ان کو بہت زور لگانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے وہ گرم ہو جاتے ہیں اور پسینہ میں شرابور ہو جاتے ہیں۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ پاخانہ کی کچھ مقدار باہر کی طرف نکلی اور پھر واپس لوٹ گئی۔ معمولی سا قبض والا پاخانہ بمشکل خارج ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ محسوس کرتے ہیں کہ پاخانہ بافراغت نہیں آتا یا کھل کر پاخانہ نہیں آتا۔

دوسری حالت یہ ہے کہ مریض کافی دیر تک غیر صحت مند حالات میں زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔ اچھی یا متوازن غذا نہ ملنا آتا یا غیر رہائش کی اچھی جگہ کا میسر نہ ہونا گندی جگہوں پر رہائش پذیر ہوتا ہے۔ یہ مزمن اسہال میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ مریض شدید تھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ دودھ سے اسہال میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ ان کو تکلیف دہ سر میں درد ہوتی ہے جو

ذہنی کام کسی قسم کے اور شور سے مزید بڑھ جاتی ہے۔ سر کو دبانے اور گرمی پہنچانے پر سر درد میں افاقہ ہوتا ہے۔ ان کی سر درد کی تکالیف ٹیڑھا ہو کر کھڑے ہونے یا بولنے کی کوشش ہی سے بڑھ جاتی ہیں۔ یہ عموماً سر کی کھوپڑی سے شروع ہوتی ہے دائیں جانب پھیلتی ہے اور دائیں آنکھ کو اپنا مرکز بنالیتی ہے عموماً یہ صبح کے وقت بستر پر سے اٹھنے پر شروع ہوتی ہے یا عام طور پر سہ پہر کے وقت شروع ہوتی ہے شام کے وقت بڑھ جاتی ہے اور مریض بہت تھکاوٹ محسوس کرتا ہے۔

اسہال کے تمام مریض گوشت سے نفرت کرتے ہیں۔ ان میں اکثر کو پاؤں پر تکلیف دہ پسینہ آتا ہے۔

ایسے بچے جن کو دودھ راس نہیں آتا سلیشیا ان کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ بچہ کا پیٹ عموماً بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ غالباً اس کے پیٹ کے غدود بڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور پیٹ میں غیر معمولی دکھن ہوتی ہے۔ شدید قبض یا شدید تکلیف دہ اسہال ادل بدل کر ہوتے ہیں یعنی کبھی شدید قبض اور پھر اس قبض کے بعد شدید اسہال اور پھر قبض کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔

سلیشیا کے مریض خورہ بچے ہوں یا بوڑھے ٹھنڈ بہت محسوس کرتے ہیں لیکن وہ خشک سرد ہوا کی نسبت نمدار سرد ہوا سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ حقیقت میں ان میں سے اکثر تازہ' خشک اور ٹھنڈے موسم میں اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتے ہیں۔ وہ تمام تھکے ہوئے ہوتے ہیں جسمانی طور پر بھی اور اعصابی طور پر بھی یا دونوں طرح سے حالات ان کے لئے ناخوشگوار ہی ہوتے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں سلیشیا کے مریض بہت مستعد ہوتے ہیں۔ سلیشیا والی طبیعت نکس وامیکا کی طبیعت سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ نکس وامیکا کے مریض کی طبیعت شدید چڑچڑی ہوتی ہے۔ جب کہ سلیشیا کے مریض بہت زیادہ دیر تک ذہنی اور جسمانی دباؤ کے تحت اپنی صحت بالکل گنوا چکے ہوتے ہیں۔

سلیشیا کے مریض نسبتاً ڈرپوک' کنارہ کش ہو جانے والے اور شرمیلے سے ہوتے ہیں جب ان کو کوئی کام کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ چڑ جاتے ہیں ناراض ہو جاتے ہیں جھلا جاتے ہیں۔ یہ بات بچوں میں عام پائی جاتی ہے۔ اگر ان کو علیحدہ چھوڑ دیا جائے وہ مطمئن ہوتے ہیں

لیکن جب ان میں مداخلت کی جائے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں اور اکثر چلاتے ہیں اور دور جانے کے لئے لڑتے ہیں۔

سلیشیا کے مریض کے نظام انہضام کی خرابیوں کی وجہ سے ان کے ہونٹ بہت پھٹ جاتے ہیں اور اکثر اوقات منہ کے کونوں پر گہرے اور حساس چیرے آجاتے ہیں۔

سلیشیا کے اکثر مریض ٹھنڈے' نمدار اور اکثر اوقات پاؤں پر بدبودار پسینے کی شکایت کرتے ہیں۔ کسی بھی جدوجہد یا دباؤ کے تحت ان کا سر بہت گرم ہو جاتے ہیں اور اس پر پسینہ آتا ہے۔ اگر اس کو اس وقت ٹھنڈی ہوا لگ جائے تو نتیجہ کے طور پر شدید سردرد شروع ہو جاتا ہے۔ گرمیوں میں سورج کی گرمی سر کو لگنے پر اسی طرح کی سردرد شروع ہو جاتی ہے۔ سر بہت گرم ہو جاتا ہے اور اس میں شدید سردرد شروع ہو جاتی ہے جو کئی گھنٹے تک رہ سکتی ہے۔